النحو في الكلام كالملح في الطعام

تدریس النحو

مع

تمرین وطریقۂ اجرا

برائے

شائقین واساتذۂ نحو

مؤلف

حضرت مولانا محمد عمر علی صاحب بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

ناشر

عطا پبلیکیشنز دیوبند

Scanned by CamScanner

النحو فی الکلام. کالملح فی الطعام

تدریس النحو

مع

تمرین وطریقۂ اجرا

اداره فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مؤلف

حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند

برائے رابطہ

کمرہ نمبر ۹۸ دار جدید دار العلوم دیوبند

کمپیوٹر کتابت: دیوبند کمپیوٹر اینڈ پرنٹرس دیوبند

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

نام مضامین	صفحات	نام مضامین	صفحات
رائے گرامی		تعلیمی ہدایات	۱۵
حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب		خصوصیات	۱۶
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند	۴	مبادیات علم	۱۷
رائے گرامی حضرت مولانا سعید احمد صاحب		لفظ کا بیان	۱۷
پالنپوری استاذ حدیث دار العلوم دیوبند	۵	مفرد کا بیان	۱۸
تقریظ حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری		مرکب کا بیان	۲۰
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند	۶	جملہ خبریہ، اسناد، مسند، مسند الیہ	۲۱
تقریظ حضرت مولانا محمد احمد صاحب فیض آبادی		جملہ انشائیہ کا بیان	۲۳
استاذ حدیث ونائب ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند	۷	مرکب غیر مفید کا بیان	۲۷
تقریظ حضرت مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی		علامات اسم، مصغر، منسوب کا بیان	۳۳
استاذ فقہ وادب دار العلوم دیوبند	۸	علامات فعل وحرف کا بیان	۳۵
تقریظ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مظفر نگری		معرب اور مبنی، عامل، محل اعراب کا بیان	۳۶
استاذ تفسیر وفقہ دار العلوم دیوبند	۹	اسم متمکن، اسم غیر متمکن، اور مبنی الاصل کا بیان	۳۹
تقریظ جناب مولانا مزمل حسین صاحب مظفر نگری	۱۰	ضمائر کا بیان	۴۱
استاذ نحو وفقہ دار العلوم دیوبند		اسم اشارہ، مشار الیہ کا بیان	۴۸
مقدمہ		اسم موصول، صلہ اور صلہ کا بیان	۴۹
از حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب		اسم فعل کا بیان	۵۳
استاذ حدیث وناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند	۱۱	اسم صوت، اسم ظرف کا بیان	۵۵
عرض مؤلف	۱۳	ظروف کے متعلق چند اصول کا بیان	۵۶

Scanned by CamScanner

اسم کنایہ، کیت وذیت کی ترکیب کا بیان	۵۹
معرفہ، نکرہ کا بیان	۶۰
مذکر، مؤنث اور علامات تانیث کا بیان	۶۲
واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان	۶۶
جمع تکسیر، جمع تصحیح کا بیان	۶۸
جمع مذکر سالم، مؤنث سالم کا بیان	۶۸
منصرف، غیر منصرف کا بیان	۷۰
اعراب لفظی، تقدیری، محلی کا بیان	۸۱
اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں کا بیان	۸۲
فعل مضارع کے اعراب کا بیان	۸۹
عامل لفظی، معنوی کا بیان	۹۳
حروف عاملہ کا بیان	۹۳
حروف مشبہ بالفعل	۹۴
حروف ناصبہ کا بیان	۱۰۲
حروف جازمہ کا بیان	۱۰۷
فعل ناقص، تام، معروف، مجہول، لازم، متعدی	۱۱۰
فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق کا بیان	۱۱۳
مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ کا بیان	۱۱۳
حال، تمیز کا بیان	۱۱۶
فعل کے مذکر، مؤنث ہونے کا بیان	۱۱۹
فعل مجہول، نائب فاعل کا بیان	۱۲۰
فعل متعدی کی قسمیں، افعال قلوب کا بیان	۱۲۲
افعال ناقصہ کا بیان	۱۲۵
افعال مقاربہ کا بیان	۱۲۶
افعال مدح وذم کا بیان	۱۲۸
افعال تعجب کا بیان	۱۳۰
اسماء شرطیہ کا بیان	۱۳۲
اسماء افعال کے عمل کا بیان	۱۳۵
اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ کا بیان	۱۳۶
اسم تفضیل، اسم مضاف، اضافت بیانیہ	۱۴۲
ظرفیہ، لامیہ کا بیان	......
اسم تام، اسم کنایہ کا بیان	۱۴۴
عامل معنوی مبتدا، خبر وغیرہ کا بیان	۱۴۸
توابع کا بیان	۱۴۹
حروف غیر عاملہ کا بیان	۱۶۰
مستثنیٰ کا بیان	۱۷۰
لفظ غیر کے اعراب کا بیان	۱۷۳

Scanned by CamScanner

رائے عالی

استاذ الاساتذہ حضرت اقدس مولانا نصیر احمد خان صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر کتاب مولانا محمد علی صاحب بجنوری کی پہلی تصنیفی کاوش ہے مولانا دار العلوم دیوبند کے شعبۂ تدریب المعلمین میں استاذ کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ماشاء اللہ مولانا نے علم نحو کے مضامین کو طلبہ کیلئے آسان کرنیکی عمدہ کوشش کی ہے اور وہ اس میں بحمد للہ کامیاب ہیں کتاب میں تمرین اور طریقۂ اجرا کے ساتھ ساتھ ملحوظہ کے عنوان سے جو ضروری باتیں بیان کی ہیں وہ بہت مفید ہیں نحو کی تدریس کا جو طریقہ اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے دار العلوم دیوبند میں اسی کے مطابق نحو کی تعلیم دی جاتی ہے اگر دیگر مدارس میں بھی اسی طریقہ کو جگہ دی جائے تو امید ہے کہ تعلیمی معیار میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائے اور طلبہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر
العبد الصمد عفا اللہ عنہ

رائے گرامی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت فیوضہم
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، امابعد:

''تدریس النحو'' مؤلفہ جناب مولانا محمد علی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند کو مختلف جگہ سے دیکھا اس کتاب کو نحو میر کی دلیل سمجھنا چاہئے۔ مصنف زید مجدہٗ کا خیال یہ ہے کہ نحو میر آجکل کے عربی اول کے طلبہ کے مستوی (معیار) سے بلند ہے، اس لئے کتاب کو طلبہ کی استعداد سے ہم آہنگ کرنے کیلئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور نئی مثالوں اور تمرینات کے ذریعہ استعداد سازی کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ کسی بھی فن کے قواعد کا اجراء نہ کرایا جائے تو کماحقہ فائدہ نہیں ہوتا۔ امید ہے کہ اساتذہ نحو میر اس قیمتی کتاب سے جو بڑی محنت سے لکھی گئی ہے، استفادہ کریں گے اور اس کے مطابق درس دیں گے۔

ان شاء اللہ اس کا فائدہ وہ بچشم خود دیکھیں گے۔ اللہ تعالی اس کتاب کو قبول فرمائیں اور طلبہ واساتذہ کیلئے نافع بنائیں (آمین)

کتبہ

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

۱۵ رجب ۱۴۲۲ھ

رائے گرامی

حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری دامت عنایاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد: تجربہ کار اساتذہ کی نظر میں، نحو وصرف کی ابتدائی تعلیم کے لئے مشق وتمرین ایک ضروری چیز ہے کہ اس سے فنی مسائل اچھی طرح یاد ہو جاتے ہیں اور بچوں کو ان کے استعمال کی عادت بھی ہو جاتی ہے۔

ابتدائی تعلیم کا فریضہ انجام دینے والے اساتذہ اپنے اپنے طریقے اور ذوق کے مطابق یہ کام کرتے ہیں، ماضی قریب میں شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قدس سرہ اس کام کے لئے ابتدائی درجات میں سے چند طلبہ کا انتخاب کرتے تھے اور ہر ہر لفظ پر نحو وصرف کے تمام مسائل کا اجراء کرادیتے تھے۔

مولانا محمد علی صاحب بجنوری زید مجدہم مدرس دارالعلوم دیوبند بھی نحو وصرف کے مسائل کی مشق وتمرین کا خصوصی ذوق رکھتے ہیں، اور انہوں نے اپنا طریقہ تفصیل کے ساتھ اس رسالہ میں قلم بند کردیا ہے، امید ہے کہ ان کی محنت کو اس موضوع پر کام کرنے والے اساتذہ کے درمیان قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔

راقم الحروف دست بدعا ہے کہ پروردگار عالم ان کی محنت کو اہل تدریس کے درمیان قبول عام اور اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین

ریاست علی غفرلہ — خادم تدریس دارالعلوم دیوبند — ۱۰ رجب ۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner

رائے گرامی: حضرت مولانا محمد احمد صاحب فیض آبادی مدظلہ

استاذ حدیث ونائب ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند

جناب مولانا محمد علی صاحب کی زیر نظر کتاب کو احقر نے اول تا آخر بالا ستیعاب سنا، جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوئی، اضافہ اور ترمیم کا مشورہ دیتا رہا نحومیر کی ترتیب پر لکھی گئی یہ کتاب اگر چہ نحو میر کی شرح نہیں مستقل کتاب ہے مگر نحومیر کے مسائل کو حل کرنے میں کسی شرح سے کم بھی نہیں ہے۔ کتاب سنکر اندازہ ہوا کہ صاحب کتاب نے اپنے خصوصی ذوق، دیرینہ تجربہ اور فن نحو پر وسیع مطالعہ کی مدد سے نحو کی تشریح قابل بھروسہ اور آسان بنا کر پیش کی ہے، اصطلاحات نحویہ کی تعریفات کو مختصر، مگر جامع مانع اور مفہم بنانے میں پوری کوشش کی ہے، اس لئے یہ کتاب انشاء اللہ سال اول عربی کے طلبہ کیلئے نہایت مفید اور نئے مدرسین کیلئے مشعل راہ ہوگی، افادیت کی ضمانت کتاب میں درج کردہ اجراء کا وہ قدیم طریقہ ہے جس پر ماضی میں تجربہ ہو چکا ہے، اور اسکے مشابہ مطبع نظامی کانپور سے طبع شدہ شرح مائۃ عامل کے حاشیہ میں تبیین ابوسعید خانی کے نام سے درج ہے۔ ماضی میں ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب فیض آبادیؒ مدرس مدرسہ ضیاء العلوم مانی کلاں جونپور جن کو خصوصیت سے ابتدائی عربی کی تدریس میں مجتہدانہ ملکہ حاصل تھا، اپنے درس میں اس طرح کا اجرا کراتے تھے، اور صرف کا اجرا علم الصیغہ کی ترتیب پر فرمایا کرتے تھے۔ ان کے تلامذہ میں رفیق محترم حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور اور مولانا اکرام اللہؒ صاحب مدرس مدرسہ ریاض العلوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں، یہ اجراء نحومیر کی ترتیب کے مطابق درج کیا گیا ہے، اسکو بروئے کار لانے کیلئے نحومیر کے مسائل کا حفظ ہونا شرط ہے اسکے اہم فوائد میں سے نحومیر اور نحو کے ضروری مسائل محفوظ ہو جانا، قواعد نحویہ کو برتنے پر قدرت حاصل ہونا، ترکیب اندازے کے بجائے بصیرت کے ساتھ کرنے پر قابو حاصل ہونا، اور عبارت خوانی اور صحیح ترجمہ کی صلاحیت پیدا ہو جانا وغیرہ ہیں، ابتدائی کتابوں کے پڑھانے کے زمانے میں میں نے بھی برسوں تک اپنے استاذ محترم کی اتباع کی ہے اس لئے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج کے بے رغبتی کے دور میں استعداد سازی کیلئے اس سے بہتر کوئی دوسرا نسخہ نہیں ہو سکتا، اصحاب ذوق حضرات تجربہ کریں گے تو انشاء اللہ اپنے اور طلبہ دونوں کیلئے مفید پائیں گے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس محنت کو قبول فرما کر مفید عام بنائیں۔

محمد احمد

۱۴۲۲/۶/۱

رائے گرامی: حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ
استاذ فقہ وادب دار العلوم دیوبند

حامداً و مصلیاً و مسلماً و بعد

اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ علم نحو عربی کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، ہمارے درس نظامی کے نصاب میں علم نحو کی بسم اللہ نحو میر سے ہوتی ہے۔ اور واقعۃً یہ کتاب اختصار کے ساتھ اپنی جامعیت کے لحاظ سے مسائل نحو میں دریا بہ کوزہ کا نمونہ ہے۔ اگر اسکو اچھی طرح پڑھادیا جائے تو علم نحو کے مسائل ازبر ہوجائیں پھر آگے مسائل نحو کے ساتھ دلائل نحو بآسانی ذہن نشیں ہوجائیں گے، مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ بعض مدرسین ان بنیادی ابتدائی کتابوں میں نفس مسئلہ سمجھانے، اور ان کی تمرین و اجراء کرانے کے بجائے اپنے سینے کے علوم انڈیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے یہ علمی مسائل سلجھنے کی بجائے الجھ جاتے ہیں۔ اور بعض بچے مخمصے میں پڑجاتے ہیں۔ اور اسکو چوں چوں کا مربہ سمجھکر عربیت سے دور ہوجاتے ہیں اسلئے ضرورت تھی کہ مجرّب طریقہ تدریس سامنے آجائے جو ابتدائی مدرسین کیلئے تدریسی رہبری ورہنمائی کرسکے چنانچہ مادر علمی دار العلوم دیوبند کے نوجوان فرزند اور تدریب و تدریس کے استاذ عزیزم جناب مولانا محمد علی صاحب بجنوری حفظہ اللہ نے اپنے نحوی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے جانفشانی سے اسکا بیڑا اٹھایا، اور کتاب "تدریس النحو" تیار کی موصوف عرصہ سے علم نحو کی ٹھوس اور خاموش خدمت انجام دے رہے ہیں، تدریس کا خاصہ تجربہ رکھتے ہیں، اپنے تجربات کی روشنی کو ہمدست کتاب کے صفحات پر پھیلادیا۔ کتاب مختلف مقامات سے دیکھی نحو میر کو سامنے رکھ کر علم نحو کی جامع اچھی تسہیل وتشریح کی ہے، مضامین بہت مرتب اور عمدہ ہیں، طلبہ کیلئے نہایت مفید بلکہ ابتدائی مدرسین اسکو سامنے رکھیں گے، تو نحو میر ہی نہیں دیگر کتب میں بھی ان کو طریقۂ تدریس کے لئے جلا ملے گا۔ کتاب میں مشق کیلئے تمرین کے عنوان کے تحت طلباء کی صلاحیت کو سامنے رکھتے ہوئے مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ نیز طریقۂ اجراء بھی ہے، اور اساتذہ کے لئے ملحوظہ

Scanned by CamScanner

(نوٹ) کے تحت بڑے قیمتی مشورے ہیں، جنکو ملحوظ رکھیں گے تو اس کی افادیت اور بڑھ جائیگی۔

کتاب کی اہمیت یوں بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ نہایت بلند مقام شخصیتوں کی نظر سے گذری ہے، اور سب نے اس کو سراہا ہے امید ہے کہ شائقینِ نحو توجہ فرمائیں گے، اور ضرور استفادہ کریں گے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس خدمت کو قبول فرما کر مفید تر بنائے (آمین)

عبدالحق اعظمی
۲۵؍۳؍۱۴۲۲ھ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدفیوضہم مظفر نگری
استاذ تفسیر وفقہ دار العلوم دیوبند

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الانبياء والمرسلين وعلىٰ آله وصحبه واتباعه اجمعين وبعدُ

محترم مولانا محمد علی صاحب، مدرس دار العلوم دیوبند نے کافی محنت اور تگ ودو سے یہ کتاب جو سامنے آرہی ہے، نحو میر کی ترتیب پر تالیف کی ہے، اس میں قواعد واصطلاحات نحو کے ساتھ اجرا وتمرین کا خاص طور پر التزام کیا ہے، میں نے خود اس کتاب کے تین حصوں کو بالاستیعاب دیکھا ہے، اور اپنی رائے سے جو امور قابل اصلاح سمجھے ان کی نشاندہی بھی کی ہے۔

اپنے طرز کی یہ پہلی کتاب ہے، جس میں طرق اجراء کو منقح کر کے بیان فرمایا ہے، اس وقت عموماً ابتدائی تعلیم میں طلباء عزیز کمزور رہتے ہیں، امید ہے کہ اس کے ذریعہ اس خامی کے دور کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

میرا خیال ہے اگر اساتذہ کرام نحو میر کی اصطلاحات کو اس کتاب کی مدد سے ازبر کرائیں اور اجراء وتمرین اس کی رہنمائی میں کرائیں تو انشاء اللہ اس سے کافی نفع ہوگا؟ اور جو کمزوری ابتدائی تعلیم میں چل رہی ہے کافی حد تک دور ہوجائے گی، اللہ جو ربِ کریم ہیں موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائیں۔ آمین

العبد الاواہ شبیر احمد غفرلہ ۲۰؍۳؍۱۴۲۲ھ

رائے گرامی جناب مولانا جمیل حسین صاحب مدظلہ مظفر نگری

استاذ نحو وفقہ دار العلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

اہل علم حضرات بخوبی واقف ہیں کہ قرآن اور حدیث فہمی کیلئے علم نحو اور علم صرف کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔ نحو کا آغاز میر سید شریف ؒ کے رسالہ نحو میر سے ہوتا ہے۔

لیکن جب سے فارسی زبان کی تعلیم کو ختم یا کم کر دیا گیا تو اس کتاب سے طلبہ کی اکثریت کماحقہٗ استفادہ کرنے سے محروم ہوگئی۔ مدارس میں امتحان لینے سے بخوبی اسکا اندازہ ہوا۔ عموماً اصطلاحات کی تعریفات ناقص یا غلط دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اجراء اور تطبیق قواعد طلبہ کرلیں یہ تو شاذ و نادر کہیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کیجارہی تھی کہ نحو کی اصطلاحات کو بطرز نحو میر مرتب کیا جائے اور اجراء و تمرین کا بھی اس میں التزام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے رفیق محترم مولانا محمد علی صاحب بجنوری (زید مجدہٗ) کو (جو قابل و لائق استاذ ہونیکے ساتھ اس فن کی تدریس کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس کام کو انجام دیا دوران تالیف موصوف کے زیر مطالعہ فن کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں رہی ہیں۔ اعتماد میں اضافہ کرنے کیلئے حوالہ جات سے کتاب کو آراستہ بھی کر دیا ہے۔ تقریباً پورا مسودہ پر احقر نے اچھی طرح نظر ڈالی ہے۔ اور یہ مؤلف کی فراخ دلی اور وسعتِ ذہنی کی بات ہے۔ کہ احقر کی کی گئی اصلاحات اور دیئے ہوئے مشوروں کو بخوشی قبول فرمایا ہے۔ بڑے وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس طرز کی یہ منفرد اور بڑی کامیاب کوشش ہے۔ جسکی افادیت استفادہ کے بعد ہی محسوس کیجاسکتی ہے۔

اہل مدارس اس رسالہ کو اپنے نصاب کا جزء بنالیں تو انشاء اللہ بڑا فائدہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب کو نافع و مقبول بنائے اور مؤلف کی خدمت کو قبول فرمائے۔

جمیل حسین غفرلہٗ ۱۷ رشعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

مقدمہ

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم
استاذ حدیث وناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماضی قریب میں کچھ سالوں قبل ابتدائی طالب علم کو فارسی ہی میں علوم آلیہ کی تعلیم دی جاتی تھی، نتیجتاً فارسی سے فارغ ہونے والا طالب علم نحو، صرف، جغرافیہ اور ریاضی سے ضروری واقفیت رکھتا تھا، پھر جب عربی میں اسکو معیاری کتابیں پڑھنے کا موقع ملتا تھا تو فن پر اسکی غیر معمولی گرفت ہو جاتی تھی، مزید یہ کہ ہر فن میں اتنی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں جن سے فن پر معتد بہ عبور حاصل ہو جاتا تھا ماضی قریب تک نحو میں مروجہ کتب کے علاوہ الفیہ ابن مالک، شرح ابن عقیل وغیرہ کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں جن کے نام سے بھی آج کل کے اکثر طلبہ نا آشنا ہوتے ہیں، دور حاضر میں مدارس کے نصاب میں فن نحو سے متعلق صرف نحو میر، ہدایۃ النحو، کافیہ کا بعض حصہ، اور شرح شذور الذہب پڑھائی جاتی ہیں؛ اور عملی طور پر مشق وتمرین کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے، جسکی وجہ سے طلبہ میں مطلوبہ صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی، اس صورت حال کے پیش نظر عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ نحو کی تدریس کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں جامع تعریفات کے یاد کرانے اور مختلف مثالوں سے تمرین کرانے کا اہتمام ہو، نیز قواعد کا مخصوص انداز سے اجراء کرانے کا اہتمام ہو، جس سے وہ یاد بھی رہیں اور مستحضر بھی؛ اس طریقہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ مختصر وقت میں طالب علم کے

Scanned by CamScanner

دماغ میں کشادگی، معلومات میں وسعت، اور علم میں گہرائی پیدا ہوگی۔ نیز طالب علم کو اس طریق پر تمرین کرنے سے نحو میر کے بعد چھوٹے چھوٹے جملوں کی ترکیب کرنے کا درک میسر ہو جاتا ہے اب اگر اس کو کسی کتاب میں عبارت کی ترکیب کرنیکی مشق کرائی جاتی ہے تو اسکو کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا محمد علی بجنوری سلمہٗ کو جنہوں نے میری اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کی اور نحو کی تدریس کا نہایت عمدہ مجرب طریقۂ کار مرتب کیا، یہ طریقہ تجربہ کے مراحل سے گزر کر اپنی افادیت تسلیم کرا چکا ہے، دار العلوم دیوبند میں یہی طریقہ رائج ہے، ارباب مدارس سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے یہاں اسی طریقۂ تدریس کو رائج کریں تا کہ دیگر طلبہ کو بھی اس سے استفادہ کا موقع ملے، زیر نظر کتاب اسی آزمودہ اور کارآمد طریقہ کار کی حامل ہے، دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی افادیت کو عام وتام فرمائے۔

(آمین)

عرض مرتب

عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کے مفہوم ومعانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو وصرف) کو جو کلیدی حیثیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عربی مدارس کے طلبہ گوناگوں وجوہات کی بنا پر اس فن کے تعلق سے تہی دامن نہیں تو کم مایہ ضرور ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں مادرِ علمی دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد جب مجھے مخدومی مولانا انوار احمد صاحب نگینوی (مہتمم مدرسہ العلوم نگینہ ضلع بجنور) کی زیر نگرانی مدرسہ فخر العلوم (گانوڑی ضلع بجنور) میں تدریسی خدمت انجام دینے کا موقع ملا تو علم نحو میں طلبہ کی کمزوریاں سامنے آئیں، ساتھ ہی ان اسباب ووجوہات کا احساس ہوا جن کے ہوتے ہوئے یہ کمزوریاں ناگزیر تھیں۔

چنانچہ بندے نے ان کمزوریوں اور ان کے اسباب وعوامل کو سامنے رکھ کر تین چیزوں کا انتخاب کیا ہے، جس کو فن نحو کے طریقۂ تدریس میں ''تبدیلی'' کا عنوان دیا جاسکتا ہے، امید واثق ہے کہ اگر اساتذہ اس طریقہ کو اپنائیں اور تعلیمی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا ہوں، تو نہ صرف یہ کہ طلبہ کی یہ کمزوریاں فرو ہوجائیں گی بلکہ ان کی نحوی صلاحیتوں میں محسوس اضافہ ہوگا۔ ذیل میں تینوں چیزیں درج کی جارہی ہیں:

(۱) فن نحو کا مشہور رسالہ ''نحو میر'' عموماً سال اول کے طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے، جن کی استعداد کتاب کے معیار سے پست تر ہوتی ہے، خود مصنف کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

''کہ ایں مختصریست مضبوط در علم نحو کہ مبتدی را بعد از حفظ مفردات لغت ومعرفت اشتقاق وضبط مہمات تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ نماید''

(**ترجمہ**: یہ رسالہ مفردات لغت کے یاد کرلینے، اشتقاق کے جان لینے اور صرف کی اہم اہم گردانوں کے محفوظ کرلینے کے بعد آسانی سے عربی ترکیب کی کیفیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ کتاب کا معیار طلبہ کے معیار سے بلند تر ہے، جب کہ ارباب تدریس سے یہ بات مخفی نہیں کہ سال اول کا طالب علم اردو زبان سے بھی ضروری واقفیت نہیں رکھتا۔

Scanned by CamScanner

لہٰذا نحو میر کے استاذ کو چاہیے کہ وہ محض کتاب کی عبارت اور ترجمہ حفظ یاد کرانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ ساتھ ساتھ اصطلاحات کی جامع تعریفات بھی حفظ کرائے کیوں کہ کسی بھی فن میں مہارت کے لیے ابتدا ہی میں اس فن کی اصطلاحات کی تعریفات سے واقفیت از بس ضروری ہے۔

(۲) کتاب میں قواعد کی توضیح کے لیے جو مثالیں درج ہیں ان کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ طلبہ کی صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر مزید آسان ومختصر اور قواعد کی موافق ومخالف مثالوں کے ذریعہ تمرین کرائی جائے، نیز اجرا پر بھر پور توجہ دی جائے تاکہ اصطلاحات ذہن پر نقش رہیں۔

(۳) ترکیب علم نحو کی حقیقت میں داخل ہے اور اس کی روح میں سرایت کیے ہوئے ہے جیسا کہ اس فن کی تعریف ہی سے ظاہر ہے۔ لہٰذا نحو میر کے طلبہ کو اس سے مستثنیٰ نہ رکھا جائے بلکہ قواعد کی روشنی میں ترکیب کی مشق کرائی جائے۔ تاکہ ابتدا ہی سے وہ اس کے عادی بن جائیں۔

اس بات سے انکار نہیں کہ محنتی استاذ طریقہ تدریس خود متعین کر لیتا ہے اور طلبہ کے ساتھ ممارست ومزاولت سے اس کے لیے تدریس کی راہیں کھل جاتی ہیں، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نہ ہر استاذ محنتی ہوتا ہے نہ ہر طریقہ کارگر۔ اسی نکتے کے پیش نظر میں نے زیر نظر کتاب میں درج بالا تینوں چیزوں کو سامنے رکھ کر استاذ محترم نمونۂ اسلاف حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی ایک نہایت مفید اور مجرب طریقۂ تدریس قلم بند کیا ہے، جو نحو میر ہی نہیں بلکہ ہدایۃ النحو وغیرہ کے طلبہ کیلئے بھی کارآمد اور نفع بخش ہے۔ اِن کان صواباً فمن عندالله وإن کان خطأً فمن تلقاء نفسی - یہی طریقہ تدریس مادر علمی دار العلوم دیوبند میں رائج ہے، اللہ تعالیٰ اس کی افادیت کو عام تام فرمائے (آمین)

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر مولانا مفتی محمد ارتضاء الحسن رضی کاندھلوی معین مدرس دار العلوم دیوبند (حفید محترم حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلویؒ) کا شکریہ ادا نہ کیا جائے، جنھوں نے اس کتاب کی تزئین وترصیع کیلئے اپنے قیمتی اوقات کا نذرانہ پیش کیا اور تمام مراحل میں دلچسپی کے ساتھ شریک رہے، اللہ تعالیٰ ان کو علم وعمل کے اعلیٰ درجہ پر فائز فرمائے اور امت کی بیش بہا خدمات کے لیے قبول فرمائے۔

(آمین)

محمد علی بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner

تعلیمی ہدایات

ذیل میں اساتذہ ومعلمین کیلیے چند ہدایات درج کی جارہی ہیں جن پر عمل کرنا ناگزیر ہے، ہاں تجربہ بتلاتا ہے کہ اگران میں سے کسی بھی ہدایت پر عمل درآمد کرنے میں کوتاہی ہوئی تو طلبا کا تعلیمی معیار پست ہو جائے گا لہذا ضروری ہے کہ اساتذہ انتہائی جگر کاوی اور جاں فشانی سے ان ہدایات پر عمل پیرا ہوں:

(۱) گھنٹہ ہوتے ہی سبق شروع کردیں اور متعینہ وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرلیں، پہلے حصے میں سبق سنیں، دوسرے حصے میں سبق سے متعلق تعریفات کو مثالوں سے سمجھائیں اور بطور نمونہ چند کلمات کا اجرا کرائیں، تیسرے حصے میں آموختہ اور اس سے متعلق ترکیب واجرا سنیں اور چوتھے حصے میں اگلا سبق پڑھائیں۔

(۲) آموختہ پابندی سے سنیں، مقدار آموختہ زیادہ ہوجائے تو اس کو سبق کی طرح تقسیم کرلیں اور خیال رکھیں کہ زائد سے زائد ایک ہفتہ میں آموختہ مکمل ہوجائے۔

(۳) مختلف مقامات سے ترکیب اور اجرا کرانے کا معمول بنائیں اور یاد رکھیں کہ اجرا کا ایک یوم کا ناغہ ایک ہفتے کی محنت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(۴) کتاب میں مثالوں کا لفظی ترجمہ کیا گیا ہے، آپ بھی لفظی ترجمہ ہی کرائیں تاکہ طلبہ میں ترجمہ کرنے کا سلیقہ پیدا ہو، بعض مقامات (جہاں محاوری ترجمہ ناگزیر ہے) اس ہدایت سے مستثنی ہیں۔

(۵) طریقہ اجرا میں "لفظ کی دونوں قسموں موضوع ومہمل" کے بعد (.......) اس طرح کے نقطے لگادیئے گئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ سابق میں مذکورہ طریقے پر اجرا مکمل کرکے آگے بڑھیں۔

(۶) بعض جگہ "الخ" سے اشارہ کیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سبق میں جو اقسام بیان کی گئی ہیں وہ تمام کی تمام یہاں بھی بیان کی جائیں۔

(۷) رات کے اوقات میں اپنی نگرانی میں دیگر کتابوں کے ساتھ ساتھ اجرا کی مشق بھی کروائیں، اس کے لئے دو دو طالب علموں کی جوڑی بنادینا زیادہ مناسب ہے۔

(۸) اساتذۂ کرام سبق پڑھانے سے پہلے خود سبق اور ملحوظہ حفظ یاد کریں، یہی تدریس کا اصل اور مفید طریقہ ہے۔

Scanned by CamScanner

(۹) سبق یاد کرانے کے بعد اگلے روز سبق سمجھائیں، سبق سے متعلق تمرین اور اجرا کرائیں۔

(۱۰) تعریفات میں مثالوں کے بعد تبصرہ جو پیش کیا گیا ہے اساتذہ کرام طلبہ سے وہ تبصرہ کرائیں تاکہ طلبہ میں بتدریج سمجھانے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

آخر میں اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ حد سے زیادہ زدوکوب اور بے جا زجرو توبیخ سے نہ صرف طلبہ بے خوف اور برگشتہ ہو جاتے ہیں بلکہ ان کے دلوں سے علم کا ذوق وشوق بھی جاتا رہتا ہے اور ایسے طالب علم سے جس کے دل میں استاذ کا خوف یا علم کا شوق نہ ہو حکم عدولی کا اندیشہ تو ہو سکتا ہے فرمانبرداری کی توقع نہیں کی جا سکتی، لہذا آپ طلبہ کی تقصیرات کے سلسلے میں مؤاخذے کو صرف نظر کی تیزی، معمولی سرزنش اور سطحی گوشمالی تک محدود رکھیں اور لحاظ رکھیں کہ طلبہ کے ساتھ آپ کی گفتگو نرمی کے ساتھ ساتھ شفقت، محبت اور خیر خواہی کے جذبات پر مبنی ہو کیوں کہ نرم کلمات سخت کلمات کی نسبت زیادہ اثر انگیز ہوتے ہیں۔

خصوصیات

اس کتاب کی مرکزی اور بنیادی خصوصیت (جو اس کو فن کی دیگر کتابوں سے ممتاز کرتی ہے) یہ ہے کہ اس میں قواعد کی مشق وتمرین کیلئے ایک انوکھا، مفید اور آزمودہ طریقۂ کار بیان کیا گیا ہے، جس سے نہ صرف یہ کہ تمام قواعد ذہن نشین ہو جاتے ہیں بلکہ بیک وقت طلبہ کے ذہنوں میں مستحضر رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب جن خصوصیات کی حامل ہے ان کو ذیل میں نمبروار درج کیا جا رہا ہے

(۲) مبتدی طلبہ کو نحو پڑھانے کا مجرب اور نفع بخش طریقۂ کار

(۳) مبتدی ومنتہی ہر دو نوع کے طلبہ کے لئے یکساں مفید اور کارگر

(۴) حوالوں کے ساتھ جامع تعریفات اور اہم ترکیبیں

(۵) مستقل تصنیف ہونے کے باوصف ''نحو میر'' کے مضامین کا احاطہ اور ترتیب کی رعایت

(۶) ہر سبق کے اختتام پر اجرا ترکیب اور مشق کی مشکلات دور کرنے کی غرض سے اساتذہ ومعلمین کی خدمت میں ''**ملحوظہ**'' کے عنوان سے گراں قدر علمی تحائف

(۷) سہل زبان میں عمدہ ترین نحوی تراکیب

نوٹ: طلبہ کی روز افزوں استعداد کے پیش نظر ترکیبوں کے معیار میں درجہ بدرجہ اضافہ کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْر

سبق ﴿۱﴾

علم نحو کی تعریف: علم نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب ومبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہیں۔

غرض وغایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں، لفظ کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع: وہ لفظ ہے جو معنیٰ دار ہو جیسے زیدٌ

مہمل: وہ لفظ ہے جو معنیٰ دار نہ ہو جیسے دیز (زید کا الٹا) (۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل کلمات میں لفظ موضوع اور مہمل کی شناخت کریں۔

﴿مَدْرَسَةٌ﴾ ﴿قلم﴾ ﴿دَيْز﴾ ﴿كتابٌ﴾ ﴿ثَوْبٌ﴾ ﴿جَسَقٌ﴾ (ایک بے معنیٰ لفظ ہے) ﴿دارٌ﴾ (گھر) ﴿مسٌّ﴾ (ایک بے معنیٰ لفظ ہے)

طریقۂ اجرا: قَلَمٌ ۔لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے دَیْزٌ۔لفظ کی دونوں قسموں، موضوع اور مہمل میں سے مہمل ہے اس لئے کہ معنی دار نہیں ہے۔

(۱) مستفاد از قطر الندی، ص:۱۱

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۲﴾

کلام عرب میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ پر دلالت کرے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں جیسے: رَجُلٌ (مرد) یہ اکیلا ہے اور ایک معنیٰ پر دلالت کر رہا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جا رہا ہو جیسے: رَجُلٌ اس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جا رہا ہو جیسے: ضَرَبَ (اس ایک مرد نے مارا) اس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے زمانہ ماضی اس میں پایا جا رہا ہے۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں۔ جیسے: مِنْ (سے) اس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہیں ہو رہے ہیں۔

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عامل (۲) غیر عامل

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل کلمات میں اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں۔

﴿زَیْد﴾ ﴿دَخَلَ﴾ (وہ داخل ہوا) ﴿عَلٰی﴾ (پر) ﴿ضَرَبَ﴾ (اس نے مارا) ﴿مَسْجِدٌ﴾ ﴿فِیْ﴾ (میں) ﴿کُرَّاسَۃٌ﴾ (کاپی)

Scanned by CamScanner

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم،فعل اور حرف کی شناخت کریں!

﴿ذَهَبَ زَيْدٌ مِنَ الْهِنْدِ الىٰ مَكَّةَ﴾ زید ہندوستان سے مکہ گیا ﴿دخل زيدٌ المسجدَ﴾ زید مسجد میں داخل ہوا ﴿خرج عمروٌ من الدّار﴾ عمرو گھر سے نکلا ﴿القرآن مَحْفُوْظٌ﴾ قرآن محفوظ ہے

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں مثلاً: مَسْجِدٌ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے۔ مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ اس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔ ضَــرَبَ :لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے زمانۂ ماضی اس میں پایا جا رہا ہے۔

فِــی :لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے حرف ہے اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم نہیں ہو رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۴﴾

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے جیسے: اَلْقُرْآنُ مَحْفُوْظٌ (قرآن محفوظ ہے) یہ القرآن اور محفوظ دو کلموں سے مل کر بنا ہے لہذا اس کو مرکب کہیں گے۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو خبر کی مثال جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے) اس مثال سے زید کے عالم ہونے کی خبر معلوم ہو رہی ہے۔ طلب کی مثال جیسے: اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار) اس مثال سے زید کو مارنے کی طلب معلوم ہو رہی ہے۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل الفاظ میں مفرد اور مرکب کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿اَللّٰهُ واحِدٌ﴾ اللہ ایک ہے ﴿قُفْلٌ﴾ تالا ﴿فَصْلٌ﴾ درس گاہ ﴿خَلَقَ اللّٰهُ الارضَ﴾ اللہ نے زمین کو پیدا کیا ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ نماز کو قائم کرو ﴿سَرِیْرٌ﴾ چارپائی۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے اس لئے کہ دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو ایک خبر معلوم ہو رہی ہے۔

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۴﴾

جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں [1] جیسے: ﴿زَیۡدٌ عَالِمٌ﴾ (زید عالم ہے) اس مثال میں کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس کو جملہ خبریہ کہیں گے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ۔

فائدہ۔ اسناد، دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا اس طور پر کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو جائے (۲)

جملہ کے دو جز ہوتے ہیں۔ (۱) مسند الیہ (۲) مسند

مسند الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے، جیسے: ﴿زَیۡدٌ عَالِمٌ﴾ اور ﴿زَیۡدٌ عَلِمَ﴾ زید نے جانا، ان دونوں مثالوں میں عالمٌ اسم اور عَلِمَ فعل کی اسناد زید کی طرف ہو رہی ہے۔ لہٰذا زید کو مسندا لیہ کہیں گے۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے، چنانچہ مذکورہ دونوں مثالوں میں عالِمٌ اور عَلِمَ کی اسناد زیدٌ اسم کی طرف کی گئی ہے لہٰذا عالمٌ اور عَلِمَ کو مسند کہیں گے۔ (۳)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں مسند اور مسند الیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿نبیلٌ قَائِمٌ﴾ نبیل کھڑا ہے ﴿قَدِمَ سَاجِدٌ﴾ ساجد آیا ﴿زَاهِدٌ نَامَ﴾ زاہد سویا ﴿سُهَیۡلٌ طَالِبٌ﴾ سہیل طالب علم ہے ﴿فَرِحَ حَشِیۡمٌ﴾ حشیم خوش ہوا ﴿نَبِیۡلٌ عَاقِلٌ﴾ نبیل عقلمند ہے۔

---

(۱) النحو الوافی ج:۱ص:۴۷۳ (۲) ایضاً ج:۱ص:۳۰۰ (۳) ایضاً ج:۱ص:۲۸

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۵﴾

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو (دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل) جیسے: زَیدٌ عالِمٌ اس مثال میں پہلا جز اسم ہے لہٰذا اس کو جملہ اسمیہ کہیں گے۔

جملہ اسمیہ کا پہلا جز مسند الیہ ہوتا ہے، ترکیب میں اس کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا جز مسند ہوتا ہے ترکیب میں اس کو خبر کہتے ہیں، لہٰذا زَیدٌ عَالِمٌ کی ترکیب ہوگی = زَیدٌ مبتدا، عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے: ضَرَبَ زیدٌ۔ اس مثال میں پہلا جز فعل ہے لہٰذا اس کو جملہ فعلیہ کہیں گے۔ جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے ترکیب میں اس کو فعل کہتے اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے ترکیب میں اسے فاعل کہتے ہیں لہٰذا ضَرَبَ زیدٌ کی ترکیب ہوگی۔ ضَرَبَ فعل، زَیدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: کلمات کا باہمی تعلق بیان کر کے مرکب کی قسم متعین کرنا

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، جملہ اسمیہ وفعلیہ کی شناخت اور مسند ومسند الیہ کی تعیین کریں!

﴿السَّاعةُ جَدِیدَةٌ﴾ گھڑی نئی ہے ﴿أَفْلَحَ سَلِیمٌ﴾ سلیم کامیاب ہوا ﴿المعلم موجودٌ﴾ استاذ موجود ہیں ﴿أَکَلَ خالِدٌ﴾ خالد نے کھایا ﴿نصَرَ افتخارٌ﴾ افتخار نے مدد کی ﴿الإِنسانُ حاکِمٌ﴾ انسان حاکم ہے ﴿الماءُ بَرَدَ﴾ پانی ٹھنڈا ہوا ﴿سَمِعَ زَیدٌ﴾ زید نے سنا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں، مثلاً: السّاعةُ جَدِیدَةٌ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے،

Scanned by CamScanner

لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے اس لئے کہ دو کلموں سے ملکر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو ایک خبر معلوم ہو رہی ہے، جملہ کی دونوں قسموں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں سے جملہ خبریہ ہے اس لئے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں، جملہ خبریہ کی دونوں قسموں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں سے جملہ اسمیہ ہے اس لئے کہ اس کا پہلا جز اسم ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

اساتذۂ کرام جملہ اسمیہ سے متعلق طلبہ سے سوالات کریں اور ان سے اس طرح جوابات کا مطالبہ کریں! مثلاً زیدٌ عالِمٌ کی ترکیب کرانے کے بعد سوال کریں کہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے؟ جواب: اس لئے کہ اس کا پہلا جز اسم ہے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ اس کا پہلا جز اسم ہے؟

جواب: اس لئے کہ زید کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

سوال: مسند الیہ کیا ہے اور مسند کیا ہے؟

جواب: ''زید'' مسند الیہ ہے اسلئے کہ عالمٌ کی اسناد زید کی طرف ہو رہی ہے اور مرکب مفید میں جس اسم کی طرف اسناد کی جائے اس کو مسند الیہ کہتے ہیں اور ''عالمٌ'' مسند ہے اس لئے کہ اس کی اسناد زید کی طرف کی جا رہی ہے اور مرکب مفید میں جس اسم یا فعل کی اسناد کی جائے اس کو مسند کہتے ہیں۔

سوال: ''زید'' کا نام مبتدا اور ''عالمٌ'' کا نام خبر کیوں رکھا؟

جواب: اس لئے کہ جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کا نام مبتدا اور مسند کا نام خبر ہوتا ہے۔

اسی طرح جملہ فعلیہ مثلاً ضَرَبَ زیدٌ کے متعلق سوالات کئے جائیں!

Scanned by CamScanner

(۱) السماء برد جیسی مثالوں کی ترکیب اس طرح کرائیں، السماء مبتدا، برد خبر، ضمیر محذوف نکال کر ترکیب نہ کرائیں، اصل یہ سمجھانا ہے کہ جملہ اسمیہ کا پہلا جزء اسم اور دوسرا جزء کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل۔

(اس سبق کی اہمیت کی بناء پر ملحوظہ، تمرین اور اجراء پر خصوصی توجہ دی جائے، خواہ اس میں دو ہی دن کیوں نہ صرف ہوں)

سبق ﴿۶﴾

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں (۱) جیسے: اِضْرِبْ (مارتو) اس مثال میں کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں، لہٰذا اس کو جملہ انشائیہ کہیں گے۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) ندا (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) فعل تعجب۔

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے۔ جیسے: اِضْرِبْ، لِیَضْرِبْ زَیْدٌ (چاہئے کہ مارے زید) (۲)

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے جیسے: ﴿لَاتَضْرِبْ﴾ مت مارتو۔ (۳)

استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی شئے کے متعلق سوال کیا جائے جیسے: (۴) ﴿هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ﴾ کیا زید نے مارا۔

تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شی کے حصول کی آرزو کی جائے۔ (۵) جیسے: ﴿لیت زیداً حاضرٌ﴾ کاش زید حاضر ہوتا!

---

(۱) النحو الوافی ج:۱ص:۴۷، ۳ (۲) ایضاح ج:۴ص:۳۶۶، الدروس النحویۃ:۳ص:۶ (۳) النحو الوافی ج:۴ص:۳۶۷
(۴) ایضاح ج:۴ص:۳۶۸، معجم المفصل، ج:۱ص:۸۷ (۵) النحو الوافی ج:۱ص:۶۳۵ دراسۃ النحو ص:۲۵۶

Scanned by CamScanner

ترجی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شی کے حصول کی امید کی جائے جیسے (۱) ﴿لَعَلَّ عمرواً غائبٌ﴾ شاید کہ عمرو غائب ہے۔

سبق ﴿۷﴾

عُقُود: وہ جملے (انشائیہ) ہیں جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کیلئے بولے جائیں۔ جیسے ﴿بِعْتُ﴾ میں نے بیچا ﴿اِشْتَرَیْتُ﴾ میں نے خریدا۔ چنانچہ خرید وفروخت کے بعد اگر بولے جائیں تو جملہ خبریہ ہوں گے۔ (۲)

نِدا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دیکر اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ جیسے: (۳) ﴿یااللّٰہُ﴾ اے اللہ

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب کو نرمی کے ساتھ کسی کام پر آمادہ کیا جائے۔ (۴) جیسے: ﴿الا تَنزِلُ بِنَافتُصِیبَ خیرًا﴾ کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہونچیں؟

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف قسم اور مقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے۔ (۵) جیسے: ﴿واللّٰہِ لَأَضرِبَنَّ زیداً﴾ خدا کی قسم ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو

حرف قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔

مُقسم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے۔ جیسے: وَاللّٰہِ میں واو کے ذریعہ اللہ کی قسم کھائی گئی ہے لہذا واو کو حرف قسم اور اللہ کو مقسم بہ کہیں گے۔

فعلِ تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو (۶)۔ جیسے ﴿مااحسن زیداً﴾ کیا ہی اچھا ہے زید ﴿اَحْسِنْ بِزَیْدٍ﴾ کس قدر حسین ہے زید

(۱) النحو الوافی، ج:۱ص:۶۳۵ درایۃ النحو، ص ۲۵۷ (۲) النحو الوافی ج۲،ص:۲۱۱ (۳) النحو الوافی ج:۴،ص:۲
(۴) النحو الوافی ج:۴ص:۳۶۹ (۵) معجم المفصل ج:۲ص:۷۹۴ (۶) کافیہ ۱۰۹

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں! نیز جملہ انشائیہ کی قسم متعین کریں!

﴿لَعَلَّ الصَّلٰوةَ قَائِمَةٌ﴾ شاید کہ نماز کھڑی ہے ﴿لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ﴾ کاش کہ جوانی لوٹ آئے ﴿اَللّٰهُ خَالِقٌ﴾ اللہ پیدا کرنے والا ہے ﴿أَجَاءَ زَيْدٌ﴾ کیا زید آیا ﴿نَكَحْتُكِ﴾ میں نے تجھ سے نکاح کیا، "بوقت عقد" ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ نماز کو قائم کر ﴿مَرِضَ حَامِدٌ﴾ حامد بیمار ہوا ﴿لَا تَذْهَبْ اِلَى السُّوْقِ﴾ تو بازار مت جا ﴿أَلَا تَجْتَهِدُ فَتَفُوْزَ﴾ کیا تو محنت نہیں کرتا کہ کامیاب ہو ﴿وَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّ زَيْدًا﴾ خدا کی قسم میں ضرور بالضرور زید کی مدد کروں گا ﴿مَا أَكْرَمَ زَيْدًا﴾ کیا ہی شریف ہے زید ﴿يَا اِبْرَاهِيْمُ﴾ اے ابراہیم۔ ﴿انت طالق﴾ تو طلاق والی ہے "بوقت طلاق"

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں مثلاً مَا أَكْرَمَ زَيْدًا: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے، اس لئے کہ دو سے زیادہ کلموں سے ملکر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے، اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو ایک طلب معلوم ہو رہی ہے، مرکب مفید کی دونوں قسموں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں سے جملہ انشائیہ ہے، اس لئے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے، جملہ انشائیہ کی دس قسموں امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، ندا، عرض، قسم اور فعل تعجب میں سے فعل تعجب ہے، اس لئے کہ یہ ایسا جملہ انشائیہ ہے کہ جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی گئی ہے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۸﴾

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف (۴) مرکب توصیفی۔

مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے۔ جیسے: ﴿غلامُ زیدٍ﴾ زید کا غلام۔ اس مثال میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے لہٰذا اس کو مرکب اضافی کہیں گے۔ مرکب اضافی میں پہلے جز کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ (مرکب اضافی کے اردو ترجمہ میں کا، کی، کے، را، ری اور رے آتا ہے)

فائدہ: اضافت ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے کو جر دے۔(۱)

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اضافت کی جائے۔ مثلاً ﴿غلامُ زیدٍ﴾ میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے۔ لہٰذا غلامُ کو مضاف اور زیدٍ کو مضاف الیہ کہیں گے۔ ترکیب ہوگی غلامُ مضاف، زیدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل مثالوں کی ترکیب، مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿امامُ المسجدِ﴾ مسجد کا امام ﴿کتابُ اللہ﴾ اللہ کی کتاب ﴿رَسُوْلُ

(۱) النحو الوافی ج:۳، ص:۲۲۱

اللہِ﴾ اللہ کا رسول ﴿لَوْنُ الْقَلَمِ﴾ قلم کا رنگ ﴿ثَمَنُ الْقَلَنْسُوَۃِ﴾ ٹوپی کی قیمت ﴿تَعْلِیْمُ الرَّسُوْلِ﴾ رسول کی تعلیم۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً ﴿غُلَامُ زَیْدٍ﴾ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے، اس لئے کہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب غیر مفید ہے اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہو رہی ہے، مرکب غیر مفید کی چاروں قسموں مرکب اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف، اور مرکب توصیفی میں سے مرکب اضافی ہے، اس لئے کہ اس میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی جا رہی ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

اساتذۂ کرام مرکب اضافی کے متعلق طلباء سے سوالات کریں اور ان سے اس طرح جوابات کا مطالبہ کریں! مثلاً: غلام زیدٍ کی ترکیب کرانے کے بعد سوال کریں کہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب اضافی ہے؟

جواب: اس لئے کہ اس میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی جا رہی ہے۔

سوال: اس مثال میں غلام کا نام مضاف اور زید کا نام مضاف الیہ کیوں رکھا؟

جواب: اس لئے کہ مرکب اضافی میں جس اسم کی نسبت کی جائے اس کو مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت کی جائے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

سبق ﴿۹﴾

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو (یعنی اپنے اندر لئے ہوئے ہو) جیسے

Scanned by CamScanner

﴿اَحَدَعَشَرَ﴾ گیارہ: اس مثال میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہے اور دوسرا اسم حرف کو شامل ہے اس لئے کہ اس کی اصل اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھی۔ لہٰذا اس کو مرکب بنائی کہیں گے۔ مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں (یعنی دونوں جزؤں پر ہمیشہ بلا تنوین زبر رہتا ہے) سوائے اثنا عشر کے کہ اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے (یعنی پہلے جز کا آخر بدلتا رہتا ہے)

فائدہ: احدعشر سے لے کر تسعۃ عشر (انیس) تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے کلمات مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کئے جاتے ہیں جیسے ﴿صَبَاحَ مَسَاءَ﴾ صبح و شام ﴿لَیْلَ نَهَارَ﴾ رات دن ﴿حِیْنَ حِیْنَ﴾ وقت بوقت ﴿بَیْتَ بَیْتَ﴾ گھر گھر۔(۱)

سبق ﴿۱۰﴾

مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا اسناد و اضافت دو کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو اور اس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو۔ جیسے ﴿بَعْلَبَكُّ﴾ اس مثال میں بَعْلَ (بت) اور بَكُّ (بانیٔ شہر بادشاہ) دو کلموں کو بلا اسناد و اضافت ملا کر ایک کر لیا گیا ہے اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہیں ہے اور اس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جزء حرف بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اس کو مرکب منع صرف کہیں گے۔ مرکب منع صرف کا پہلا جز مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا جزء معرب ہوتا ہے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل مثالوں میں مرکب اضافی، مرکب بنائی اور مرکب منع صرف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

(۱) رضی جلد ۲ ص: ۱۹۱، النحو الوافی ج: ۱ ص: ۱۳۱۳، معجم المفصل ج ۲ ص: ۱۰۵۵

﴿مَعْدِیْ کَرِبُ﴾ ایک شخص کا نام ہے ﴿حَضْرَمَوْتَ﴾ ایک شہر کا نام ہے ﴿نسیم أحمدُ﴾ ﴿ساکنُ البیت﴾ گھر کا رہنے والا ﴿خَمسةَ عَشَرَ﴾ پندرہ ﴿بَیْنَ بَیْنَ﴾ بیچ بیچ ﴿عبدُ الرّحمٰن﴾ ﴿النَّجْم﴾ ستارہ ﴿بُخْتَ نَصَّرُ﴾ ایک بادشاہ کا نام۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً ﴿نسیمَ احمدَ﴾ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے اس لئے کہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب غیر مفید ہے، اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہو رہی ہے، مرکب غیر مفید کی چاروں قسموں مرکب اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف اور مرکب توصیفی میں سے مرکب منع صرف ہے، اس لئے کہ اس میں بلا اسناد واضافت دو کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہے اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف ہے۔

ملحوظہ

صباح مساء کی اصل صباحاً ومساءً، لَیْلَ وَنَہارَ کی اصل لیلاً ونہاراً، حِینَ حِینَ کی اصل حیناً فحیناً، بیتَ بیتَ کی اصل بیتاً لبیتٍ، بینَ بینَ کی اصل بیناً فبیناً ہے۔(۱)

سبق ﴿۱۱﴾

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم پہلے اسم کی یا اس کے متعلق کی حالت (اچھائی یا برائی) بیان کرے جیسے: الرجلُ العالِمُ (عالم مرد) یہ مثال الرَّجُلُ اور العَالِمُ دو اسموں سے مل کر بنی ہے اور دوسرا اسم پہلے اسم کی اچھائی بیان کر رہا ہے، لہٰذا اس کو مرکب توصیفی کہیں گے۔ مرکب توصیفی کے پہلے جز کو موصوف اور دوسرے جز کو صفت کہتے ہیں۔

---

(۱) رضی: ج:۳، ص:۹۱

Scanned by CamScanner

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے۔ مثلاً: الرَّجُلُ العَالِمُ میں الرَّجُلُ کی حالت بیان کی جارہی ہے، لہٰذا اس کو موصوف کہیں گے اور العَالِمُ حالت بیان کررہا ہے، لہٰذا اس کو صفت کہیں گے۔ ترکیب ہوگی = الرَّجُلُ موصوف، العَالِمُ صفت، موصوف صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہوا۔

فائدہ: (۱) مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا ایک جز (مسند یا مسند الیہ) ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا ہے، جیسے: غُلامُ زَیدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے) اس مثال میں غُلامُ زَیدٍ مرکب غیر مفید کی چاروں قسموں میں سے مرکب اضافی ہے، اور یہ جملہ کا ایک جز، مسند الیہ یعنی مبتدا واقع ہورہا ہے۔ ترکیب ہوگی = غُلامُ مضاف، زیدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوکر مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مضاف اور مضاف الیہ میں مضاف کا اعتبار ہوتا ہے۔ لہٰذا مسند اور مسند الیہ کے احکام مضاف پر جاری ہوں گے۔(۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مرکب غیر مفید جملے کا کون سا جزء واقع ہورہا ہے اس کی وضاحت، مسند اور مسند الیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ﴾ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ﴿حَجُّ البَیتِ فَرضٌ﴾ کعبہ کا حج فرض ہے ﴿صَومُ رَمَضَانَ فَرضٌ﴾ رمضان کا روزہ فرض ہے ﴿قَامَ عَبدُ اللّٰہِ﴾ عبداللہ کھڑا ہوا ﴿خَلِیلٌ رَجُلٌ نَحوِیٌّ﴾ خلیل ایک نحوی شخص ہے ﴿بَعلَبَكُّ بَلدَةٌ مَعرُوفَةٌ﴾ بعلبک ایک مشہور شہر ہے ﴿صَلٰوۃُ اللیلِ بِھا

(۱) النحو الوافی، ج۱، ص: ۲۷۶

النهار﴾ رات کی نماز دن کی رونق ہے ﴿حَضَرَ مَوْتُ بَلَدَةٌ كَبِيرَةٌ﴾ حضر موت ایک بڑا شہر ہے ﴿جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً﴾ گیارہ آدمی آئے ﴿سُهِّلَتِ الْهَمْزَةُ بَيْنَ بَيْنَ﴾ تسہیل کی گئی ہمزہ کی درمیان درمیان ﴿اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ وَلَدٌ مُجْتَهِدٌ﴾ نیک لڑکا محنتی لڑکا ہے۔ ﴿هُوَ يَأْتِيْنَا صَبَاحَ مَسَاءَ﴾ (وہ ہمارے پاس صبح وشام آتا ہے)

(مثال نمبر ۹۔ ۱۰ و ۱۲۔ کی طلباء سے ترکیب نہ کرائیں!)

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں میں طلباء سے خط کشیدہ جملوں اور جملوں کے اجزاء کا اجرا کرائیں! مثلاً: رَجُلٌ نَحْوِيٌّ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مرکب ہے، اس لئے کہ دوکلموں سے مل کر بنا ہے، مرکب کی دونوں قسموں مفید اور غیر مفید میں سے مرکب غیر مفید ہے، اس لئے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو رہا ہے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہو رہی ہے، مرکب غیر مفید کی چاروں قسموں مرکب اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف اور مرکب توصیفی میں سے مرکب توصیفی ہے، اسلئے کہ یہ دو اسموں سے مل کر بنا ہے اور دوسرا اسم پہلے اسم کی حالت بیان کر رہا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

مرکب توصیفی کا نحو میر میں بیان نہیں ہے، لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے ہم نے اُسے بیان کر دیا ہے۔

سبق ﴿۱۲﴾

اجزاء جملہ: کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا خواہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں جیسے: اَلطَّبِيْبُ بَارِعٌ (ڈاکٹر ماہر ہے) یا کوئی ایک تقدیری یعنی پوشیدہ طور پر

ہو جیسے: اُنْصُرْ (مدد کر تو) اس جملہ میں اگر چہ دو کلمے لفظوں میں موجود نہیں ہیں، لیکن اس میں دوسرا کلمہ أَنْتَ پوشیدہ ہے اور اس کی اصل اُنْصُرْ أَنْتَ ہے۔

کلام کا صحیح ترجمہ کرنے کے لئے مسند اور مسند الیہ کا پہچاننا ضروری ہے۔ مسند اور مسند الیہ کو پہچاننے کے لئے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے (۱) اسم، فعل اور حرف کا ایک دوسرے سے امتیاز (۲) معرب اور مبنی کا علم (۳) عامل اور معمول کی پہچان۔ ان تینوں باتوں کے جاننے سے مسند اور مسند الیہ معلوم ہو جاتے ہیں اور کلام کے صحیح معنی متعین ہو جاتے ہیں۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مسند اور مسند الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿الرُّمَّانُ حَامِضٌ﴾ انار کھٹا ہے ﴿اَلْمَوْسِمُ رَائِعٌ﴾ موسم خوشگوار ہے ﴿عَصِيْرُ الْبُرْتُقَالِ بَارِدٌ﴾ سنگترے کا جوس ٹھنڈا ہے ﴿الْعِنَبُ الطَّازَجُ موجودٌ﴾ تازہ انگور موجود ہے ﴿سَعْدٌ ضَحُوْكٌ﴾ سعد ہنس مکھ ہے ﴿مُحَمَّدٌ حُذَيْفَةُ كَرِيْمٌ﴾ محمد حذیفہ شریف ہے ﴿قَرَأَ حَامِدٌ﴾ حامد نے پڑھا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا سبق نمبر ۵، ۷، ۸، ۱۰ میں ذکر کئے ہوئے طریقہ کے مطابق طلبہ سے اجرا کرائیں!

﴿ملحوظہ﴾

صاحب نحو میر کا یہ سبق آج کل مبتدی طلبہ کے اعتبار سے قبل از وقت ہے، لہٰذا اساتذۂ کرام محض طلبہ کو یاد کرانے پر اکتفاء کریں، زیادہ سمجھانے کی کوشش نہ کریں!

سبق ﴿۱۳﴾

علامات اسم: اسم کی علامتیں یہ ہیں (۱) الف لام کا شروع میں ہونا جیسے:

Scanned by CamScanner

﴿الرَّجُل﴾ (۲) حرف جر کا شروع میں ہونا جیسے: ﴿بِزَیْدٍ﴾ زید کے ساتھ (۳) تنوین کا آخر میں ہونا جیسے: ﴿رَجُلٌ﴾ (۴) مسند الیہ ہونا جیسے: ﴿زَیْدٌ قَائِمٌ﴾ میں زَیْدٌ (۵) مضاف ہونا جیسے: ﴿غُلَامُ زَیْدٍ﴾ میں غُلَامُ (۶) مصغر ہونا جیسے: ﴿قُرَیْش﴾ (۷) منسوب ہونا جیسے: ﴿بغدادیٌ﴾ بغداد کا رہنے والا (۸) مثنیٰ (تثنیہ) ہونا جیسے: ﴿رَجُلَانِ﴾ دو مرد (۹) مجموع (جمع) ہونا جیسے: ﴿رِجَالٌ﴾ بہت سے مرد (۱۰) موصوف ہونا جیسے: ﴿رَجُلٌ عَالِمٌ﴾ میں رَجُلٌ (۱۱) آخر میں تائے متحرک (ۃ) کا ہونا جیسے: ﴿ظلمة﴾ تاریکی (۱۲) منادیٰ ہونا جیسے: ﴿یَازَیْدُ﴾ میں زَیْدُ۔

فائدہ (۱) مُصَغَّرْ وہ اسم ہے جو فُعَیْلٌ فُعَیْعِلٌ اور فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر لایا گیا ہو (تاکہ کسی چیز کی حقارت یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرے) (۱) جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد) جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ (چھوٹی نہر) قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ (چھوٹا کاغذ)

فائدہ (۲) منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاءِ مشدد ماقبل مکسور زیادہ کردی گئی ہو (اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کیلئے) (۲) جیسے دِیُوْبَنْدِیٌّ (دیوبند کا رہنے والا) مَکِّیٌّ (مکہ کا رہنے والا)

فائدہ: (۳) فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا ہے، فعل کے جو صیغے تثنیہ وجمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے ضَرَبَا (ان دو مردوں نے مارا) فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور علامت اسم متعین کریں!

﴿ماءُ البحرِ طَاهِرٌ﴾ سمندر کا پانی پاک ہے ﴿فَرِحَ زَیْدٌ﴾ زید خوش ہوا ﴿جَلَسَتْ سلمیٰ﴾ سلمیٰ بیٹھی ﴿الوَلَدُ ضَاحِكٌ﴾ لڑکا ہنس رہا ہے ﴿فی المدینةِ مَسَاجِدُ﴾ شہر میں بہت سی مسجدیں ہیں ﴿المسجدُ الجامعُ کبیرٌ﴾ جامع مسجد

(۱) النحو الوافی، ج ۴، ص ۶۸۳ (۲) النحو الوافی ج ۴، ص ۷۱۴، کشاف اصطلاحات الفنون، جلد ۲، ص ۷۱۵

Scanned by CamScanner

بڑی ہے ﴿الرَّجُلَانِ قَائِمَانِ﴾ دونوں مرد کھڑے ہیں ﴿عبدُ الرحمٰن مَكِّيٌ﴾ (عبدالرحمٰن مکہ کا رہنے والا ہے ﴿یایوسف﴾ اے یوسف ﴿نَبِيلٌ وَلَدٌ فَرِحٌ﴾ نبیل ایسا لڑکا ہے جو خوش ہوا۔ (مثال نمبر ۵، ۹ کی ترکیب نہ کرائیں)

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: اَلْوَلَدُ۔ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جارہا ہے اور علاماتِ اسم میں سے الف لام اس کے شروع میں ہے۔

﴿سبق ۱۴﴾

علاماتِ فعل۔ فعل کی علامتیں یہ ہیں۔

(۱) قَدْ کا شروع میں ہونا جیسے: ﴿قَدْ ضَرَبَ﴾ اس نے مارا ہے (۲) سین کا شروع میں ہونا جیسے: ﴿سَیَضْرِبُ﴾ عنقریب مارے گا وہ ایک مرد (۳) سَوْفَ کا شروع میں ہونا جیسے: ﴿سَوْفَ یَضْرِبُ﴾ ایک مدت کے بعد مارے گا وہ (۴) جازم کا شروع میں ہونا جیسے: ﴿لَمْ یَضْرِبْ﴾ اس ایک مرد نے نہیں مارا ﴿لِیَضْرِبْ﴾ چاہئے کہ مارے وہ ایک مرد (۵) ضمیر مرفوع متصل کا آخر میں ہونا جیسے: ﴿ضَرَبْتَ﴾ تا پر تینوں حرکتوں کے ساتھ" (۶) تائے تانیث ساکنہ کا آخر میں ہونا جیسے: ﴿ضَرَبَتْ﴾ اس ایک عورت نے مارا (۷) امر ہونا جیسے: ﴿اِضْرِبْ﴾ (۸) نہی ہونا جیسے: ﴿لَاتَضْرِبْ﴾ مت مار تو ایک مرد! (۹) مسند ہونا جیسے (ضَرَبَ زَیْدٌ) زید نے مارا

علامتِ حرف: حرف کی علامت اسم اور فعل کی علامتوں سے خالی ہونا ہے جیسے:

Scanned by CamScanner

﴿مِنْ﴾ ہے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے متعلق طلبہ سے سوال کریں کہ اسم، فعل اور حرف میں سے کیا ہے اور کون سی علامت اس میں پائی جارہی ہے مثلاً قَدْضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لئے کہ علاماتِ فعل میں سے اس کے شروع میں لفظ "قد" ہے اور زَیْدٌ اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ علاماتِ اسم میں سے مسند الیہ ہے اور آخر میں تنوین ہے۔

﴿سَیَاکُلُ الوَلَدُ﴾ لڑکا عنقریب کھائے گا ﴿لَمْ یَذُقْ طَلْحَۃُ شَیْئًا﴾ طلحہ نے کچھ نہیں چکھا ﴿فَتَحْتُ الْمَدِیْنَۃَ﴾ میں نے شہر فتح کیا ﴿ذَھَبَتْ اَطْفَالٌ﴾ چند بچے گئے ﴿لَاتَذْھَبْ اِلٰی دارِ الخَیَّالَۃِ﴾ فلم ہال کی طرف نہ جاؤ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں مثلاً: اِلٰی لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنیٰ دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنیٰ پر دلالت کررہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے حرف ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنیٰ معلوم نہیں ہورہے ہیں اور حرف کی علامت اسم، اور فعل کی علامتوں سے خالی ہونا پائی جارہی ہے۔

سبق ﴿۱۵﴾

کلماتِ عرب دو قسم پر ہیں (۱) معرب (۲) مبنی۔

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔ جیسے ﴿جاءَ نی زیدٌ﴾ ﴿رأیت زیداً﴾ ﴿مررت بزیدٍ﴾ ان مثالوں میں زید کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل گیا ہے۔ لہٰذا زیدٌ کو معرب کہیں گے۔

Scanned by CamScanner

فائدہ: عامل: وہ شئی ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلے(۱) جیسے مذکورہ مثالوں میں جاء رأی اور باء کی وجہ سے زید کا آخر بدل رہا ہے لہٰذا ان کو عامل کہیں گے۔

اعراب: وہ حرکت یا حرف (علت ساکن) ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے(۲) جیسے مذکورہ مثالوں میں زید کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے، لہٰذا ان کو اعراب کہیں گے۔

محل اعراب: معرب کا آخری حرف ہے(۳) جیسے مذکورہ مثالوں میں دال زید کا آخری حرف ہے لہٰذا اس کو محل اعراب کہیں گے۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے ﴿جاء ھؤلاء﴾ ﴿رأیتُ ھؤلاءِ﴾ ﴿مررتُ بھؤلاءِ﴾ ان مثالوں میں ھؤلاء کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدل رہا ہے۔ لہٰذا ھؤلاء کو مبنی کہیں گے۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار ☆ معرب آں باشد کہ گردد بار بار

﴿ملحوظہ﴾

اساتذۂ کرام گزشتہ اسباق سے متعلق طلبہ سے سوالات کریں اور مثالوں کا اجرا کرائیں!

سبق ﴿۱۶﴾

کلمہ کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے تمام حروف مبنی ہیں اور افعال میں فعل ماضی، امر حاضر معروف اور مضارع کے دو صیغے (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر) جن کے آخر میں نونِ جمع مؤنث ہے مبنی ہیں جیسے۔ یَضْرِبْنَ، لَمْ یَضْرِبْنَ، لَنْ یَّضْرِبْنَ۔ (عامل کے بدلنے سے ان کا آخر نہیں بدل رہا ہے) نیز اگر مضارع کے آخر میں نون تاکید (مشدد اور ساکن) آجائے تو اس صورت میں مضارع کے پانچ صیغے (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم بھی فتحہ پر مبنی ہو جاتے ہیں جیسے: لَیَضْرِبَنَّ لِیَضْرِبَنَّ،

(۱) ہدایۃ النحو ص: ۹ (۲) ہدایۃ النحو ص: ۸ (۳) ہدایۃ النحو ص: ۹

اور اسماء میں اسم غیر متمکن مبنی ہے۔(۱)

کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہیں (۱) اسم متمکن، جب کہ عامل کے ساتھ مرکب ہو (۲) فعل مضارع، جب کہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، معرب و مبنی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿اَللّٰهُ یَسْمَعُ﴾ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں ﴿لَیَفْرَحَنَّ عادِلٌ﴾ عادل بالضرور خوش ہوگا ﴿نامَ کلیمٌ﴾ کلیم سویا ﴿نَصَرَ عامرٌ﴾ عامر نے مدد کی ﴿خدیجَةُ حاضرةٌ﴾ خدیجہ حاضر ہے ﴿سَمِعَ هٰؤُلَاءِ﴾ ان لوگوں نے سنا ﴿النساء یَطْبَخْنَ﴾ عورتیں پکار ہی ہیں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً هٰؤُلَاءِ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے، معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔ ضَرَبَ کے اجرا میں مفرد کی قسم متعین کرنے کے بعد کہیں گے: معرب او رمبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ فعل ماضی مبنی الاصل ہے۔ لَن یَّضرِبَ میں کہیں گے: معرب اور مبنی میں سے معرب ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا ہے۔ لَیَضرِبَنَّ میں کہیں گے: معرب او رمبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔

(۱) شرح شذور الذہب ص: ۸۵، النحو الوافی، ج:۱ص: ۸۲

﴿ملحوظہ﴾

ہدایۃ النحو اور کافیہ وغیرہ میں نون تاکید کے بیان میں مضارع کے تمام صیغوں کا اعراب اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ صیغوں میں نون تاکید سے پہلے فتحہ ہوتا ہے۔ دو صیغوں جمع مذکر میں ضمہ اور واحد مؤنث حاضر میں کسرہ ہوتا ہے اس سے یہ اشتباہ نہ ہو کہ جمع مذکر ضمہ پر اور واحد مؤنث حاضر کسرہ پر مبنی ہوتے ہیں یہ ضمہ واو اور کسرہ یا کی مناسبت کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ مبنی ہونے کی وجہ سے، یہ صیغے معرب ہیں ان کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔(۱)

سبق ﴿۱۷﴾

اسمِ مُتَمَكِّن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو اس کا دوسرا نام اسم معرب ہے (۲) جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْد عامل کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا ہے لہٰذا زید کو اسم متمکن کہیں گے۔

فائدہ مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔(۳)

مبنی الاصل تین ہیں۔ (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام اسم مبنی ہے۔ جیسے: جاء ھٰذا میں ھٰذا۔ یہ مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہے۔(۴) لہٰذا ھٰذا کو اسم غیر متمکن کہیں گے۔ اور تنہا زید عمر اور بکر وغیرہ عامل کے ساتھ مرکب نہیں ہیں لہٰذا ان کو اسم غیر متمکن کہیں گے۔

(۱) النحو الوافی ج:۱، ص:۸۲ (۲) ہدایۃ النحو، ص:۸ کشاف اصطلاحات الفنون؟ جلد ۲ ص:۱۵۷ (۳) غایۃ التحقیق، ص:۱۴۹، شا المعجم المفصل، ج:۲، ص:۹۳۶ (۴) ہدایۃ النحو، ص:۵۴

Scanned by CamScanner

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل مثالوں میں معرب اور مبنی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿جاءَ خالدٌ﴾ ﴿امامَ المَسجِد﴾ ﴿جاء هذا﴾ یہ آیا ﴿قال هؤلاء﴾ انہوں نے کہا ﴿اِضرِبْ زیداً﴾ ﴿سَلِیمٌ فی الفصل﴾ سلیم درس گاہ میں ہے ﴿نبیلٌ قادِمٌ مِنْ دهلی﴾ نبیل دہلی سے آ رہا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) اساتذۂ کرام طلبہ کو یہ بات ذہن نشین کرادیں کہ مطلقاً معرب کی جو تعریف کی گئی ہے وہ اسم متمکن کا حکم ہے اور مطلقاً مبنی کی جو تعریف کی گئی ہے وہ اسم غیر متمکن کا حکم ہے

(۲) مشابہت کی مشہور تین صورتیں ہیں۔ (۱) معنی میں (۲) احتیاج میں (۳) تعداد حروف میں۔ اگر کسی اسم کو مبنی الاصل میں سے کسی کے ساتھ مشابہت کی صورتوں میں سے کسی قسم کی مشابہت ہوگی تو وہ بھی مبنی ہو جائے گا، معنی میں مشابہت کی مثال۔ جیسے: ﴿اَیـنَ﴾ کہاں۔ یہ اسم مبنی ہے اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل ہمزۂ استفہام سے معنی میں، جس طرح ہمزہ سوال کرنے کے لئے آتا ہے اسی طرح اَیـنَ بھی سوال کرنے کے لئے آتا ہے۔ احتیاج میں مشابہت کی مثال۔ جیسے: هـــذا یہ اسم مبنی ہے اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل سے احتیاج میں، جس طرح حرف اپنے معنی کی تعیین میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح هذا اسم اشارہ بھی اپنے معنی کی تعیین میں مشار الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ تعداد حروف میں مشابہت کی مثال جیسے مَـنْ یہ اسم مبنی ہے اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل مِـنْ سے تعداد حروف میں۔ یہ بات واضح رہے کہ اسم کے مبنی ہونے کے لئے تعداد حروف میں مشابہت کا اعتبار صرف ان حروف سے ہوگا جن میں دو حرف ہیں لہذا منذ جیسے حروف سے مشابہت کی وجہ سے کوئی اسم مبنی نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) ہدایۃ النحو، ص: ۵۴

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۱۸﴾

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔(۱) مضمرات (ضمیریں)(۲) اسماء اشارات (۳) اسماء موصولہ (۴) اسماء افعال (۵) اسماء اصوات (۶) اسماء ظروف (۷) اسماء کنایات (۸) مرکب بنائی۔

(۱) ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو جیسے: ﴿انا﴾ میں ﴿انت﴾ تو ﴿ھو﴾ وہ۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع (یعنی فعل) سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں۔(۱) تُ (۲) نا (۳) تَ (۴) تُما (۵) تُم (۶) تِ (۷) تُما (۸) تُنَّ (۹) ھو (۱۰) الف (۱۱) واو (۱۲) ھی (۱۳) الف (۱۴) نَ۔

یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں جیسے: ضربتُ، ضربنا، ضربتَ، ضربتُما، ضربتُم، ضربتِ، ضربتُما، ضربتُنَّ، ضربَ، ضربا، ضربوا، ضربتْ، ضربتا، ضربنَ۔ ضربتُ کی ترکیب ہوگی = ضَرَبَ فعل تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مسند اور مسند الیہ کی شناخت کریں نیز جملہ فعلیہ میں مذکورہ سوالات کا اعادہ کریں۔

☆ فَتَحْتَ ☆ سَمِعْتَ ☆ نَصَرَا ☆ اَکَلُوْا ☆ نَصَرْنَا ☆ ضَرَبَ ☆ قَتَلْتُم

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

Scanned by CamScanner

مثلاً اَنَـصَرَا میں الف: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔ اور علاماتِ اسم میں سے مسند الیہ ہے۔ معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل سے احتیاج میں (جیسے حرف اپنے معنی کی تعیین میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح ضمیر بھی اپنے معنیٰ کی تعیین میں ذات مدلول کی محتاج ہوتی ہے۔ اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر، اسماء اشارات، اسماء موصولہ، اسماء افعال، اسماء اصوات، اسماء ظروف، اسماء کنایات اور مرکب بنائی میں سے ضمیر ہے، اس لئے کہ ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے جس کا ذکر لفظاً یا معناً یا حکماً ہو چکا ہو اور ضمیر کی پانچوں قسموں مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل، منصوب منفصل اور مجرور متصل میں سے مرفوع متصل ہے، اسلئے کہ ایسی ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع فعل سے ملی ہوئی ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) اساتذۂ کرام ضَرَبْتُ کی طرح دیگر صیغوں کی طلبہ سے ترکیب کرائیں!

(۲) ہم نے ضمائر کو شروع میں شناخت کیلئے سہولت کے پیش نظر عامل سے الگ شمار کرلیا ہے، اساتذۂ کرام طلبہ کو ترکیب کے وقت ضمیر کی قسم متعین کرنے کا مکلف بنائیں، مثلاً ضَرَبْتُ کی ترکیب میں ضَرَبَ فعل تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل الخ۔

(۳) ضَـرَبَتْ اور ضَرَبَتَا میں تا ضمیر نہیں ہے بلکہ حرف علامت تانیث ہے لہٰذا ترکیب میں اس کو فاعل نہیں کہیں گے اور الف اور واو ضمیر ہیں ترکیب میں ان کو فاعل کہیں گے۔

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۱۹﴾

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چودہ ہیں

﴿انا﴾ میں ﴿نحن﴾ ہم ﴿اَنتَ﴾ تو ایک مرد ﴿انتما﴾ تم دو مرد ﴿اَنتُم﴾ تم سب مرد ﴿اَنتِ﴾ تو ایک عورت ﴿انتما﴾ تم دو عورتیں ﴿انتنّ﴾ تم سب عورتیں ﴿هو﴾ وہ ایک مرد ﴿هما﴾ وہ دو مرد ﴿هم﴾ وہ سب مرد ﴿هی﴾ وہ ایک عورت ﴿هما﴾ وہ دو عورتیں ﴿هُنّ﴾ وہ سب عورتیں، یہ ضمیریں اکثر جملے کے شروع میں آتی ہیں اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں اور مابعد خبر، جیسے: ﴿انا مسلمٌ﴾ میں مسلمان ہوں۔

ترکیب ہوگی = انا مبتدا مسلمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

فائدہ: کبھی کبھی یہ ضمیریں فعل کے بعد واقع ہوتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں جیسے: ﴿ما ضربك الّا انا﴾ نہیں مارا تجھ کو مگر میں نے ﴿ما ضُرِبَ اِلّا انا﴾ (نہیں مارا گیا مگر میں ہی)

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں۔

﴿ی﴾ مجھے، مجھکو ﴿نا﴾ ہم کو ﴿ك﴾ تجھ ایک مرد کو ﴿کما﴾ تم دو مردوں کو ﴿کُم﴾ تم سب مردوں کو ﴿كِ﴾ تجھ ایک عورت کو ﴿کُما﴾ تم دو عورتوں کو ﴿کُن﴾ تم سب عورتوں کو ﴿هُ﴾ اس ایک مرد کو ﴿هما﴾ ان دو مردوں کو ﴿هُم﴾ ان سب مردوں کو ﴿ها﴾ اس ایک عورت کو ﴿هما﴾ ان دو عورتوں کو ﴿هُنّ﴾ ان سب عورتوں کو

یہ ضمیریں اگر فعل کے آخر میں آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں جیسے۔ ﴿ضَرَبَنی﴾ اس نے مجھ کو مارا ﴿ضَرَبَنا﴾ اس نے ہم کو مارا ضَرَبَكَ، ضَرَبَکُما، ضَرَبَکُم، ضَرَبَكِ، ضَرَبَکما، ضَرَبَکُنّ، ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُما، ضَرَبَهُم، ضَرَبَها، ضَرَبَهما، ضَرَبَهُنّ۔

ضَرَبَہٗ کی ترکیب ہوگی = ضَرَبَ فعل ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ، فاعل، ہٗ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور ضمیر مرفوع متصل، ضمیر مرفوع منفصل اور ضمیر منصوب متصل کی شناخت کریں!

﴿نَحْنُ مسلمون﴾ ہم مسلمان ہیں ﴿ضَرَبْتُكَ﴾ میں نے تجھ کو مارا ﴿ضَرَبْتُنَّهَا﴾ تم سب عورتوں نے اس ایک عورت کو مارا ﴿اَنْتَ خائفٌ﴾ تو خوفزدہ ہے ﴿قتلَهٗ خالِدٌ﴾ اس ایک مرد کو خالد نے قتل کیا ﴿هُنَّ سامِعاتٌ﴾ وہ سب عورتیں سننے والی ہیں ﴿مَنَعَهُنَّ اَحْمَدُ﴾ روکا ان سب عورتوں کو احمد نے ﴿أَنْتِ ذاهِبَةٌ﴾ تو جارہی ہے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً قَتَلَهٗ میں ﴿ہٗ﴾ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کررہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جارہا ہے، معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل کے ساتھ احتیاج میں، اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے ضمیر ہے اس لئے کہ غائب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے، ضمیر کی پانچوں قسموں ضمیر مرفوع متصل الخ میں سے ضمیر منصوب متصل ہے، اس لئے کہ ایسی ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہے۔

Scanned by CamScanner

﴿ملحوظہ﴾

(۱) اگر ضمیر منصوب متصل حروف مشبہ بالفعل کے آخر میں آئیں تو ترکیب میں ان حروف کا اسم واقع ہوتی ہیں اور مابعد ان کی خبر جیسے: اِنَّکَ قَائِمٌ۔

(۲) تمام ضمائر اپنے معنی کی تعیین میں ذات مدلول کی محتاج ہوتی ہیں۔(۱)

سبق ﴿۲۰﴾

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چودہ ہیں۔

﴿اِیَّایَ﴾ مجھ کو ﴿ایانا﴾ ہم کو ﴿ایاکَ﴾ ﴿ایاکما﴾ ﴿ایاکم﴾ ﴿ایاکِ﴾ ﴿ایاکما﴾ ﴿ایاکُن﴾ ﴿ایاہ﴾ ﴿ایاھما﴾ ﴿ایاھم﴾ ﴿ایاھا﴾ ﴿ایاھما﴾ ﴿ایاھن﴾

یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: ﴿ضَرَبْتُ ایاک﴾ میں نے تم کو مارا۔ ترکیب ہوگی = ضَرَبَ فعل، تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل، ایاک ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں۔

﴿ی﴾ میرا ﴿نا﴾ ہمارا ﴿کَ﴾ ﴿کما﴾ ﴿کم﴾ ﴿کِ﴾ ﴿کما﴾ ﴿کن﴾ ﴿ہ﴾ ﴿ھما﴾ ﴿ھم﴾ ﴿ھا﴾ ﴿ھما﴾ ﴿ھن﴾

یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیر مجرور باضافت کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں جیسے: قَلَمِیْ میرا قلم قلمُنا، قلمُكَ، قلمُكما، قلمُكم، قلمُكِ، قلمُكما، قلمُكن، قلمُه، قلمُهما، قَلَمُهُمْ، قلمُها، قلمُهما، قلمُهن۔

قلمہ کی ترکیب ہوگی = قَلَمُ مضاف، ہٗ ضمیر مجرور باضافت مضاف الیہ:

(۱) رضی شرح کافیہ، ج:۲، ص:۳

مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا...... اور یہ ضمیریں اگر حرف جر کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیر مجرور بحرف جر کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں جیسے: (لِیْ) میرے لئے، لنا، لكَ، لكما، لكم، لكِ، لكما، لكن، له، لهما، لهم، لها، لهما، لهن۔

لہٗ کی ترکیب ہوگی = ل حرف جر، ہٗ ضمیر مجرور بحرف جر، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔

فائدہ: جار مجرور استعمال میں کسی عامل کے محتاج ہوتے ہیں، اس عامل کو متعلَّق اور جار مجرور کو متعلِّق کہتے ہیں مثلاً: قُلْتُ لَہٗ میں لہ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا، قال فعل کے۔(۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور ضمیر منصوب منفصل اور ضمیر مجرور باضافت وحرف جر وغیرہ کی شناخت کریں!

﴿ایاك نعبد﴾ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ﴿رَبُّهٗ وَاحِدٌ﴾ اس کا رب ایک ہے ﴿العذاب نَزَلَ علیهم﴾ عذاب ان پر نازل ہوا ﴿نصرتُ ایاك﴾ میں نے تیری مدد کی ﴿مسجدكم واسعٌ﴾ تم لوگوں کی مسجد کشادہ ہے ﴿سألتُ عَنهُ﴾ میں نے اس ایک مرد کے متعلق سوال کیا ﴿اِیَّاهُ قتلَ خالِدٌ﴾ اس ہی کو خالد نے قتل کیا ﴿هُنَّ بناتُكُمْ﴾ وہ تمہاری بیٹیاں ہیں ﴿رَغِبْتُ فيهِ﴾ میں نے اس میں رغبت کی۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: مسجدکم میں کُمْ = (ابتداء سے اجرا کرتے ہوئے مفرد کی قسم متعین کرنے کے بعد کہیں) معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے اس لئے کہ اس کو

---

(۱) الدروس النحویہ، ج۲، ص:۵۷، النحو المجلد:۲، ص:۴۳۹

مشابہت ہے حرف مبنی الاصل کے ساتھ احتیاج میں، اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے ضمیر ہے، اس لئے کہ مخاطب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے، ضمیر کی پانچوں قسموں ضمیر مرفوع متصل الخ میں سے ضمیر مجرور متصل ہے، اس لئے کہ مجرور کی ایسی ضمیر ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہے، ضمیر مجرور متصل کی دونوں قسموں مجرور باضافت اور مجرور بحرف جر میں سے ضمیر مجرور باضافت ہے، اس لئے کہ اسم کے بعد ہے۔

ملحوظہ

اساتذۂ کرام طلبہ کو یہ بات سمجھادیں کہ ضمیر منصوب منفصل اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں اور اس وقت ترکیب میں مفعول بہ مقدم کہلاتی ہیں اور ترجمہ میں ''ہی'' کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ جیسے: ﴿اِیَّایَ ضَرَبَ﴾ مجھ ہی کو مارا اس ایک مرد نے

سبق ۲۱ (تمرینی)

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور مذکورہ طریقہ کے مطابق جملوں اور خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

﴿انا عَرَفْتُکمَا﴾ میں نے تم دونوں کو پہچان لیا ﴿قد نَصَرْتَهُمْ﴾ تو نے ان کی مدد کی ہے ﴿خلق اللّٰهُ اولادکم﴾ اللہ نے تمہاری اولاد کو پیدا کیا ﴿غَضِبَ اللّٰهُ عليهم﴾ اللہ ان پر ناراض ہوا ﴿اکلتمْ طعامَهنّ﴾ تم لوگوں نے ان عورتوں کا کھانا کھایا ﴿ایاهما طَلَبَ الاَمِیْرُ﴾ ان ہی دونوں کو امیر نے طلب کیا ﴿محمدٌ نبینا﴾ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں ﴿عبادتهٗ واجبة علینا﴾ اس کی عبادت ہم پر واجب ہے ﴿اسمی نبیل﴾ میرا نام نبیل ہے ﴿انا ذَهَبْتُ اِلَیْهَا﴾ میں اس ایک عورت کے پاس گئی ﴿غَسَلْتُنَّ ثِیَابَکُنَّ﴾ تم سب عورتوں نے اپنے کپڑے دھوئے ﴿هو یَسْمَعُ دُعاءَ نا﴾ وہ ہماری دعا سنتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۲۲﴾

(۲) اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔(۱)

مشارٌ الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے: ﴿هذا القلم﴾ یہ قلم، اس مثال میں ہذا کے ذریعہ قلم کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے لہذا ھذا کو اسم اشارہ اور القلم کو مشارٌ الیہ کہیں گے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسم اشارہ برائے قریب (۲) اسم اشارہ برائے بعید۔

اسماء اشارہ برائے قریب یہ ہیں ھذا (یہ، واحد مذکر قریب کے لئے) ھذان، ھذین (تثنیہ مذکر قریب کیلئے) ھذہ، تا، تی، تِہ، ذِہ، تِھِی (واحد مؤنث قریب کے لئے) ھاتان، ھاتین (تثنیہ مؤنث قریب کے لئے) ھؤلاء، اولاء (جمع مذکر ومؤنث قریب کے لئے)

اسماء اشارہ برائے بعید یہ ہیں۔ ذالِکَ (وہ واحد مذکر بعید کیلئے) ذانِکَ، ذَینِکَ (تثنیہ مذکر بعید کے لئے) تلک (واحد مؤنث بعید کے لئے) تانِکَ، تینِک (تثنیہ مؤنث بعید کے لئے) اولئک (جمع مذکر ومؤنث بعید کے لئے)

فائدہ: مشارٌ الیہ مذکور ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشارٌ الیہ کو صفت کہیں گے۔ مثلاً: ھذا القلم نفیسٌ کی ترکیب ہوگی = ھذا اسم اشارہ موصوف القلم مشارٌ الیہ صفت، ھذا اسم اشارہ موصوف القلم مشارٌ الیہ صفت سے ملکر مبتدا نفیس خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، مشارٌ الیہ مذکور نہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبتدا اور مابعد کو خبر کہیں گے مثلاً ھذا رجلٌ کی ترکیب ہوگی = ھذا اسم اشارہ مبتدا رجل خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(۲)

(۱) ہدایۃ النحو ص ۵۷، کشاف اصطلاحات الفنون جلد ۲ ص ۱۹۷ (۲) حل ترکیب کافیہ ص ۳۳، حاشیہ فارسی شرح ملا جامی ص ۸۱/۷۸

Scanned by CamScanner

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسم اشارہ قریب وبعید کی شناخت کریں۔

﴿ذٰلِكَ الطفل صالحٌ﴾ وہ بچہ نیک ہے ﴿هٰذا ابن الملك﴾ یہ شہزادہ ہے ﴿هَاتَانِ البِنْتَانِ نَكِيَّتَانِ﴾ یہ دونوں لڑکیاں ذہین ہیں ﴿أُولٰئِكَ طلاب المدرسة﴾ وہ مدرسہ کے طلبہ ہیں ﴿هٰؤُلَاءِ تَلَامِيذُ﴾ یہ شاگرد ہیں ﴿تلك فاطمةُ﴾ وہ فاطمہ ہے ﴿هٰذانِ الوَلَدانِ مُجْتَهِدَانِ﴾ یہ دولڑکے محنتی ہیں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً تلك فاطمة میں تلك لفظ کی دونوں قسموں..... معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے اس لیے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لیے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل سے احتیاج میں (جیسے حرف اپنے معنی کی تعیین میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے، اسی طرح اسم اشارہ مشار الیہ کا محتاج ہوتا ہے) اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے اسم اشارہ ہے اس لئے کہ کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے، برائے قریب، برائے بعید میں سے برائے بعید ہے اس لیے کہ اس کے ذریعہ ایک دور چیز کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

سبق ﴿۲۳﴾

(۳) اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جزء تام نہ بن سکے۔(۱)

صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اس کے معنی پورا کرنے کیلئے لایا جائے(۲) صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والے ایک عائد

(۱) ہدایۃ النحو، ص: ۵۷ (۲) المعجم المفصل فی النحو، ج:۱، ص: ۵۷۹

(ضمیر) کا ہونا ضروری ہے ۔ جیسے: جَاءَ الذی اَبُوہُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص جس کا باپ عالم ہے) اس مثال میں الذی اسم موصول ہے اور" ابوہ عالمٌ" صلہ ہے۔ الذی اسم موصول تنہا جملہ کا جز نہیں ہوسکتا ہے، یوں نہیں کہہ سکتے جاء فعل اور الذی فاعل جب تک صلہ نہ لے آئیں۔

ترکیب ہوگی = جاء فعل، الذی اسم موصول، ابو مضاف، ہ ضمیر مجرور باضافت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، عالمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: صدرِ صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلے کے شروع میں ہو خواہ مسند ہو یا مسند الیہ ، جیسے مثال مذکور میں، اَبُوہُ۔(۱)

سبق ﴿۲۴﴾

اسماء موصولہ یہ ہیں۔ ﴿الذی﴾ وہ ایک مرد جو کہ ﴿اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْن﴾ وہ دو مرد جو کہ ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ وہ سب مرد جو کہ ﴿اَللَّتِی﴾ وہ ایک عورت جو کہ ﴿اللَّتَانِ، اللَّتَیْن﴾ وہ دو عورتیں جو کہ ﴿اَللَّاتِیْ، اللَّوَاتِی﴾ وہ سب عورتیں جو کہ ﴿ما﴾ وہ چیز جو کہ ﴿مَن﴾ وہ شخص جو کہ ﴿اَیٌّ، اَیَّۃ﴾ کیا، کون۔

اَلِفْ لَامْ بمعنی الذی اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں جیسے: الضارب ، اَلمَضْرُوبُ (اس کی اصل الذی ضارب اور الذی مضروب ہے) قبیلہ بنی طے کی لغت میں ذو بمعنی الذی۔ جیسے: جَاءَ ذو ضَرَبَکَ (آیا وہ شخص جس نے مارا تجھ کو، اس کی اصل جَاءَ الذی ضَرَبَکَ ہے) ایٌّ اور اَیَّۃٌ کی چار حالتیں ہیں (۱) مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے: ایھم ھو قائمٌ (ان میں کا کون ہے جو

(۱) النحو الوافی، ج:۱، ص:۳۶۴، المعجم المفصل، ج:۱، ص:۵۷۲

کھڑا ہے)(۲) نہ مضاف ہوں اور نہ صدر صلہ مذکور ہو جیسے ایٌّ قائم (کون کھڑا ہے)
(۳) مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے ایٌّ ھو قائم (کون ہے جو کھڑا ہے) ان
تینوں حالتوں میں ایّ اور ایۃ، اسم موصول نہیں ہوتے ہیں بلکہ اسم معرب استفہامیہ یا
شرطیہ یا موصوفہ ہوتے ہیں (۴) مضاف ہوں اور صدر صلہ مبتدا ضمیر محذوف منوی
(لفظوں سے حذف دل میں موجود) ہو تو اسم موصول مبنی برضمہ ہوتے ہیں۔
جیسے: أیھم اٰخذٌ مالَکَ (ان میں کا وہ شخص جو لینے والا ہے تمہارے مال کو)(۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، ذو، ایٌّ اور ایَّۃٌ کے معرب اور مبنی ہونے کی شناخت، صلہ اور صدر صلہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ﴾ خرچ کرو اس مال میں سے جو عطا کیا ہم نے تم کو ﴿لاتُطِعْ مَنْ عَصَی اللّٰہَ﴾ نہ اطاعت کرو اس شخص کی جس نے نافرمانی کی اللہ کی ﴿الذین کفروا لھم النارُ﴾ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم ہے ﴿من لم یشکرِ الناس لم یشکرِ اللّٰہ﴾ جو شخص لوگوں کا شکر نہیں ادا کرتا اللہ کا بھی شکر نہیں ادا کرتا ﴿قدسمع اللّٰہُ قول اللتی تجادلك فی زوجھا﴾ سن لی اللہ نے اس عورت کی بات جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑ رہی تھی ﴿جاء القائم ابوہ﴾ وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے ﴿رأیت ذَامَدْرَسَۃِ﴾ میں نے مدرسہ والے کو دیکھا ﴿بئری ذُوحَفَرْتُہٗ عمیقٌ﴾ میرا وہ کنواں جس کو میں نے کھودا گہرا ہے ﴿أیُّ الفریقین خیرٌ﴾ دونوں جماعتوں میں سے کون بہتر ہے ﴿أیُّ الناس ھو افضل﴾ لوگوں میں سے کون ہے جو افضل ہے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!
مثلاً: انفقوا مما میں ما = لفظ کی دونوں قسموں...... معرب او رمبنی میں سے مبنی ہے اس

(۱) شرح شذور الذہب ص:۱۲۹_۱۲۸، رضی شرح کافیہ ص:۵۷/۵۶

لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔ اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل سے احتیاج میں (جیسے حرف اپنے معنی کی تعیین میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح اسم موصول اپنے معنی کی تعیین میں صلہ کا محتاج ہوتا ہے) اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے اسم موصول ہے، اس لئے کہ صلہ کے بغیر جملہ کا جزء تام نہیں ہوتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) ایک ذو بمعنی صاحب ہوتا ہے وہ اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے (۱) جیسے: جاء ذو مال (مال والا آیا) ترکیب ہوگی = جاء فعل، ذو مضاف، مال مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ایک ذو بمعنی الذی اسم موصول ہوتا ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے (۲) جیسے: جاء ذو ضربك، ترکیب ہوگی = جاء فعل، ذو بمعنی الذی اسم موصول، ضرب فعل، ھُو ضمیر پوشیدہ فاعل، ك ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل الخ۔

(۲) ای اور ایۃ کی چار حالتیں ہیں۔

(۱) مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے: ﴿سَاعْرِفُ اَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ﴾ عنقریب پہچان لوں گا میں ان میں کا کون ہے جو کھڑا ہے؟

(۲) نہ مضاف ہوں اور نہ صدر صلہ مذکور ہو جیسے: ﴿اىٌّ قائِمٌ﴾ کون کھڑا ہے

(۳) مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے: ﴿اىٌّ هو قائم﴾ کون ہے جو کھڑا ہے ان تینوں حالتوں میں ای اور ایۃ اسم موصول نہیں ہوتے بلکہ اسم معرب استفہامیہ یا شرطیہ یا موصوفہ ہوتے ہیں، استفہام کی مثال جیسے: ﴿اَیَّ آیات اللہ تنکرون﴾ اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے۔ ترکیب میں ای اپنے

(۱) شرح جامی ص: ۲۸۰، (۲) کافیہ ص: ۷۰، ہدایۃ النحو ص: ۵۸

مضاف الیہ سے مل کر تتنکرون کا مفعول بہ مقدم ہے۔ شرط کی مثال جیسے: ﴿ایما الاَجَلَین قَضَیتُ فَلَاعُدوَانَ عَلَیَّ﴾ دونوں مدتوں میں سے جس کو میں پورا کروں تو مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا) ترکیب ہوگی = ایُّ اسم شرط مضاف، ما زائدہ، الاجلین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر قضیت فعل کا مفعول بہ مقدم، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط لاعدوان علیَّ جزاء موصوفہ کی مثال یاآیّھا الرجُلُ، ترکیب یا حرف ندا قائم مقام ادعوا، ایّ موصوف (ھا برائے تنبیہ) الرجل صفت، موصوف صفت سے ملکر مفعول بہ ہوا ادعو فعل محذوف کا

(۴) مضاف ہوں اور صلہ ایسا جملہ اسمیہ ہو جس میں صدر صلہ مبتدا ضمیر محذوف ہو تو اسم موصول مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں۔ جیسے: ﴿اَعْجَبَ اَیُّھُمْ قائِمٌ﴾ تعجب میں ڈال دیا ان میں کے اس شخص نے جو کھڑا ہے۔ ترکیب ہوگی = أعْجَبَ فعل، ایُّ مضاف، ھم ضمیر مجرور باضافت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم موصول، ھُو مبتدا محذوف، قائمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اعجب کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (۱)

(۳) صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوتا ہے البتہ الف لام بمعنی الذی اسم موصول کا صلہ شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوتا ہے۔ (۲)

(۴) اساتذہ کرام طلبہ کو عادت ڈلوائیں کہ جہاں اسم موصول ہو اولاً صلہ تلاش کریں ثانیاً اسم موصول کو مع صلہ کے جملے کا جز بنائیں۔

(۵) صلہ میں عائد ضمیر ہی ہوتی ہے کبھی کبھی عائد وضع المظہر موضع المضمر کی صورت میں ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً وہ بھی ضمیر ہی ہوتی ہے (۳)

سبق ۲۵

(۴) اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ

(۱) حل ترکیب کافیہ ص ۳۳ شرح شذور الذہب ص: ۱۲۸-۲۹، رضی شرح کافیہ، ج: ۲ ص ۵۶/۵۷، النحو الوافی جلد: ۱ ص: ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۳۶۳ (۲) النحو الوافی جلد ۱ ص: ۳۶۴ (۳) کافیہ ص: ۷۰

کرتا ہو، (۱)

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بمعنی امر حاضر (۲) بمعنی فعل ماضی۔

اسماء افعال بمعنی امر حاضر کی مثال جیسے: ﴿رُوَیْدَ بمعنی أَمْهِلْ امر حاضر﴾ چھوڑ! ﴿بَلْهَ بمعنی اُتْرُكْ امر حاضر﴾ چھوڑ ﴿حَيَّهَلْ بمعنی اَقْبِلْ امر حاضر﴾ متوجہ ہو ﴿هَلُمَّ بمعنی جِئْ بِهٖ امر حاضر﴾ لاؤ ﴿دُوْنَكَ بمعنی خُذْ امر حاضر﴾ پکڑ ﴿عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ امر حاضر﴾ لازم پکڑ ﴿ها بمعنی خُذْ امر حاضر﴾ پکڑ۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کی مثال جیسے: ﴿هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ فعل ماضی﴾ وہ دور ہوا ﴿شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ فعل ماضی﴾ وہ جدا ہوا ﴿سَرْعَانَ بمعنی سَرِعَ فعل ماضی﴾ اس نے جلدی کی۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: بَلْهَ = لفظ کی دو قسموں ...... معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے امر حاضر مبنی الاصل سے معنی میں اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے اسم فعل ہے، اس لئے کہ یہ فعل کے معنی میں ہے اور علامت فعل کو قبول نہیں کر رہا ہے، اسماء افعال کی دونوں قسموں اسماء افعال بمعنی حاضر، اسماء افعال بمعنی فعل ماضی میں سے اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے، اس لئے کہ امر حاضر کے معنی میں ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

صاحب کتاب نے یہاں چھ اسماء افعال بیان کئے ہیں، لیکن ہم نے نو بیان کئے ہیں، اسلئے کہ خود مصنف نے آگے اسماء عاملہ کے بیان میں نو کا تذکرہ کیا ہے، یہ بات واضح ہے کہ اسماء افعال ان نو کے علاوہ بھی ہیں۔ اسماء افعال کی ترکیب اور تمرین اسماء عاملہ میں کرائی جائے گی۔ یہاں صرف اجرا پر اکتفاء کریں!

---

(۱) النحو الوافی، ج:۴، ص:۱۴۲، المعجم المفصل فی النحو، ج:۱، ص:۱۱۸

Scanned by CamScanner

سبق ۲۶

(۵) اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے (۱) اول کی مثال جیسے: ﴿اُخ اُخ﴾ کھانسی کی آواز ﴿اُفُ اُفُ﴾ درد کی آواز ﴿بَخ بَخ﴾ خوشی کی آواز ﴿غاق غاق﴾ کوئے کی آواز۔ دوسرے کی مثال جیسے: ﴿نَخ نَخ﴾ اونٹ بٹھانے کیلئے ﴿ھَجَا ھَجْ﴾ کتے کو ڈانٹنے کے لئے۔

(٦) اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ اور فی کے معنیٰ کو شامل ہو (۲)

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

ظرف زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے جیسے:

اِذْ، اذا، متی، کیف، ایانِ، امس، مذ، منذ، قطُّ، عوض، قبلُ، بَعْدُ۔

ظرف مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے جیسے:

حَیْثُ، قدامُ، خَلْفُ، تحتُ، فوقُ

سبق ۲۷

فائدہ: (۱) قبلُ، بعد، عوضُ، قدّامُ، خلفُ، تحتُ اور فوقُ یہ مضاف ہوتے ہیں اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو یہ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں ورنہ معرب۔ جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فوقُ (عمرو اوپر چڑھا) اس مثال میں فوقُ کا مضاف الیہ محذوف منوی ہے لہٰذا یہ مبنی بر ضمہ ہے اور اگر اس کا مضاف الیہ ذکر کر دیا جائے تو معرب ہوگا جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فوقَ الشجرۃِ (عمرو درخت کے اوپر چڑھا) اس مثال میں فوق کا مضاف الیہ الشجرۃِ لفظوں میں موجود ہے، لہٰذا یہ معرب ہے۔

فائدہ (۲) اسماء ظروف (زمان ومکان) اکثر اپنے سے پہلے یا بعد کے فعل مذکور

(۱) کافیہ، ص:۳۰۷ (۲) النحو الوافی، ج:۲، ص:۲۴۲، المعجم المفصل، ج:۱، ص:۶۰۲

یا محذوف کا مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں، بشرطیکہ ظرف کے لئے استعمال ہوں۔ جیسے: صَعِدَ عمروٌ فوقُ۔ ترکیب ہوگی = صَعِدَ فعل عمروٌ فاعل، فوقُ ظرف یعنی مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، معرب، مبنی اور ظرف زمان ومکان کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿متیٰ تقوم الساعة﴾ قیامت کب قائم ہوگی ﴿جاءَ زیدٌ امسِ﴾ زید کل آیا ﴿جاء رشیدٌ قبلَ وحیدٍ﴾ رشید وحید سے پہلے آیا ﴿قامَ النّاسُ خلفَ زیدٍ﴾ لوگ زید کے پیچھے کھڑے ہوئے ﴿جلَسَ زیدٌ تحتُ﴾ زید نیچے بیٹھا ﴿متیٰ تقعُدُ اَقعُدُ﴾ جب تم بیٹھو گے میں بیٹھوں گا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: مَتیٰ = لفظ کی دونوں قسموں...... معرب او مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے اسلئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل ہمزہ استفہامیہ سے معنی میں اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے اسم ظرف ہے اس لئے کہ کام کے وقت پر دلالت کر رہا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

ظروف کے متعلق ترکیب کے چند اصول

اسماء اصوات جس وقت مفرد استعمال ہوتے ہوں، یعنی کسی کے ساتھ مرکب نہ ہوں تو اس وقت ان کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا ہے[1] فاعل، مفعول، مبتدا، خبر وغیرہ نہیں ہوتے ہیں جیسے بخ وغیرہ اور اگر مرکب استعمال ہوں تو اس وقت معرب ہوتے

(۱) النحو الوانی، ج:۴، ص:۱۶۵، رضی، ج:۲، ص:۸۰

ہیں جیسے: البغل لا یَرْعَوِی الا اذا سمع عدساً تفصیل مطولات میں دیکھیں۔
بعض ظروف اپنے مابعد جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے بعد جملہ ہوتا ہے وہ ظروف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کبھی اپنے سے پہلے فعل یا شبہ فعل مذکور یا محذوف کا ظرف یعنی مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں، اور کبھی مفعول بہ واقع ہوتے ہیں (۱) فعل مذکور کی مثال جیسے:

﴿قَدْنَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْاَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

یقیناً مدد کی ان کی اللہ نے جس وقت کہ نکالا ان کو ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا) ترکیب ہوگی = قد نصر فعل۔ ہ ضمیر منصوب متصل، مفعول بہ۔ اللہ فاعل۔ اذ برائے ظرف، مضاف۔ اخرج فعل۔ ہ ضمیر منصوب متصل، مفعول بہ۔ الذین اسم موصول۔ کفر فعل۔ واو ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فاعل۔ اخرج فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف یعنی مفعول فیہ ہوا۔ نَصَر فعل کا۔ نَصَر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل محذوف کی مثال جیسے: ﴿أَاِذَاكُنَّا عِظَاماً نَخِرَةً ای نُبْعَثُ اِذَا كُنَّاعِظَاماًنَخِرَةً﴾ اذیرفع ابراهيم القواعد ای انکروا اذیرفع ابراهيم القواعد اس مثال میں اذ مضاف الیہ سے مل کر اذکرو کا مفعول بہ ہے۔

(۲) بعض ظروف شرط اور استفہام دونوں معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے: ﴿متى، این﴾ وغیرہ۔ شرط کے معنی میں ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ان کے بعد دو جملے ہوتے ہیں۔ ترکیب میں پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جزا کہلاتا ہے، جیسے: ﴿متى جاء زيدٌ اكرمته﴾ جس وقت میں زید آئے گا میں اس کا اکرام کروں گا۔

(۱) اعراب القرآن، ج ۱، ص: ۸۵

Scanned by CamScanner

مختصراً ترکیب ہوگی = متی، اسم ظرف برائے شرط مفعول فیہ مقدم ہوا جاء کا جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شرط اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ استفہام کے معنیٰ میں ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ان کے بعد دو جملے نہیں ہوتے جیسے ﴿متی تسافر؟﴾ کس وقت میں آپ سفر کریں گے۔

مختصر ترکیب ہوگی = متی اسم ظرف برائے استفہام مفعول فیہ مقدم الخ۔

(۳) وہ ظروف جو استفہام کے لئے استعمال ہوتے ہیں اگر ان کے بعد فعل ہے تو وہ اپنے مابعد فعل کا مفعول فیہ مقدم واقع ہوتے ہیں جیسے: ﴿انی تقعد﴾ آپ کہاں بیٹھیں گے۔ اور اگر ان کے بعد اسم ہے تو ثابت وغیرہ شبہ فعل محذوف کا مفعول فیہ ہو کر خبر مقدم ہوتے ہیں اور مابعد مبتدا موٴخر ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿ایان مرسٰھا﴾ ترکیب ہوگی = ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ایان ظرف مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم اور مرسٰھا مرکب اضافی مبتدا موٴخر الخ (۱)

(۴) مذ اور منذ جب اسم ظرف ہوتے ہیں تو ترکیب میں مبتدا اور مابعد خبر ہوتا ہے، مبتدا خبر سے مل کر اپنے سے پہلے فعل کا مفعول فیہ ہوتے ہیں (۲) جیسے: ﴿رَكِبَ اخي مذ حَضَرَتِ السَّيارَةُ﴾ سوار ہوا میرا بھائی جس وقت میں کہ گاڑی آئی۔

مختصراً ترکیب ہوگی = مذ مبتدا حضرت السیارۃ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مفعول فیہ ہوا رکب فعل کا الخ (مذ اور منذ کے حرف جر اور اسم ظرف ہونے کی پہچان ہدایۃ النحو کے طریقہ تعلیم میں ملاحظہ فرمائیں!)

(۵) کیف حقیقتاً ظرف نہیں بلکہ قائم مقام ظرف ہوتا ہے اس لئے یہ ترکیب میں مفعول فیہ نہیں ہوتا ہے بلکہ حال یا خبر مقدم اور مفعول مطلق وغیرہ ہو جاتا ہے۔ (۳)

---

(۱) اعراب القرآن، ج:۸، ص:۲۱۴ (۲) کافیہ، ص:۷۷، النحو الوافی، ج:۲، ص:۵۴۵

(۳) اعراب القرآن، ج:۱، ص:۸۲، مغنی اللبیب، ج:۱، ص:۲۰۵، المعجم المفصل، ج:۱، ص:۲۴۱۔۲۴۰

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۲۸﴾

(۷) اسم کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو اور یہ چار ہیں کم اور کذا یہ مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں جیسے: ﴿کم درهماً عندك﴾ کتنے درہم ہیں تیرے پاس ﴿کذا درهماً عندي﴾ اتنے درہم ہیں میرے پاس۔ کَیتَ اور ذَیتَ۔ یہ مبہم بات پر بولے جاتے ہیں جیسے: ﴿قال زیدٌ کَیتَ و ذَیتَ﴾ زید نے ایسا ویسا کہا۔

فائدہ۔ کَیتَ اور ذَیتَ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتے ہیں، لہٰذا قال زیدٌ کیت و ذیت کی ترکیب ہوگی = قالَ فعل زید فاعل، کیت و ذیت مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(۱)

(۸) مرکب بنائی: اس کی تعریف مرکب غیر مفید کے بیان میں آچکی ہے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل اُن جملوں کی ترکیب کریں جن میں کیت و ذیت کا استعمال کیا گیا ہے اور اسم کنایہ کے متعلق تعیین کریں کہ مبہم بات پر بولا جارہا ہے یا مبہم عدد پر۔

﴿أَنتَ قُلتَ کَیتَ وذَیتَ﴾ ﴿صنع العامل کیت وکیتَ﴾ ملازم نے ایسا ویسا کردیا ﴿کم یوماً صُمتَ﴾ تم نے کتنے دن روزے رکھے۔ ﴿کذا ثوباً فی المَتجَر﴾ مارکیٹ میں اتنے کپڑے ہیں۔

طریقۂ اجرا۔ مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: ﴿کَذَا﴾: لفظ کی دونوں قسموں...... معرب او مبنی میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لئے کہ یہ کاف حرف جر مبنی الاصل اور ذا اسم اشارہ دو مبنی سے مرکب ہے۔ اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر...... الخ میں سے اسم کنایہ ہے، اس لئے کہ مبہم عدد

(۱) النحو الوافی، ج:۴، ص:۵۸۳

Scanned by CamScanner

پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

کَم لفظ کی دونوں قسموں...... معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے، اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل کے ساتھ تعداد حروف میں، اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضما بَر...... الخ میں سے اسم کنایہ ہے، اس لئے کہ مبہم عدد پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے

﴿ملحوظہ﴾

کم اور کذا کی تفصیل اسماء عاملہ کے بیان میں آئے گی۔

سبق ﴿۲۹﴾

اسم کی عموم اور خصوص کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔(۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معیَّن یعنی خاص چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے ﴿: ثناء الرحمٰن﴾ یہ ایک معیَّن یعنی خاص چیز کیلئے وضع کیا گیا ہے لہٰذا اس کو معرفہ کہیں گے۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

ضمیر، علم، اسم اشارہ، اسم موصول، معرفہ بالف ولام، مضاف الی المعرفہ (ان پانچوں میں سے کسی کی طرف مضاف) معرفہ بندا۔

عَلَمْ: وہ اسم ہے جو کسی معیَّن چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو(۱) جیسے: خالِدٌ، مکۃ المکرمۃ، زمزم۔

معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہو جیسے: ﴿رَجُلٌ﴾ کوئی مرد)۔ نکرہ سے ﴿الرَّجل﴾ مرد۔ معرفہ بنالیا گیا ہے۔

مضاف الی المعرفہ: وہ اسم ہے جو معرفہ بندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں

(۱) کافیہ، ص: ۷۸

Scanned by CamScanner

میں ہے کسی طرف مضاف ہو جیسے: ﴿غلامُہٗ﴾ اس مثال میں غلام نکرہ کی اضافت ہ ضمیر معرفہ کی طرف کی گئی ہے، لہٰذا غلام کو معرفہ کہیں گے۔ اسی طرح ﴿قلمُ ماجد، قلمُ ھذا﴾ اِس کا قلم ﴿قلم الرَّجل﴾ ﴿قلمُ الذی عندک﴾ اس شخص کا قلم جو تمہارے پاس ہے۔ ان مثالوں میں قلم نکرہ کی اضافت معرفہ کی طرف کی گئی ہے، لہٰذا قلمُ کو معرفہ کہیں گے۔

معرفہ بندا: وہ اسم ہے جو حرفِ ندا کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو جیسے: ﴿یا رجلُ﴾ اے مرد۔ اس مثال میں رجل نکرہ یا حرفِ ندا کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا۔

فائدہ: (ا) ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کی تعریفیں گزر چکی ہیں۔ اسماء اشارات و موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے بغیر اور اسم موصول صلہ کے بغیر مبہم ہوتا ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: ﴿رَجُلٌ﴾ کوئی مرد ﴿مدرسۃ﴾ کوئی مدرسہ ﴿فرس﴾ کوئی گھوڑا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، معرفہ، نکرہ اور اقسامِ معرفہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿ضربتُ﴾ ﴿ھذا أخی﴾ یہ میرا بھائی ہے ﴿حِلمُ الرجلِ کرامۃٌ﴾ مرد کی بردباری کرامت ہے ﴿کلام اللہِ دواءُ القلب﴾ اللہ کا کلام دل کی دوا ہے ﴿اللہ یعلم ما تصنعونَ﴾ اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ﴿غلامُ محمدٍ سعیدٌ﴾ محمد کا غلام نیک بخت ہے ﴿یا وَلَدُ﴾ اے لڑکے۔

طریقۂ اجرا۔ مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: حِلمُ لفظ کی دونوں قسموں...... معرب اور مبنی میں سے معرب ہے، اسلئے کہ اسکا

Scanned by CamScanner

آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا ہے اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے اس لئے کہ عامل کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے معرفہ ہے، اسلئے کہ معین یعنی خاص چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے اور معرفہ کی سات قسموں ضمیر، علم، اسم اشارہ، اسم موصول، معرفہ بالف ولام، مضاف الی المعرفہ اور معرفہ بندا میں سے مضاف الی المعرفہ ہے اس لئے کہ الـــرجـل معرفہ بالف ولام کی طرف مضاف ہے۔ سیــعـدٌ :لفظ کی دونوں قسموں.....اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے نکرہ ہے، اس لئے کہ غیر معین یعنی عام چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

نکرہ کے ترجمہ میں حسب موقع، کوئی، ایک، تھوڑا اور کچھ لگا کر اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: مــاءٌ تھوڑا پانی لــحــمٌ کچھ گوشت اور معرفہ کے ترجمہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا جاتا ہے جیسے: الماء پانی، اللحم گوشت۔

اساتذۂ کرام طلبہ سے یاولَدُ کی ترکیب نہ کرائیں!

سبق ﴿۳۰﴾

اسم کی جنس کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔(۱) مذکر (۲) مؤنث۔

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری نہ ہو جیسے: ﴿رجل﴾

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری ہو۔

علامات تانیث چار ہیں۔

(۱) تاء مدوّرہ (ۃ، بشکل ہاء) حقیقتاً ہو جیسے: ﴿طَلْحَۃُ﴾ یا حکماً ہو جیسے ﴿زینبُ﴾ اس میں چوتھا حرف تاء تانیث کے حکم میں ہے۔

(۲) الف مقصورہ جیسے: ﴿سَلْمٰی﴾

(۳) الف ممدودہ جیسے: ﴿اسماء﴾

(۴) تاء مقدرہ جیسے: ﴿ارض﴾ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا،

دلیل اس کی یہ ہے کہ اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور تصغیر سے اسم کی اصل حالت معلوم ہو جاتی ہے۔(۱)

فائدہ: (۱) تاء بشکل ہا کسی بھی معنی کے لئے استعمال ہو لفظاً اسم کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔(۲)

(۲) الف مقصورہ: وہ الف لازمہ ہے جس میں قصر (ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھنا) کیا جائے۔(۳)

الف ممدودہ: وہ الف زائدہ ہے جس کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔(۴)

سبق ﴿۳۱﴾

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی۔

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو (۵) جیسے: ﴿اِمرأۃٌ﴾ اس کے مقابلہ میں جاندار مذکر رَجُلٌ ہے اور ﴿ناقَۃٌ﴾ اونٹنی۔ اس کے مقابلہ میں جاندار مذکر جَمَلٌ (اونٹ) ہے۔

مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو (۶) جیسے:

﴿طَلْحَۃ﴾ ﴿ظلمۃ﴾ تاریکی ﴿قوۃٌ﴾ طاقت۔

فائدہ۔ علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو (۷)

---

(۱) درایۃ النحو، ص: ۱۸۰، الاشباہ والنظائر فی النحو، ج:۱، ص: ۱۳۳ (۲) درایۃ النحو ص: ۱۸۸، غایۃ التحقیق ص: ۲۱۵، النحو الوافی، ج:۴، ص: ۵۹۱ (۳) ایضا، ج:۴، ص: ۶۰۵، درایۃ النحو، ص: ۱۹۰، شرح شذور الذہب ص: ۷۹ (۴) النحو الوافی، ج:۴، ص: ۶۱۰ (۵) المعجم المفصل فی النحو، ج:۲، ص: ۹۲۲ (۶) المعجم المفصل فی النحو، ج:۲، ص: ۹۲۳ (۷) المعجم المفصل فی النحو، ج:۲، ص: ۹۲۳

جیسے: ﴿خَالِدَةٌ﴾

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں نہ ہو مگر اہل عرب سے سننے کی وجہ سے اس کو مؤنث مان لیا گیا ہو(۱) جیسے: ﴿عَيْنٌ﴾ آنکھ اس کو مؤنث معنوی بھی کہتے ہیں۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مذکر، مؤنث، مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی، مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ﴾ یہ اللہ کی اونٹنی ہے ﴿أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ﴾ اللہ کی زمین کشادہ ہے ﴿نَصَرَ أُسَامَةُ حَمْزَةَ﴾ اسامہ نے حمزہ کی مدد کی ﴿قَالَ زَكَرِيَّاءُ لِزَيْنَبَ﴾ زکریا نے زینب سے کہا ﴿فَرِحَتِ الْمُؤْمِنَاتُ﴾ مؤمن عورتیں خوش ہوئیں ﴿أَكَلَتْ سَلْمٰى تُفَّاحاً﴾ سلمی نے ایک سیب کھایا۔

طریقۂ اجرا۔ مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: ﴿حَمْزَةَ﴾ لفظ کی دونوں قسموں ...... معرب اور مبنی میں سے معرب ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا ہے، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے اس لئے کہ عامل کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ اسم کی عموم و خصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے معرفہ ہے، اس لئے کہ معین یعنی خاص چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے اور معرفہ کی سات قسموں ضمائر الخ میں سے علم ہے، اس لئے کہ معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہیں ہے۔ اسم کی جنس کے اعتبار سے دونوں قسموں مذکر اور مؤنث میں سے مؤنث ہے، اسلئے کہ اس میں علامت تانیث لفظی موجود ہے، مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی میں سے مؤنث لفظی ہے، اس لئے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہیں ہے۔ مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی میں سے

(۱) ایضاً ج:۲ ص: ۹۲۳، ۹۲۴

مؤنث قیاسی ہے، اس لئے کہ علامت تانیث لفظوں میں موجود ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) اگر جمع علامتِ تانیث سے خالی ہو تو ایسی صورت میں جمع کے مذکر اور مؤنث میں واحد کا اعتبار ہوتا ہے جیسے: ﴿خطابات﴾ یہ خطابٌ بمعنی خط کی جمع ہے۔(۱)

(۲) بعض اسماء لفظاً اور معنیً ہر اعتبار سے مؤنث ہوتے ہیں جیسے: اِمْرأَةٌ۔ بعض اسماء معنیً مؤنث ہوتے ہیں لفظاً مؤنث نہیں ہوتے جیسے: سعادُ، عقابُ ایسی مؤنث کا اعتبار غیر منصرف بننے اور فعل کے لانے دونوں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا فعل مؤنث ہی آئے گا۔ بعض اسماء صرف لفظاً مؤنث ہوتے ہیں معنیً نہیں ہوتے جیسے: علماء، شعراء۔ ایسی مؤنث کا اعتبار صرف غیر منصرف ہونے میں ہوتا ہے نہ کہ فعل کے لانے میں لہٰذا فعل مذکر ہی آئے گا۔(۲)

(۳) الف مقصورہ اور الف ممدودہ ہر جگہ تانیث کے لئے نہیں ہوتے ہیں، جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہے اگر وہ مندرجہ ذیل بارہ اوزان میں سے کسی وزن پر ہوگا تو تانیث کے لئے ہوگا ورنہ نہیں

﴿فُعْلیٰ﴾ ﴿فَعْلیٰ﴾ ﴿فَعَلیٰ﴾ ﴿فُعَلیٰ﴾ ﴿فُعالیٰ﴾ ﴿فُعَّلیٰ﴾ ﴿فِعَلیٰ﴾ ﴿فِعْلیٰ﴾ ﴿فِعِّیلیٰ﴾ ﴿فُعُلیٰ﴾ ﴿فُعَیْلیٰ﴾ ﴿فَعالیٰ﴾(۳)

جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہے اگر وہ مندرجہ ذیل اٹھارہ اوزان میں سے کسی وزن پر ہوگا تو تانیث کے لئے ہوگا ورنہ نہیں۔

﴿فَعْلاءُ﴾ ﴿اَفْعَلاءُ﴾ ﴿اَفْعِلاءُ﴾ ﴿اَفْعُلاءُ﴾ ﴿فَعْلَلاءُ﴾ ﴿فِعالاءُ﴾ ﴿فُعُللاءُ﴾ ﴿فاعُولاءُ﴾ ﴿فاعِلاءُ﴾ ﴿فِعْلیاءُ﴾ ﴿مَفْعُولاءُ﴾ ﴿فَعالاءُ﴾ ﴿فَعِیلاءُ﴾ ﴿فَعُولاءُ﴾ ﴿فَعَلاءُ﴾ ﴿فِعَلاءُ﴾ ﴿فُعَلاءُ﴾ ﴿فَعَلِیّاءُ﴾(۴)

---

(۱) جامع الغموض شرح کافیہ، جز:۳، ص:۸٦ (۲) رضی شرح کافیہ، ج:۲، ص:۱٦۸، غایۃ التحقیق، ص:۲۱۵، النحو الوافی، ج:۴، ص:۵۸۷-۸۸ (۳) رضی شرح کافیہ، ج:۲، ص:۱٦۷، النحو الوافی، ج:۴، ص:٦۰۱ (۴) رضی شرح کافیہ، ج:۲، ص:۱٦۷، النحو الوافی، ج:۴، ص:٦۰۳

Scanned by CamScanner

فائدہ (۴) علامت کے اعتبار سے مؤنث اسماء معربہ ہوتے ہیں اسماء مبنیہ علامت کے اعتبار سے مؤنث نہیں ہوتے ہیں (۱) لہٰذا بوقتِ اجرا اسماء مبنیہ کو مذکر ومؤنث میں نہیں لے جائیں گے۔

سبق ﴿۳۲﴾

اسم کی عدد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔
(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے: ﴿رَجُلٌ، امرأۃٌ﴾
تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے (اور اس کے مفرد کے آخر میں الف اور نونِ مکسور یا یاء ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور ہو) جیسے: ﴿رَجُلانِ، رَجُلَيْنِ﴾ دو مرد۔
جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد میں کوئی لفظی یا تقدیری تغیر کیا گیا ہو تغیر لفظی کی مثال جیسے: ﴿رَجُلٌ سے رِجَالٌ﴾ بہت سے مرد۔ یہ دو سے زیادہ پر دلالت کر رہا ہے اور اس کے واحد میں لفظی تغیر کیا گیا ہے یعنی رجلٌ واحد کے جیم اور لام کے درمیان الف بڑھا دیا گیا ہے۔ تغیر تقدیری کی مثال جیسے: ﴿فُلْكٌ﴾ بروزن اُسْدٌ جمع ہے اور فُلْك بروزن قُفْلٌ واحد ہے، اس میں تغیر تقدیری کیا گیا ہے۔

لفظوں کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح۔
جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو جیسے: رِجَالٌ، فُلْك اور اُسُدٌ۔ (۲)
جمع تکسیر کے اوزان اسم ثلاثی میں سماعی ہیں، قاعدہ کو اس میں کوئی دخل

(۱) النحو الوافی، ج:۴، ص:۵۹۰، درایۃ النحو، ص:۸۸۔۱۸۷ (۲) الصرف التعلیمی، ص:۲۷۷

نہیں ہے اور اسم رباعی وخماسی میں فعالل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: ﴿جعفرٌ ﴾ سے ﴿جعافر﴾ نہریں ﴿جحمرش﴾ خماسی سے پانچواں حرف حذف کر کے ﴿جحامر﴾ بوڑھی عورتیں۔

فائدہ کبھی واحد جمع کے معنی میں ہوتا ہے، ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں،(۱) جیسے: ﴿ناس﴾ لوگ ﴿رھطٌ﴾ قبیلہ، قوم ﴿قوم﴾ چند افراد پر مشتمل جماعت ﴿رکبٌ﴾ قافلہ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں، واحد، تثنیہ اور جمع کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿اَخَذْتُ الْقَلَمَیْنِ مِنْ وَلَدٍ﴾ میں نے ایک لڑکے سے دونوں قلم لئے ﴿ضَرَبْتُ الطُّلَّابَ بِالْخَشَبَةِ﴾ میں نے طلبہ کو لکڑی سے مارا ﴿الاستاذان خرجا من الفصلِ﴾ دو استاذ درس گاہ سے نکلے ﴿لعبَ الاطفالُ بالکُرَاتِ﴾ بچے گیندوں سے کھیلے۔

طریقۂ اجرا۔ مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً ﴿اَلْقَلَمَیْنِ﴾: لفظ کی دونوں قسموں...... معرب اور مبنی میں سے معرب ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا ہے، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے، اس لئے کہ عامل کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا۔ اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے معرفہ ہے، اس لئے کہ معین یعنی خاص چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے، معرفہ کی سات قسموں ضمائر الخ میں سے معرفہ بالف ولام ہے، اس لئے کہ الف ولام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہے، اسم کی جنس کے اعتبار سے دونوں قسموں مذکر اور مؤنث میں سے مذکر ہے، اس لئے کہ اس میں کوئی علامت تانیث لفظی یا تقدیری موجود نہیں ہے، اسم کی عدد کے اعتبار سے تینوں قسموں واحد، تثنیہ اور جمع میں سے تثنیہ ہے، اس لئے کہ دو پر

(۱) ہدایۃ النحو، ص: ۲۰، ۷، النحو الوافی، جلد: ۱، ص: ۳۴۵

Scanned by CamScanner

دلالت کر رہا ہے اور اس کے مفرد کے آخر میں یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسور ہے۔

سبق ﴿۳۳﴾

جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر نہ ہوا ہو(۱) جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ مسلمٌ میں کسی قسم کا لفظی یا تقدیری تغیر کئے بغیر مسلمون بنالیا گیا ہے۔ اس کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم اور نون مفتوح یا یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو۔ جیسے: مسلمون، مسلمین،

جمع مؤنث سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور تا ہو۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔ معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے(۲)۔ جمع قلت کے چھ اوزان ہیں۔ ﴿اَفْعَالٌ﴾ جیسے: اقوالٌ (قولٌ کی جمع) ﴿اَفْعُلٌ﴾ جیسے: اَکْلُبٌ (کَلْبٌ کی جمع بمعنی کتا) ﴿اَفْعِلَةٌ﴾ جیسے: اَعْوِنَةٌ (جمع عَوَانٌ کی بمعنی درمیان سال) ﴿فِعْلَةٌ﴾ جیسے: غِلْمَةٌ (غلام کی جمع) ﴿جمع مذکر سالم بغیر الف ولام﴾ جیسے: مُسْلِمُوْنَ ﴿جمع مؤنث سالم بغیر الف ولام﴾ جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جائے۔(۳) جمع قلت کے اوزان کے علاوہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔ جیسے: المسلمون۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، جمع تکسیر، جمع سالم، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

---

(۱) النحو الوافی، ج ۲، ص: ۱۳۷ (۲) ہدایۃ النحو، ص: ۷۴ (۳) ہدایۃ النحو، ص: ۷۵

Scanned by CamScanner

حَمَلْنَا الْحَقَائِبَ ﴿حَقِیْبَۃٌ کی جمع﴾ ہم نے بیگ اٹھائے ﴿وَضَعَ الْاَوْلَادُ الْاَحْذِیَۃَ﴾ (حِذَاءٌ کی جمع) لڑکوں نے جوتے رکھے ﴿لَبِسْتُ الْمَلَابِسَ﴾ میں نے کپڑے پہنے ﴿صَحِبْتُ صَالِحِیْنَ﴾ میں نیک لوگوں کے ساتھ رہا ﴿رَأَیْتُ الدَّکَاکِیْنَ﴾ (دُکَّانٌ کی جمع) میں نے دکانیں دیکھیں ﴿زَرَعَ الْفَلَّاحُوْنَ﴾ کسانوں نے بویا ﴿عَلِمْتُ الْاَلْسِنَۃَ﴾ (لِسَانٌ کی جمع) میں نے زبانیں جانیں ﴿زَجَرْتُ الْغِلْمَۃَ﴾ میں نے غلاموں کو ڈانٹا ﴿ھُنَّ بَنَاتُکُمْ﴾ (بِنْتٌ کی جمع) وہ تمہاری بیٹیاں ہیں ﴿اَنْتُنَّ اَخَوَاتِیْ﴾ (اُخْتٌ کی جمع) تم میری بہنیں ہو۔

طریقۂ اجرا مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

﴿صالحین﴾: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے، اور علاماتِ اسم میں سے جمع ہے، معرب اور مبنی میں سے معرب ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا ہے، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے، اس لئے کہ عامل کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت نہیں رکھتا، اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے نکرہ ہے، اس لئے کہ عام یعنی غیر معین چیز کے وضع کیا گیا ہے، اسم کی جنس کے اعتبار سے دونوں قسموں مذکر اور مؤنث میں سے مذکر ہے اس لئے کہ اس میں کوئی علامت تانیث لفظی یا تقدیری نہیں ہے، اسم کی عدد کے اعتبار سے تینوں قسموں واحد، تثنیہ اور جمع میں سے جمع ہے، اس لئے کہ دو سے زیادہ پر دلالت کر رہا ہے اور اس کے واحد میں لفظی تغیر کیا گیا ہے، لفظوں کے اعتبار سے جمع کی دونوں قسموں جمع تکسیر اور جمع تصحیح میں سے جمع تصحیح ہے، اس لئے کہ اس میں واحد

Scanned by CamScanner

کا وزن سلامت ہے، جمع سالم کی دونوں قسموں جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم میں سے جمع مذکر سالم ہے، اس لئے کہ اس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہے، معنی کے اعتبار سے جمع کی دونوں قسموں جمع قلت اور جمع کثرت میں سے جمع قلت ہے، اس لئے کہ یہ دس یا دس سے کم پر بولی جارہی ہے، اور جمع قلت کے چھ اوزان اَفعَال، اَفعُل، اَفعِلَةٌ، فِعلَة، جمع مذکر سالم بغیر الف ولام اور جمع مؤنث سالم بغیر الف ولام میں سے جمع مذکر سالم بغیر الف ولام ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) جمع قلت جمع کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتی ہے چنانچہ والصلوٰۃ علی محمد وآله واصحابه اجمعین میں اصحاب جمع قلت جمع کثرت کے معنی میں ہے۔

(۲) علامت کے اعتبار سے واحد، تثنیہ اور جمع معرب کی قسمیں ہیں لہٰذا بوقت اجراء مبنیات کو واحد، تثنیہ اور جمع میں نہیں لے جائیں گے۔

(۳) جمع مؤنث سالم کے آخر میں الف اور تا واحد کے صیغہ سے ۃ کو حذف کر کے بڑھایا جائے گا۔ جیسے: مُسلِمَةٌ سے مُسلِمَاتٌ۔

(۴) بَنَاتٌ، بِنتٌ کی جمع مؤنث سالم ہے اسکی اصل بَنوَۃٌ تھی، واؤ کو خلاف قیاس اور ۃ کو موافق قیاس حذف کر کے الف اور تا بڑھادیئے گئے ہیں، اَخَوَاتٌ، اختٌ کی جمع مؤنث سالم ہے اُختٌ کی اصل اَخوَۃٌ تھی۔ ۃ کو موافق قیاس حذف کر کے الف اور تا بڑھادیئے گئے۔(۱)

سبق ﴿۳۴﴾

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف۔

منصرف: وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب

(۱) رضی، ج:۲ ص ۱۸۸۔ النحو الوافی ج:۴ ص:۱۵۱

یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے۔ منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ آتی ہیں۔ جیسے: جائنی نبیل ورأیتُ نبیلاً ومَرَرْتُ بنبیلٍ۔

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی ہے بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے جیسے: جائنی عُمَرُ ورأیتُ عُمَرَ ومَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

سبق (۳۵)

اسباب منع صرف نو ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان۔

عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا اس طرح کہ مادّے کے حروف باقی رہیں۔(۱) جیسے ثُلاثُ (تین تین) یہ اپنے اصلی صیغہ ثلاثۃٌ ثلاثۃٌ سے بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے نکل کر ثُلاثُ کی طرف چلا گیا اور عُمَرُ یہ اپنی اصلی صیغہ عامرٌ سے بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے نکل کر عُمَرُ کی طرف چلا گیا لہٰذا ثُلاثُ اور عُمَرُ میں عدل ہوگا۔

فائدہ: عدل کے چھ اوزان ہیں۔ فَعَلُ جیسے سَحَرُ (رات کا آخری حصہ) فَعَالُ جیسے: قَطامُ (ایک عورت کا نام) فُعالُ جیسے: ثُلاثُ۔ مَفْعَلُ جیسے: مَثْلَثُ (تین، تین) فُعَلُ جیسے: اُخَرُ (دوسرے) فَعْلُ جیسے: اَمْسُ (گزشتہ کل)

تمرین

مندرجہ ذیل کلمات میں عدل کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿کُتَعُ، بُصَعُ﴾ دونوں تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں (۲)

(۱) المعجم المفصل فی النحو ج:۲ ص:۶۳۸، ہدایۃ النحو ص ۱۴ (۲) النحو الوافی، ج:۴ ص:۲۵۶، المعجم المفصل فی النحو ج:۲ ص:۶۳۸،

﴿رَجَبُ، صَفَرُ﴾ دونوں عربی مہینے کے نام ہیں
﴿اُوَلُ﴾ پہلے ﴿اُخَرُ﴾ دوسرے ﴿نُعَلُ﴾ ایک شخص کا نام ہے ﴿قطامُ، غَلابُ﴾ ایک عورت کا نام ہے ﴿سُداسُ﴾ چھ، چھ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا کلمات کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: سُدَاسُ: لفظ کی دونوں قسموں...... اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دونوں قسموں معرفہ اور نکرہ میں سے نکرہ ہے، اس لئے کہ عام یعنی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے، اسم کی جنس کے اعتبار سے دونوں قسموں مذکر اور مؤنث میں سے مذکر ہے، اس لئے کہ کوئی علامت تانیث لفظی یا تقدیری موجود نہیں ہے، اسم کی عدد کے اعتبار سے تینوں قسموں واحد، تثنیہ اور جمع میں سے واحد ہے، اس لئے کہ ایک پر دلالت کر رہا ہے، منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسبابِ منع صرف میں سے عدل اور وصف دو سبب پائے جا رہے ہیں۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) عدل اگر علم نہ ہو تو اس میں دوسرا سبب وصف ہوتا ہے۔(۱)

(۲) اساتذۂ کرام طلبہ کو عدل کی شناخت اوزان سے کرائیں، معدول عنہ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اگر چہ کسی کلمہ میں عدل ہونے کے لئے اوزان عدل میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ معدول عنہ کا ہونا بھی ضروری ہے مثلاً: سُداسُ میں عدل ہے، اس لئے کہ عدل کے چھ اوزان **فَعَالُ**، **فُعَالُ**، **مَفْعَلُ**، **فُعَلُ**، اور **فَعَلُ** میں سے **فُعَالُ** کے وزن پر ہے۔

(۳) بوقتِ اجرا مذکورہ مثالوں میں عدل کے ساتھ دوسرے سبب علم یا وصف کی قبل از وقت ہونے کے باوجود طلبہ سے صراحت کرائیں!

(۱) صاحب نحو میر نے منصرف اور غیر منصرف کو بیان نہیں کیا ہے، لیکن بحث کی اہمیت اور کثرت استعمال کے پیش نظر ہم نے حسب موقع اس کو بیان کر دیا ہے۔

(۱) ہدایۃ النحو ص ۱۴

Scanned by CamScanner

سبق (۳۶)

(۲) وصف: اسم کا ایسی ذات مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو(۱) جیسے: اَحْمَرُ (سرخ) یہ ایسی ذات مبہم پر دلالت کر رہا ہے جس میں حُمْرِیَّت یعنی سرخ ہونے کی صفت کا لحاظ کیا گیا ہے۔ وصف کی دو قسمیں ہیں

(۱) وصفِ اصلی (۲) وصفِ عارضی۔

وصفِ اصلی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کئے جانے کے وقت ہی اس میں موجود ہو، بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو(۲) جیسے: اَسْوَدُ (کالا) یہ ہر سیاہ چیز کے لئے وضع کیا گیا تھا بعد میں چل کر یہ کالے سانپ کا اسم ہو گیا ہے۔

وصف عارضی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کئے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو لیکن استعمال میں اسکے اندر معنیٰ وصفی پیدا ہو گئے ہوں جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ (گزرا میں چار عورتوں کے پاس سے) اس مثال میں اربع کو تین اور پانچ کے درمیان والے عدد یعنی چار کے لئے وضع کیا گیا تھا، لیکن استعمال یعنی ترکیب میں اس کو نِسْوَۃٍ کی صفت بنالیا گیا ہے۔ وصف کی ان دونوں قسموں میں سے وصف اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے۔

(۳) تانیث: اسم کا مؤنث ہونا (مؤنث کی تعریف گزر چکی ہے) علامت کے اعتبار سے تانیث کی چاروں قسمیں غیر منصرف کا سبب ہوتی ہیں، تانیث بالتا اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو، جیسے: طلحۃ اور زینب۔ تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ میں سے ہر ایک تنہا دو سبب کے قائم مقام ہوتا ہے۔

(۴) معرفہ: اسم کا معرفہ ہونا۔(۳) معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے۔

---

(۱) شرح جامی ص:۴۱ (۲) شرح جامی ص:۴۱ (۳) شرح جامی ص:۴۴

Scanned by CamScanner

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل کلمات میں وصف، تانیث اور معرفہ یعنی علم کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، اسباب منع صرف میں سے کونسا سبب پایا جارہا ہے اس کو متعین کریں۔ وصف اور تانیث کے غیر منصرف کا سب بننے کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں اس کی وضاحت کریں!

﴿أُبَیضُ﴾ سفید ﴿مَكَّةُ﴾ ﴿رُقَيَّةُ﴾ ﴿أحوجُ﴾ زیادہ محتاج ﴿كُثَرُ﴾ ﴿كُوفَة﴾ ﴿خالدةُ﴾ ﴿نِسَاءُ﴾ ﴿عُظمیٰ﴾ ﴿غزالةُ﴾ ﴿بَيضَاءُ﴾ ﴿سَمَاء﴾ ﴿صُغریٰ﴾ ﴿نِسوةٌ﴾ ﴿أسفلُ (نیچا) أنورُ﴾ ﴿أكرم﴾ ﴿زَكِيَّةُ﴾ ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا کلمات کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

(۱) رُقَيَّةُ۔ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے تانیث بالتا اور علم دو سبب پائے جارہے ہیں اور تانیث کے غیر منصرف کا سب بننے کی شرط علم ہونا پائی جارہی ہے۔

(۲) أُبَیضُ۔ لفظ کی دونوں قسموں ...... منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے وصف اور وزن فعل دو سبب پائے جارہے ہیں، اور وصف کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط وصف اصلی ہونا پائی جارہی ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) مذکورہ بالا مثالوں میں سے بعض میں تانیث بالتا ہونے کے باوجود کلمہ غیر منصرف نہیں ہورہا ہے اسی طرح الف ممدودہ ہونے کے باوجود کلمہ غیر منصرف نہیں ہورہا ہے، طلبہ کو سمجھادیں کہ تانیث بالتا کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط علمیت نہیں پائی جارہی ہے، اور الف ممدودہ ہر کلمہ میں تانیث کے لئے نہیں ہوتا، یہاں الف ممدودہ تانیث کے لئے نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

(۲) أَفْــعَـلُ کے وزن پر آنے والے کلمات اگر علم نہ ہوں تو ان میں دوسرا سبب وصف ہوتا ہے۔ نیز وصف اور علم دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

سبق (۴۷)

(۵) عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا(۱) جیسے: اِبْرَاهِيْمُ۔

عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) عجمی زبان میں علم ہو جیسے: اسماعیل، قالُون

(۲) دو باتوں میں سے ایک بات ہو، یا تو تین حروف سے زائد ہوں جیسے: ابراھیم۔ یا تین حروف ہوں اور درمیانی حرف متحرک ہو جیسے: شَتَرُ (دیارِ بکر کے ایک قلعہ کا نام ہے)

(٦) جمع: اسم کا جمع ہونا (تعریف گذر چکی)

جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) جمع منتہی الجموع ہو۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو(۲)۔ جیسے مساجد، دَوَابُّ (دَابَّةٌ کی جمع بمعنی جانور) مصابیح (مِصباحٌ کی جمع بمعنی چراغ)

(۲) اس کے آخر میں تا بشکل ہا نہ ہو، اگر آخر میں تا بشکل ہا ہوگی تو کلمہ منصرف ہوگا جیسے: صَيَاقِلَةٌ (صَيُقَلٌ کی جمع ہے بمعنی تلواریں تیز کرنے والا)

الف جمع: وہ الف ہے جس سے پہلے دو حرف متحرک اور مفتوح ہوں۔(۳)

(۷) ترکیب: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا اس طرح سے کہ دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو نیز اس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو،(۴)

---

(۱) شرح جامی ص: ۴۴ (۲) شرح جامی ص: ٦۴، ہدایۃ النحو: ص ١٦ (۳) غایۃ التحقیق ص: ۵۴ توضیحات ہادی شرح فارسی ہدایۃ النحو ص: ۴۳
(۴) شرح جامی ص: ۵۰

ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) ترکیب اضافی اور اسنادی نہ ہو (۲) علم ہو جیسے: بَعْلَبَكُّ، حَضَرَمَوْتُ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل کلمات میں عجمہ، جمع اور ترکیب کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں، اس کی وضاحت کریں اور ہر اسم غیر منصرف میں دو سبب متعین کریں!

﴿مضاجِعُ﴾ مَضْجَعٌ کی جمع ہے بمعنی خواب گاہ ﴿عَصَافِيْرُ﴾ عصفورٌ کی جمع، بمعنی چڑیا ﴿اِسْحَاق﴾ ﴿آدم﴾ ﴿مُحَمَّدَ عَامِر﴾ ﴿حَضَرَمَوْت﴾ ﴿عبيدُالرَّحْمٰن﴾ ﴿نُوحٌ﴾ ﴿ابليسُ﴾ ﴿يعقُوب﴾ ﴿فَوَارِهُ﴾ فارِهَة کی جمع بمعنی خوبصورت لڑکی۔ ﴿فَرَازِنَة﴾ فِرْزَانٌ کی جمع بمعنی شطرنج کی رانی۔ ﴿قَنَادِيْلُ﴾ قِنْدِيْلٌ کی جمع بمعنی چراغ، فانوس۔ ﴿مُسْلِمُوْن﴾ ﴿مَعْدِيكَرِبَ﴾ ایک بادشاہ کا علم۔ ﴿بِصْرِيٌّ﴾ بصرہ کا رہنے والا۔ ﴿لُوطٌ﴾ ﴿برامكةُ﴾ ایک خاندان ہے۔ ﴿صيارفةُ﴾ ﴿صرَّافٌ﴾ کی جمع بمعنی خزانچی۔ ﴿اشاعِرةُ﴾ اشعری کی جمع ابوالحسن اشعری کے عقائد کو ماننے والا۔

طریقۂ اجرا: مندرجہ ذیل کلمات کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

يَعْقُوْبُ: لفظ کی دونوں قسموں...... منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے عجمہ اور علم دو سبب پائے جارہے ہیں۔

لُوْطٌ: منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو (اپنی شرائط کے ساتھ) نہیں پایا جارہا ہے۔ (اس لئے کہ عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دوسری شرط ثلاثی متحرک الاوسط ہونا اس میں نہیں پائی جارہی ہے۔)

مَسَاجِدُ: منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب

Scanned by CamScanner

منع صرف میں سے جمع منتہی الجموع ایک ہی سبب دو سببوں کے قائم مقام پایا جارہا ہے۔

صیاقِلَۃٌ: منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو (اپنی شرائط کے ساتھ) نہیں پایا جارہا ہے اس میں جمع منتہی الجموع کی شرط آخر میں تا بشکل ہا نہ ہو نہیں پائی جارہی ہے۔

مَعْدِیکَرِبُ: منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے ترکیب اور علم دو سبب پائے جارہے ہیں۔

عُبَیْدُ الرحمٰنِ: منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جارہا ہے۔ (یہ مرکب اضافی ہے، مرکب منع صرف نہیں ہے)

﴿ملحوظہ﴾

(۱) تمام فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کے نام عجمہ اور علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، البتہ سات نام منصرف ہیں ان میں سے محمد، صالح اور شعیب عربی ہونے کی وجہ سے اور نوح، ھود، لوطٌ اور شِیثٌ عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط ثلاثی متحرک الاوسط نہ ہونے کی وجہ سے۔ (۱)

(۲) اساتذۂ کرام طلبہ کو منصرف اور غیر منصرف کی خوب مشق کرائیں، اگر اس میں یہاں کمزوری رہ گئی تو اخیر تک اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

سبق ﴿۳۸﴾

(۸) **وَزْنِ فعل**: اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو وزن اوزانِ فعل میں سے شمار کیا جاتا ہو (۲) وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے، کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو، اسم میں فعل سے منقول ہو کر استعمال ہو، ایسے دو وزن ہیں۔

---

(۱) شرح جامی ص: ۴۵ (۲) شرح جامی ص: ۷۹

(۱) باب تفعیل کی ماضی معروف، فَعَّلَ جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا علم)

(۲) ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول فُعِلَ جیسے: دُئِلَ (ایک قبیلے کا نام ہے)

اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اسم اور فعل دونوں میں پایا جاتا ہے جیسے: فَعَلُ یہ اسم مین بھی پایا جاتا ہے جیسے: شَجَرُ (درخت) اور فعل میں بھی پایا جاتا ہے جیسے: نَصَرَ، فعل کا یہ وزن غیر منصرف کا سبب اس وقت ہوگا جب کہ اسکے شروع میں علامت مضارع (أ، ت، ی، ن) میں سے کوئی ایک حرف ہو اور آخر میں تائے مدوّرہ نہ ہو جیسے: یَفْتَحُ (بحالت علمیت)

سبق ﴿۳۹﴾

(۹) الف ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف ونون کا زائد ہونا(۱) جیسے: عُثْمانُ ۔الف ونون زائدتان اگر اسم ذات کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے: عثمانُ۔ اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آتی ہو جیسے: سَکْرَانُ (اس کی مؤنث سَکْری ہے بمعنی مدہوش)

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس کی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو جیسے: عِمْرانُ۔(۲)

اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو(۳) جیسے: سَکْرَانُ۔

فائدہ: ہر اسم غیر منصرف جب اس پر الف ولام داخل ہو جائیں یا وہ مضاف ہو جائے

---

(۱) شرح جامی ص:۵۱، رضی، ج:۱، ص:۵۱ (۲) شرح جامی ص:۵۱، رضی، ج:۱، ص:۴۷ (۳) معجم المفصل فی النحو ج:۱، ص:۱۱۳

Scanned by CamScanner

تو حالتِ جری میں اس پر کسرہ آ جاتا ہے تنوین نہیں آتی۔ جیسے: فی المساجدِ، فی مساجِدِکُمْ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل کلمات میں منصرف اور غیر منصرف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں! اور غیر منصرف میں پائے جانے والے دو سبب کی تعیین کریں! بعض کلمات وزن فعل اور علم دو سبب پائے جانے کے باوجود منصرف ہیں اس کی وجہ بیان کریں! اور بعض کلمات الف ونون زائدتان اور دوسرا سبب پائے جانے کے باوجود منصرف ہیں اس کی وجہ بیان کریں!

﴿عطشان﴾ اس کی مؤنث عَطْشی ہے بمعنی پیاسا ﴿أَبْیَض﴾ ﴿أَحْمَد﴾ ﴿رَحْمٰن﴾ اس کی مؤنث نہیں ہے۔ ﴿فَرْحَان﴾ اس کی مؤنث فَرْحَانَةٌ ہے بمعنی خوش۔ ﴿غَضْبَان﴾ اس کی مؤنث غَضْبیٰ ہے۔ بمعنی غضبناک ﴿عُرْیَان﴾ اس کی مؤنث عُرْیَانَة ہے بمعنی ننگا۔ ﴿نَدْمَان﴾ اس کی مؤنث ندمانة ہے بمعنی شرمندہ۔ ﴿حَسَّان﴾ اس کی مؤنث حسانة آتی ہے بمعنی خوبصورت۔ ﴿شیطان﴾ علم نہیں ہے بلکہ اسم جنس ہے اور مادہ شَیْطَنٌ ہے۔ ﴿نعمان﴾ ﴿فوزان﴾ ﴿غفران﴾ ﴿تَغْلِب﴾ بحالت علمیت ﴿بَذَّر﴾ چاہِ زمزم کا علم ﴿عَثَّر﴾ ایک ٹیلہ کا علم ہے۔ ﴿خَضَّم﴾ عبوس بن عمر تمیمی کا نام ہے۔ ﴿سَمِعَ﴾ بحالت علمیت۔ ﴿اکرم﴾ ﴿امجد﴾ ﴿افضل﴾

طریقہ اجرا: مذکورہ بالا کلمات کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: أَبْیَضُ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسبابِ منع صرف میں سے وزن فعل اور وصف دو سبب پائے جا رہے ہیں۔

(۲) عثمانُ: منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسبابِ منع صرف میں سے الف ونون زائدتان اور علم دو سبب پائے جا رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۳) حَسّــان: منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جارہا ہے۔ (اس کے آخر میں الف اور نون زائد نہیں ہیں بلکہ صرف الف زائد ہے کیوں کہ مادّہ حُسْنٌ ہے)

(۴) یَـفْـتَـحُ: (بحالت علمیت) منصرف اور غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے وزن فعل اور علم دو سبب پائے جارہے ہیں۔ (فعل اور اسم دونوں میں پائے جانے والے وزن کی دونوں شرطیں شروع میں علامت مضارع میں سے کسی کا ہونا اور آخر میں تائے مدورہ کا نہ ہونا پائی جارہی ہیں)

(۵) سَـمِـعَ: (بحالت علمیت) منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جارہا ہے (فعل اور اسم دونوں میں پائے جانے والے وزن کی شرط شروع میں علامت مضارع میں سے کسی ایک کا ہونا نہیں پائی جارہی ہے)

﴿ملحوظہ﴾

الف ونون زائدتان اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو اس میں دوسرا سبب وصف ہوتا ہے اور اگر الف ونون زائدتان اسم محض کے آخر میں ہوں تو اس میں دوسرا سبب علم ہوتا ہے، اسم صفت اگر علم بن جائے تو اس میں وصف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ (۱)

سبق ﴿۴۰﴾ تمرینی

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، منصرف اور غیر منصرف کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز غیر منصرف میں پائے جانے والے دو سببوں کی تعیین کریں!

﴿دَرَّسَتْ فَوْزِيَةُ صُوْفِيَةَ﴾ فوزیہ نے صوفیہ کو پڑھایا ﴿نبينا محَمَّدٌ﴾ ﴿عثمانُ ثالثُ الخلفاءِ﴾ عثمان تیسرے خلیفہ ہیں ﴿أمَرْتُ احمَدَ﴾ میں نے

(۱) النحو الوافی، ج ۴، ص: ۲۲۱

Scanned by CamScanner

احمد کو حکم دیا ﴿قُلتُ لِاحمدِ کم﴾ میں نے تمہارے احمد سے کہا ﴿نظرتُ الی بئرَ﴾ میں نے چاہ زمزم دیکھا ﴿ابراھیمُ خلیلُ اللہِ﴾ ابراہیم اللہ کے دوست ہیں ﴿خیرُ الاملکنِ مساجدُ﴾ بہترین جگہ مساجد ہیں ﴿نھبت الی المقابر﴾ میں قبروں پہ گیا ﴿فشِلَ اسُجَدُ﴾ اجد فیل ہو گیا ﴿ھل اسماءُ عالِمۃٌ﴾ کیا اسماء عالمہ ہے ﴿مررت برجلٍ ارنبٍ﴾ گزرا میں ایک ذلیل آدمی کے پاس سے ﴿ھذا قلبٌ صفوانٌ﴾ یہ سخت دل ہے۔

طریقۂ اجرا: اساتذۂ کرام مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ جملوں اور جملوں کے اجزا کا مکمل اجرا کرائیں!

سبق ﴿۴۱﴾

اعراب کی کیفیت کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔

(۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری (۳) اعراب محلی۔

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو جیسے: جاء نبیلٌ، رأیتُ نبیلاً، مررت بنبیلٍ۔

اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو جیسے۔ جاءت سَلمیٰ، رأیتُ سلمیٰ، مررتُ بسَلمیٰ۔

اعرب محلی: وہ اعراب ہے جو اسم مبنی پر آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا تو لفظاً یا تقدیراً اُس پر اعراب آجاتا(۱) جیسے: جاء ھٰؤلاءِ میں ھٰؤلاءِ۔

فائدہ: حالت رفعی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مرفوع واقع ہو۔

حالت نصبی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم منصوب واقع ہو۔

حالت جری: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مجرور واقع ہو۔

(۱) النحو الوافی، ج:۱ص:۸۴، الدروس النحویہ، ج:۳ص:۶۲

Scanned by CamScanner

سبق ﴿۴۲﴾

اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرفِ علت نہ ہو جیسے: خالِدٌ۔

(۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم مفرد منصرف ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو(۱) جیسے: دَلْوٌ (ڈول) مَدَنِیٌّ (مدینہ منورہ کا رہنے والا)

(۳) جمع مکسر منصرف: وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو جیسے: رِجَالٌ۔

ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: جاء خالدٌ ومدنِیٌّ ورِجالٌ رأیْتُ خالِداً ومَدَنِیًّا ورجالًا، مررت بخالِدٍ ومدنِیٍّ ورِجالٍ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے اس کی تعیین کرنے کے بعد اس کا اعراب بیان کریں!

﴿سَجْدَةُ السَّهْوِ وَاجِبَةٌ﴾ سجدۂ سہو واجب ہے ﴿اقلام مِصْرِيٍّ نفیسة﴾ مصری شخص کے قلم عمدہ ہیں ﴿خَيْرُ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ﴾ بہترین سیرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے ﴿صِدْتُ ظَبْيًا﴾ میں نے ایک ہرن کا شکار کیا ﴿شَاهَدَ النَّاسُ الْهِلَالَ﴾ لوگوں نے ''پہلی رات کا'' چاند دیکھا ﴿سَمِعْنَا الاخبارَ﴾ ہم نے خبریں سنیں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: مِصْرِیٌّ۔ لفظ کی دونوں قسموں...... منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم

(۱) النحو الوافی ج:۱ ص:۱۸۷، ہدایۃ النحو، ص:۹

مقام ہو نہیں پایا جارہا ہے، اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے دوسری قسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح ہے، اس لئے کہ ایسا اسم مفرد منصرف ہے جس کے آخر میں یاء، ماقبل ساکن ہے۔اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) اسم منسوب، مفرد منصرف قائم مقام صحیح ہی ہے۔(۱)

(۲) اعراب کی بحث نحو کا بنیادی مقصد ہے، لہذا اساتذۂ کرام طلبہ کو اس کی خوب مشق کرائیں، کسی قسم کی کمزوری باقی نہ رہے۔

﴿سبق ۴۳﴾

(۴) جمع مؤنث سالم: اس سے مراد وہ اسم ہے، جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہو۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

جیسے: ﴿ جاء ت مسلمات، رأیتُ مسلماتٍ ومررت بمسلماتٍ۔

(۵) غیر منصرف: (اس کی تعریف گزر چکی) اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔جیسے: جاءَ عُمَرُ، رأیتُ عُمَرَ ومررتُ بِعُمَرَ۔

(۶) اسماء ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم ہیں جو حالت تصغیر میں نہ ہوں۔وہ یہ ہیں۔

﴿ابٌ﴾ والد ﴿أخٌ﴾ بھائی ﴿حَمٌ﴾ دیور ﴿هَنٌ﴾ شرمگاہ ﴿فمٌ﴾ منہ ﴿ذو﴾ والا۔

جب کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔ان کا اعراب حالت رفعی میں واو، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یا کے ساتھ ہوتا ہے۔جیسے: جَاءَ أبُوكَ، رأیتُ أباكَ ومررت بِأَبِيكَ۔

فائدہ: ان اسماء کا مذکورہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جب کہ تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) النحو الوافی ج:۱،ص:۱۸۷

Scanned by CamScanner

(۱) مکبّرہ ہوں، اگر مصغرہ ہوں گے تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کا ہوگا جیسے: ﴿جاءَ أُخَيُّكَ﴾ تیرا چھوٹا بھائی آیا ﴿رأیتُ أُخَيَّكَ ومررت بأُخَيِّكَ﴾

(۲) واحد ہوں تثنیہ اور جمع نہ ہوں، اگر تثنیہ یا جمع ہوں گے تو ان کا اعراب تثنیہ وجمع کا ہوگا جیسے: جاءَ أَخَوَانِ وآباءُ، رأیت أَخَوَیْنِ وَآباءَ مررتُ بأَخَوَیْنِ وآباءٍ۔

(۳) یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں، اگر یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں گے تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا جسے: جاءَ أبی، رأیتُ ابی ؤمررتُ بأبی۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اس کی تعیین کر کے اس کا اعراب بیان کریں!

﴿ابونا آدم﴾ ﴿وَهَبْتُ لِأَخِيْكَ﴾ میں نے تمہارے بھائی کو ہدیہ کیا ﴿قالَ زَيْدٌ لِأَخِيْهِ﴾ زید نے اپنے بھائی سے کہا ﴿مَرَرْتُ برجلٍ ذِيْ لُبٍ﴾ میں ایک عقل والے مرد کے پاس سے گزرا ﴿هوذو عِلْمٍ﴾ وہ علم والا ہے ﴿رأیتُ حَمَكِ﴾ میں نے تیرے دیور کو دیکھا ﴿اُسْتُرْ هَنَاكَ﴾ اپنی شرمگاہ چھپاؤ ﴿الحسناتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں ﴿مَرَرْتُ بالصالحاتِ﴾ میں نیک عورتوں کے پاس سے گزرا ﴿كَتَبْتُ فی السِّجِلَّاتِ﴾ میں نے رجسٹروں میں لکھا ﴿بعث اللّٰه فیکم أنبیاءَ﴾ اللہ نے تم میں نبیوں کو بھیجا ﴿قالت عائشةُ﴾ ﴿جئتُ بیزیدَ﴾ میں یزید کو لے آیا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: وَهبتُ اخاكَ میں أخا: لفظ کی دونوں قسموں ...... منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو

Scanned by CamScanner

دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جا رہا ہے اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہے اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے مذکورہ اعراب کی تینوں شرطیں مکبّرہ ہونا، واحد ہونا اور یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہونا پائی جا رہی ہیں۔

﴿ملحوظہ﴾

اسماء ستہ مکبّرہ میں مکبرہ ہونا گرچہ تعریف میں داخل ہے لیکن ہم نے مصلحتاً اس کو شرائط میں بھی شمار کیا ہے۔

(۲) اسم جنس: وہ اسم ہے جو جنس کے کسی خاص فرد پر دلالت نہ کرے، بلکہ پوری جنس پر دلالت کرے جیسے: (رَجُل) کلب (کتا) تَمر" (کھجور) حِصَان" (نر گھوڑا) (۱)

(۳) یہاں جمع مؤنث سالم سے مراد وہ جمع مؤنث سالم ہے جس کے آخر میں الف اور تا ہو اس کا واحد مؤنث ہو یا نہیں چنانچہ سِجِلَّاتٌ مَرفُوعَاتٌ وغیرہ کا بھی یہی اعراب ہوگا باوجودیکہ ان کا واحد سجل اور مرفوعٌ مذکر ہے۔ (۲)

سبق (۴۴)

(۷) تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور کا اضافہ کر دیا گیا ہو جیسے: رَجُلانِ، رَجُلَیْنِ۔

(۸) اِثْنَانِ، اِثْنَیْنِ، اثْنَتَانِ، اثْنَتَیْنِ۔

(۹) کلا اور کلتا جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔

ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں الف اور حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: جاءَ رجلانِ واثْنَانِ وکلاهُما، رأیتُ رجلین و اثنین وکِلَیْهما، ومَرَرْتُ برَجُلَیْن واثْنَیْن وکِلَیْهِمَا۔

(۱) المعجم المفصل، ج:۱، ص:۱۰۷ (۲) درایۃ النحو ص:۴۵، غایۃ التحقیق ص:۲۸، الکواکب الدریۃ ص:۲۳

Scanned by CamScanner

فائدہ: کلا اور کلتا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے: جاء کلا الرجلینِ ، رأیتُ کلا الرجلینِ، مررت بکلا الرجلینِ۔(۱)

(۱۰) جمع مذکر سالم: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح ہو۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ ۔

(۱۱) ﴿عِشْرُوْن، عِشْرِیْنَ﴾ بیس ﴿تسعون﴾ نوے تک سِنُوْنَ، سنین (سَنَۃٌ کی جمع بمعنی سال) وغیرہ

(۱۲) ﴿اولـــو﴾ والے، یہ ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: اُولو مالٍ مال والے

ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: جاء مسلمون وعشرون رجلاً و اولو مالٍ ، رأیتُ مسلمین وعشرین رجلاً واولی مالٍ ومَرَرْتُ بمسلمین وعشرین رجلاً واولی مالٍ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں تثنیہ اور جمع کی قسم متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں!

﴿یَتَذَکَّرُ اُولُو الْأَلْبَابِ﴾ عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿اللہ وَلی المؤمنین﴾ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے مددگار ہیں ﴿طعام الواحد یکفی ا ثنین﴾ ایک فرد کا کھانا دو کو کافی ہے ﴿ھذانِ ساحِرانِ﴾ یہ دو جادوگر ہیں ﴿کلا الطفلَیْن نکِیَّان﴾ دونوں بچے ذہین ہیں ﴿وَوٰعدنا موسی ثلاثین لیلۃ﴾ اور ہم نے

(۱) درایۃ النحو ص: ۴۸، غایۃ التحقیق ص: ۳۰، الکواکب الدریۃ ص: ۳۰

Scanned by CamScanner

موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا ﴿لَعِبَ اَرْبَعُوْنَ وَلَداً﴾ چالیس لڑکے کھیلے ﴿اُخِذْتُ كِلَيْهِمَا﴾ میں نے وہ دونوں لئے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

(۱) اربعون :لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جا رہا ہے، اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے گیارہویں قسم ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۲) کلاا لطفلین میں الطفلین: لفظ کی دونوں قسموں...... منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جا رہا ہے، اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے تثنیہ ہے، اس لئے کہ یہ دو پر دلالت کر رہا ہے اور اس کے واحد کے آخر میں یاء ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں الف اور حالت نصبی وجری میں یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے (مثال مذکور میں کلا کا اعراب تقدیری ہے، کیوں کہ کلا کے اعراب لفظی ہونے کی شرط ضمیر کی طرف مضاف ہونا نہیں پائی جا رہی ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

چھٹی اور ساتویں مثالوں کی ترکیب نہ کرائیں!

سبق (۴۵)

(۱۳) اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو(۱) جیسے: موسیٰ

(۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم کے

(۱) درایۃ النحو، ص:۵۱

Scanned by CamScanner

علاوہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلامِیْ۔

ان دونوں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاء موسیٰ وغلامی، رأیتُ موسیٰ وغلامی ومررت بموسیٰ وغلامی۔

(۱۵) اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء لازمہ ماقبل مکسور ہو (۱) جیسے: القاضِیُ۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ لفظی اور حالتِ جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاء القاضِیُ، رأیتُ القاضِیَ ومررت بالقاضِیُ۔

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم جیسے: مُسْلِمِیَّ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واؤ تقدیری، حالت نصبی وجری میں یاء لفظی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: جاء مُسْلِمِیَّ رأیتُ مُسْلِمِیَّ ومررتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

فائدہ: مُسْلِمِیَّ (بحالت رفعی) کی اصل مسلِمُوْنَ یَ تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمُویَ ہو گیا، واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔ اور حالت نصبی وجری میں اسکی اصل مُسْلِمِیْ یَ تھی یاء کا یاء میں ادغام کر دیا مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔ (۲)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں!

﴿اِسْمُهٗ یَحْیٰ﴾ اس کا نام یحیٰ ہے ﴿هذا کتابی﴾ یہ میری کتاب ہے ﴿أراهُ الآیة الکبری﴾ اس نے اس کو بڑی نشانی دکھائی ﴿ضاق صَدْرِیْ﴾ میرا سینہ تنگ ہو گیا ﴿الداعی زیدٌ﴾ دعوت دینے والا زید ہے ﴿لَقِیْتُ مُکْرِمِیَّ﴾

(۱) النحو الوانی ج:۴، ص:۶۱۳، شرح شذور الذہب ص:۸۰، الدروس النحویہ، جز:۳، ص:۲۹ (۲) ہدایۃ النحو ص:۱۳

Scanned by CamScanner

میں نے اپنے اکرام کرنے والوں سے ملاقات کی ﴿نَزَلَتُ الْوَادِی﴾ میں وادی میں اترا ﴿مررتُ بِمَخْدُوْمِیَّ﴾ میں اپنے مخدومین کے پاس سے گزرا ﴿نظرتُ الی الراعی﴾ میں نے چرواہے کی طرف دیکھا ﴿قال موسیٰ لِفَتَاہ﴾ موسیٰ نے اپنے جوان (خادم) کو کہا ﴿المَعاصِیِ مُهْلِكَةٌ﴾ معاصی ہلاک کرنے والے ہیں۔ ﴿كَسَبَتْ اَيْدِيْكُم﴾ کمایا تمہارے ہاتھوں نے

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: یَحْیٰ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... منصرف اور غیر منصرف میں سے منصرف ہے، اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہیں پایا جا رہا ہے، اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے اسم مقصور ہے، اسلئے کہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہے، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمۂ تقدیری اور حالت نصبی میں فتحۂ تقدیری اور حالت جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے۔

سبق ﴿۴۶﴾

فائدہ: فعل کی اعراب کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں۔

(۱) حالت رفعی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مرفوع واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع عامل ناصب و جازم سے خالی ہو جیسے: یضربُ۔

(۲) حالتِ نصبی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع منصوب واقع ہو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع پر عامل ناصب (لن، اَن، وغیرہ) داخل ہوں جیسے: لن یَضْرِبَ۔

(۳) حالتِ جزمی: وہ حالت ہے جس میں فعل مضارع مجزوم واقع ہو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعل مضارع پر عامل جازم (لم، لما وغیرہ) داخل ہوں جیسے: لَمْ

Scanned by CamScanner

یَضْرِبُ۔(۱)

فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

(۱)فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے:﴿ یضربُ﴾

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ حالتِ نصبی میں فتحہ اور حالت جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے:﴿هو يَسْمَعُ، لن يَسْمَعَ ولم يَسْمَعْ﴾

(۲)مضارع مفرد معتل واوی ویائی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حروف علت واؤیا یاء ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے:﴿يَدْعُوْ ويَرْمِيْ﴾

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ لفظی اور حالت جزمی میں لام کلمہ (حرف علت واؤ یاء) کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے:﴿هو يغزو ويرمِيْ﴾ وہ جہاد کرتا ہے، وہ پھینکتا ہے)﴿لن يغزُوَ ولن يرمِيَ، لم يغزُ ولم يرمِ﴾

سبق ﴿۴۷﴾

(۳)مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت الف ہو اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو۔ جیسے﴿یرضیٰ﴾ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جزمی میں لام کلمہ (حرف علت الف) کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے﴿هو يرضىٰ، لن يرضىٰ، ولم يَرْضَ﴾

(۴)مضارع صحیح، یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع صحیح یا معتل ہے جس کے آخر میں تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو جیسے: یضربان، یضربون و تضربین۔

---

(۱) النحو الوافی، ج:۴، ص:۲۷۷

اس کا اعراب حالت رفعی میں اثباتِ نون اور حالت نصبی اور جزمی میں حذف نون کے ساتھ ہوتا ہے۔ تثنیہ حالتِ رفعی: هما يضربان ويغزوان ويرميان ويرضيان ۔ جمع حالت رفعی: هم يضربون ويَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ ويرضَون۔ واحد مؤنث حاضر حالت رفعی: انت تضربين، وتغزين وترمين وترضَيْنَ۔ تثنیہ حالت نصبی وجزمی: لن يضرباولن يغزواولن يرمياولن يَّرْضَيَاو لم يضربا ولم يَغْزُوَاولم يرمياولم يرضَيا ۔ جمع حالت نصبی وجزمی: لن يضربواولن يغزواولن يَرْمواولن يَرْضَوْاولم يضربواولم يغزوا ولم يَرْمُوْاولم يَرْضَوْا ۔ واحد مؤنث حاضر حالت نصبی وجزمی: لن تضربی ولن تغزی ولن ترمی ولن ترضَیْ ولم تضربی ولم تغزی ولم ترمِیْ ولم ترضَیْ۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ کلمات میں مضارع کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں!

﴿لا أَعْبُدُ ما تَعْبُدُوْنَ﴾ جس کی تم عبادت کرتے ہو میں عبادت نہیں کرتا ﴿لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ﴾ عنقریب تمہارا رب تمہیں عطا کرے گا ﴿يُرِيْدَانِ أن يُّخْرِجَاكُمْ﴾ وہ دونوں تم کو نکالنا چاہتے ہیں ﴿أَلَمْ تَرَ مَدْرَسَتِيْ﴾ کیا تم نے میرا مدرسہ نہیں دیکھا ﴿لن ترضىٰ عَنْكَ اليَهُوْدُ﴾ ہرگز یہود آپ سے راضی نہ ہوں گے ﴿يَهْدِيْ مَن يَّشَاءُ﴾ وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ﴿لن يَّنالُوا خيرًا﴾ ہرگز وہ خیر کو نہ پائیں گے ﴿اِنْ تَأْتِنِيْ آتِكَ﴾ اگر تو میرے پاس آئے گا تو میں تیرے پاس آؤں گا ﴿لم تَدْعِيْ لنا﴾ تو نے ہمارے لئے دعا نہیں کی ﴿أَلم تَخَافُوا أَحدًا في الغابة﴾ کیا تم جنگل میں کسی سے نہیں ڈرے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً تعبدون: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس

لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم ہو رہے ہیں اور تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ اس میں پایا جا رہا ہے، معرب او مبنی میں سے معرب ہے، اس لئے کہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدلتا ہے اور فعل مضارع نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید سے خالی ہے، فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چاروں قسموں مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ، مضارع مفرد معتل واوی و یائی، مضارع مفرد معتل الفی اور مضارع صحیح یا معتل با ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے مضارع صحیح با ضمیر بارز مرفوع ہے، اس لئے کہ اسکے آخر میں ضمیر بارز مرفوع (واؤ) ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں اثبات نون اور حالت نصبی و جزمی میں حذفِ نون کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں پر حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالت جزمی میں سے حالت رفعی میں ہے، اس لئے کہ عامل ناصب و جازم سے خالی ہے۔

لن ترضی فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چاروں قسموں...... میں سے مفرد معتل الفی ہے، اس لئے کہ اس کے آخر میں حرف علت الف ہے اور ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہے، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جزمی میں لام کلمہ (الف) کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

مضارع کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغے جمع مؤنث غائب و حاضر مبنی ہیں۔ ان کے بعد غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ایسے پانچ صیغے ہیں جن کے آخر میں ضمائر بارزہ مرفوعہ (الف، واؤ اور یاء) نہیں ہیں۔ وہ پانچ صیغے یہ ہیں۔

واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔ وجوہِ اعراب کے اعتبار سے ان پانچ صیغوں کی تین قسمیں ہیں۔ مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ، مضارع مفرد معتل واوی و یائی، مضارع مفرد معتل الفی۔ باقی سات صیغے (چاروں تثنیہ دو جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر) خواہ صحیح ہوں یا معتل ہوں ایک قسم

مضارع صحیح یا معتل با ضمائر مرفوعہ کے تحت ہیں۔

سبق (۴۸)

عامل کی دو قسمیں ہیں۔(۱) عامل لفظی (۲) عامل معنوی۔

عامل لفظی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ عامل معنوی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء۔

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ در اسم (۲) حروف عاملہ در فعل۔

حروف عاملہ در اسم: وہ حروف عاملہ ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں، ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) حروف جر (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ما ولا مشابہ بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروف ندا۔

(۱) حروف جر: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں (۱) فعل کی مثال جیسے: ﴿مَـرَرْتُ بِعامِرٍ﴾ شبہ فعل کی مثال جیسے: ﴿انا مارٌ بزيدٍ﴾ میں زید کے پاس سے گزرنے والا ہوں معنی فعل کی مثال جیسے: ﴿هذا فی الدار﴾

حروف جر سترہ ہیں

(۱) با (۲) تا (۳) کاف (۴) لام (۵) واؤ القسم (۶) منذ (۷) مذ (۸) خلا (۹) رُبَ (۱۰) حاشا (۱۱) مِنْ (۱۲) عدا (۱۳) فی (۱۴) عن (۱۵) علیٰ (۱۶) حتی (۱۷) الیٰ۔ یہ حروف اسم کو جر دیتے ہیں جیسے: ﴿فی الدارِ﴾

اس مثال میں فی نے الدَّارِ اسم کو جر دیدیا۔

---

(۱) ہدایۃ النحو: ص: ۱۰۱، کافیہ: ص: ۱۱۲

﴿سبق ۴۹﴾

(۲) حروف مشبہ بالفعل: وہ حروف ہیں جو فعل متعدی سے لفظاً، معنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں (۱) یہ چھ ہیں۔

(۱) اِنَّ، بیشک (۲) اَنَّ، بیشک (۳) کَاَنَّ، گویا کہ (۴) لٰکِنَّ، لیکن (۵) لَیْتَ کاش کہ (۶) لَعَلَّ، شاید کہ۔

یہ جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) ترکیب ہوگی = اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اس کا اسم قائمٌ اس کی خبر، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ اور اَنَّ تحقیق (کلام کو ثابت کرنے) کے لئے استعمال ہوتے ہیں، کَاَنَّ تشبیہ کے لئے (اسم کو خبر کے ساتھ ایسے معنی میں تشبیہ دینے کے لئے جس میں خبر مشہور ہے) استعمال ہوتا ہے، لٰکِنَّ استدراک (کلام سابق سے وہم کو دور کرنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے، لَیْتَ، تمنی (کسی کام کی آرزو ظاہر کرنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور لَعَلَّ ترجی (کسی کام کی امید ظاہر کرنے) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (۲)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں نیز حروف جر اور حروف مشبہ بالفعل کی شناخت کر کے ان کا عمل بیان کریں! جن مثالوں کا اعراب غلط ہے ان کو درست کریں!

﴿خَرَجْتُ مِنَ الْمُسْجِدِ﴾ ﴿یدخلون فی دین اللّٰہِ﴾ ﴿زَیدٌ کَالْقَمَرِ﴾ ﴿اَنَّ المسلمین فائزون﴾ بے شک مسلمان کامیاب ہیں ﴿عَلِمتُ اَنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ﴾

(۱) غایۃ التحقیق ص: ۲۸۳، درایۃ النحو ص: ۲۲۹، رضی شرح کافیہ ج ۲، ص: ۳۳۵ (۲) قطر الندی ص: ۱۴۶، النحو الوافی ج ۱، ص: ۱۳۲

میں نے جان لیا کہ بیشک اللہ ایک ہے ﴿ذهبتُ اِلَى المطارُ﴾ میں ہوائی اڈے گیا ﴿لیت اخا عمروٍ حاضِرٌ﴾ کاش کہ عمرو کا بھائی حاضر ہوتا ﴿عَرَفْتُ اَنَّ الوَلَدَيْنِ ذَكِيَّانِ﴾ میں نے جان لیا کہ دونوں لڑکے ذہین ہیں ﴿سَلَّمْتُ علىَ الاسْتَاذِ﴾ میں نے استاذ کو سلام کیا ﴿كَأَنَّ الجَمَلُ فِيلاً﴾ گویا کہ اونٹ ہاتھی ہے ﴿لَعَلَّ اَبُوْخَالِدٍ مُهَنْدِسًا﴾ شاید کہ خالد کا باپ انجینئر ہے۔

﴿طریقۂ اجرا﴾ مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: ﴿علیٰ﴾ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لئے کہ اکیلا ایک معنی پر دلالت کررہا ہے، مفرد کی تینوں قسموں اسم فعل اور حرف میں سے حرف ہے اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم نہیں ہورہے ہیں، معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ حرف مبنی الاصل ہے۔ عامل اور غیر عامل میں سے عامل ہے، اس لئے کہ عمل کررہا ہے، عامل کی دونوں قسموں عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے، اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف افعال اور اسماء میں سے حروف میں سے ہے، حروف عاملہ کی دونوں قسموں حروف عاملہ دراسم اور حروف عاملہ درفعل میں سے حروف عاملہ دراسم میں سے ہے، اس لئے کہ اسم میں عمل کررہا ہے، حروف عاملہ دراسم کی پانچوں قسموں حروف جر، حروف مشبہ بالفعل، ماولا مشابہ بلیس، لائے نفی جنس اور حروف ندا میں سے حرف جر ہے، اس لئے کہ اپنے سے پہلے فعل کا اپنے مابعد اسم سے تعلق قائم کررہا ہے، یہ اپنے مابعد اسم کو جر دیتا ہے۔

﴿كَأَنَّ﴾: لفظ کی دونوں...... حروف عاملہ کی پانچوں قسموں میں سے حرف مشبہ بالفعل ہے، اس لئے کہ فعل متعدی سے لفظاً، معنی اور عملاً مشابہت رکھتا ہے، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

﴿ملحوظه﴾

جار مجرور کے متعلّق کا فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل ،صفت مشبہ مبالغہ اور مصدر ہونا ضروری ہے۔(۱) (غیر عامل بھی عامل کی تاویل میں ہونے کے بعد متعلق ہو جاتا ہے)

شبہ فعل: وہ اسم ہے جو عمل میں فعل کے مشابہ ہو اور فعل کے اجزاءِ ترکیبیہ کو متضمن (شامل) ہو(۲) جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل ،صفت مشبہ اور مصدر۔

معنیٰ فعل: وہ کلمہ ہے جس سے فعل کے معنیٰ معلوم ہوں اور فعل کے اجزاءِ ترکیبیہ کو متضمن نہ ہو(۳) جیسا کہ یا حرفِ ندا سے ادعو فعل کے معنیٰ معلوم ہوتے ہیں اور یا، ادعو فعل کے اجزاءِ ترکیبیہ کو شامل نہیں ہے۔

اسی طرح جار مجرور، ظرف سے فعل یا شبہ فعل، حرفِ تمنّی لیت سے تمنیت فعل، حرف ترجی لعل سے ترجیت فعل حرف تنبیہ اَلا سے نَبَّهتُ فعل، اسماء اشارات مثلاً ھٰذا سے اَشَرتُ فعل اسماء افعال مثلاً ھَیھَاتَ سے بَعُدَ فعل، حرف تشبیہ کاَنَّ سے شَبَّھتُ فعل حروف تحقیق اِنَّ ،اَنَّ سے حَقَّقتُ فعل معلوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام معنیٰ فعل ہوں گے۔

﴿سبق ۵۰﴾

(۴) ما و لا مشابہ بلیس: وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں لیس (فعل ناقص) کے مشابہ ہوں، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے: ماسعیدٌ جاھلاً (سعید جاہل نہیں ہے) لا رَجُلَ افضلَ مِنكَ (کوئی شخص تم سے افضل نہیں ہے) ترکیب ہوگی = ما مشابہ بلیس، سعیدٌ اس کا اسم ،جاھلاً خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱) الدروس النحویہ جزء ثالث ص ۴۶ (۲) درایۃ النحو ص: ۲۴۰، حاشیہ شرح جامی ص: ۳۲۷، حاشیہ ہدایۃ النحو ص: ۱۰۱

(۳) النحو الوافی، ج: ۲، ص: ۳۸۲، درایۃ النحو ص: ۲۴۰، حاشیہ ہدایۃ النحو ص: ۱۰۱

Scanned by CamScanner

فائدہ ❁ لامشابہ بلیس کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔(۱)

(۴) لائے نفی جنس: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہو (۲) یہ (اکثر) اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے: لاکتابَ نبیلٍ جیدٌ (نبیل کی کوئی کتاب عمدہ نہیں ہے) اس مثال میں لا کے ذریعہ جنسِ کتاب سے صفت جودت (عمدگی) کی نفی کی گئی ہے۔ ترکیب ہوگی: لائے نفی جنس، کتابَ نبیلٍ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اس کا اسم، جیدٌ اس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سبق ۵۱

لائے نفی جنس کے عمل کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) معرب منصوب، جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو جیسے: لاغلامَ رجلٍ ظریفٌ فی الدارِ (مرد کا کوئی غلام شریف گھر میں نہیں ہے) ترکیب ہوگی = غلامَ رجلٍ مرکب اضافی ہو کر اسم، ظریفٌ خبرِ اول فی الدار ثابت کے متعلق ہو کر خبر ثانی الخ۔ مشابہ مضاف کی مثال جیسے: لاطالعاً جبلاً غافلٌ (کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا غافل نہیں ہے)

(۲) مبنی بر فتحہ جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو جیسے: لارَجُلَ فِي الدارِ۔

(۳) اِلغائے عمل (لفظاً عمل نہ کرنا) جب کہ لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو، واضح رہے کہ ایسی صورت میں لا کو دوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہوتا ہے جیسے: لازیدٌ عندی ولاعَمْرٌو (میرے پاس نہ زید ہے اور نہ عمرو ہے) ترکیب ہوگی: لائے نفی جنس مُلغیٰ زیدٌ معطوف علیہ واؤ حرف عطف لا زائدہ عمرو معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا عندی مضاف مضاف الیہ سے مل کر ثابتان کا

(۱) ہدایۃ النحو ص ۳۱، النحو الوافی ج ۱ ص ۸۸ (۲) شرح جامی، ص: ۶۳

Scanned by CamScanner

ظرف ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: مشابہ مضاف۔ وہ اسم ہے، جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی مکمل نہ ہوں(۱) جیسے: قَارِئُ کِتَابًا (کتاب کو پڑھنے والا) اس مثال میں قَارِئُ کے معنی کِتَابًا کے بغیر مکمل نہیں ہو رہے ہیں لہٰذا اس کو مشابہ مضاف کہیں گے۔ اسماء عدد بھی مشابہ مضاف ہوتے ہیں۔

سبق (۵۲)

(۴) پانچ صورتوں کا جواز، جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ لا کو مکرر لایا گیا ہو، پانچ صورتیں یہ ہیں۔

(۱) دونوں کا فتحہ دونوں جگہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے) ترکیب ہوگی: لائے نفی جنس، حَولَ معطوف علیہ و لَا حرف عطف، لا زائد قُوَّةَ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم الا حرف حصر باللہ ثابتان کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) دونوں کا رفع، دونوں جگہ لا زائدہ مانتے ہوئے۔

جیسے لَاحَولٌ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترکیب۔ حَولٌ اور قُوَّةٌ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا ثابتان باللہ خبر الخ)

(۳) پہلے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے دوسرے کا رفع پہلے کے محل پر عطف کرتے ہوئے جیسے: لَاحَولَ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّابِاللّٰهِ (ترکیب۔ حَولَ لفظاً مفتوح محلاً مرفوع مبتدا ہونے کی وجہ سے معطوف علیہ، قُوَّةٌ معطوف الخ)

(۴) پہلے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، دوسرے کا نصب پہلے کے لفظ پر عطف کرتے ہوئے (پہلا لفظ کے اعتبار سے معرب منصوب ہے، کیوں کہ اسم میں

(۱) ہدایۃ النحو، ص ۱۱۳، قطر الندی، ص ۲۰۳، النحو الوافی، ج ۱، ص ۶۹۱۔

Scanned by CamScanner

اصلاً معرب ہوتا ہے) جیسے: لاحولَ ولاقوةَ الاباللهِ (ترکیب۔حول اورقوة معطوف علیہ معطوف سے مل کر لا نفی جنس کا اسم الخ)

(۵) پہلے کا رفع لامشابہ بلیس مانتے ہوئے دوسرے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے۔جیسے:لاحولٌ ولاقوةَ الاباللهِ (اس صورت میں پہلے کی خبر محذوف مانیں گے اور جملے کا جملے پر عطف ہوگا عبارت ہوگی۔لاحولٌ ثابتاً الا باللهِ ولاقوةَ ثابتةٌ الاباللہ ،ترکیب خود کیجئے)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور لامشابہ بلیس اور لائے نفی جنس کی تعیین کے بعد ان کا عمل بیان کریں نیز لائے نفی جنس کے عمل کی صورت متعین کریں!

﴿لااِبْنَ خالدٍ عالمٌ﴾ ﴿لاسیارةٌ موجودةً﴾ کوئی کار موجود نہیں ہے ﴿لاثمرَ علی الشجر﴾ درخت پر کوئی پھل نہیں ہے ﴿لامالٌ باقیا﴾ ﴿لاحَیَّةَ فی بَیْتِنَا و لاعقرب﴾ ہمارے گھر میں نہ کوئی سانپ ہے اور نہ بچھو، اس میں پانچوں صورتیں بیان کریں! ﴿لاخیرٌ فی الجهل﴾ جہالت میں کوئی خیر نہیں ہے ﴿لاسَعِیدٌ فی الفصل ولاخالد﴾ ﴿ماالحق مغلوباً﴾ حق مغلوب نہیں ہے۔ ﴿لاخائنی وطنٍ سالمون﴾ وطن کی خیانت کرنے والے محفوظ نہیں ہیں ﴿لاحَارِسِیْنَ باللیل نائمون﴾ رات کا کوئی پہرہ دار سونے والا نہیں ہے ﴿لاسَمَكٌ فی الحوضِ ولاضِفدعٌ﴾ حوض میں نہ مچھلی ہے اور نہ مینڈک ﴿ماالجوُّ لطیفاً﴾ موسم خوشگوار نہیں ہے ﴿لارَیْبَ فیه﴾ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

لاابنَ خالدٍ عالمٌ میں لا: لفظ کی دونوں.....حروف عاملہ کی دونوں قسموں حروف عاملہ در اسم اور حروف عاملہ در فعل میں سے حروف عاملہ در اسم میں سے ہے، اس لئے کہ اسم

میں عمل کر رہا ہے، حروف عاملہ دراسم کی پانچوں قسموں حروف جر، حروف مشبہ بالفعل الخ میں لائے نفی جنس ہے، اس لئے کہ جنس سے صفت کی نفی کر رہا ہے، یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) بین القوسین جو ترکیبیں مذکور ہیں وہ طلبہ کو حفظ نہ کرائیں محض مشق پر اکتفا کریں!

(۲) لائے نفی جنس کے بیان میں مفرد، مضاف اور مشابہ مضاف کے مقابلہ میں ہے لہٰذا تثنیہ اور جمع بھی مفرد میں داخل ہیں یہ بات طلبہ کو سمجھا دیں!(۱)

(۳) وہ اسم مبنی جو اسم متمکن کی آٹھ قسموں میں سے ہو علامت کے اعتبار سے واحد، تثنیہ، جمع مذکر و مؤنث منصرف اور غیر منصرف نہیں ہوتا ہے۔ وہ اسم جو صرف مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو، اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے نہ ہو اس کو بوقت اجرا واحد تثنیہ جمع وغیرہ میں لے جائیں گے جیسا کہ۔ لا ثَمَرَ علی الشجر میں ثَمَرَ۔

سبق (۵۴)

(۵) حروف ندا: وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں (۲) یہ اَدْعُو فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں حروف ندا پانچ ہیں۔

(۱) یا (۲) أیا (۳) هَیا (۴) اَیْ (۵) ہمزۂ مفتوحہ (أ)۔

یہ منادی (جس کو حرف ندا کے ذریعہ متوجہ کیا جائے) کو نصب دیتے ہیں جب کہ منادی مضاف ہو جیسے: یـا عبدَ اللهِ، یا مشابہ مضاف ہو جیسے: یـا طالِعاً جَبلاً۔ یا نکرہ غیر معین ہو جیسے: یـا رَجُلاً خُذْ بیدی، جبکہ اندھا کہے (اے مرد میرا ہاتھ پکڑ!) ترکیب ہوگی = یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے، ادعو فعل ضمیر انا فاعل رجلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صورتاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ انشائیہ (ندائیہ) ہوا اور خُذْ بیدی جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ہوا۔

---

(۱) درایۃ النحو ص ۱۳۳، غایۃ التحقیق ص ۱۳۵، الدروس النحویہ ج ۲ ص ۵۳ (۲) کتاب سیبویہ، ج: ۱ ص: ۳۸۰

Scanned by CamScanner

اور منادیٰ کو علامتِ رفع پر مبنی کرتے ہیں جب کہ منادیٰ مفرد معرفہ ہو (مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو) جیسے یَازَیْدُ، یَازَیْدَانِ، یَازَیْدُونَ ۔(زید لفظاً مرفوع ہے اور محلاً منصوب ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے)

فائدہ: علاماتِ رفع تین ہیں۔

(۱) ضمہ، مفرد منصرف صحیح وغیرہ میں (۲) الف، تثنیہ میں (۳) واو جمع میں۔

علامات نصب چار ہیں (۱) فتحہ، مفرد منصرف صحیح وغیرہ میں (۲) الف اسماء ستہ مکبرہ میں (۳) یاء، تثنیہ اور جمع میں (۴) کسرہ، جمع مؤنث سالم میں۔

علاماتِ جر تین ہیں۔(۱) کسرہ، مفرد منصرف صحیح وغیرہ میں (۲) یا اسماء، ستہ مکبرہ، تثنیہ اور جمع میں (۳) فتحہ، غیر منصرف میں۔

ای اور ہمزہ منادیٰ قریب کے لئے، ایا اور ھیا منادیٰ بعید کے لئے اور یا منادیٰ قریب، بعید اور متوسط کے لئے استعمال ہوتا ہے۔(۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! اور حروف ندا کا عمل متعین کرنے کے بعد اس کی وجہ بیان کریں! نیز جن مثالوں میں اعراب غلط ہو، اس کی تصحیح کریں!

﴿یاأللهُ﴾ ﴿یارَفِیعَ القَدْرِ﴾ ﴿هیاناشرَ أعلماً﴾ اے علم کو پھیلانے والے ﴿یااهلَ الکتاب﴾ ﴿أیا آکلاً مالَ غیره﴾ ﴿أمسافرون جاءَ ت الطیارة﴾ اے مسافرو! جہاز آگیا۔ ﴿ای رَجلًا أنصرنی﴾ اے کوئی مرد میری مدد کر! جب کہ مصیبت زدہ شخص ایسی جگہ سے فریاد کرے جہاں وہ کسی کو نہ دیکھ رہا ہو۔ ان مثالوں میں اعراب صحیح کریں ﴿یامعشَرُ الجنِّ والانسِ﴾ ﴿هیامسلمَینِ﴾ ﴿ای نوالمال﴾ ﴿أعَبدُ اللهِ﴾ ﴿أیا ضاربُ وَلَداً﴾

﴿طریقۂ اجرا﴾ مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً

---

(۱) ہدایۃ النحو، ص: ۱۱۵

Scanned by CamScanner

یـــا: لفظ کی دونوں قسموں.....حروف عاملہ دراسم کی پانچوں قسموں حروف جارّ میں سے حرف ندا ہے، اس لئے کہ اس کے ذریعہ ایک چیز کو متوجہ کیا جارہا ہے یہ منادی مضاف مشابہ مضاف اور نکرہ غیر معین کو نصب دیتا ہے اور منادی مفرد معرفہ کو علامت رفع پر مبنی کردیتا ہے۔

سبق (۵۴)

حروف عاملہ درفعل: وہ حروف عاملہ ہیں جو فعل میں عمل کرتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں۔(۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ۔

حروفِ ناصبہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کو نصب دیتے ہیں (اور اگر آخر میں نونِ اعرابی ہو تو اس کو گرادیتے ہیں)

یہ چار ہیں۔(۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذنْ۔ اَنْ کی مثال جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ (میں تمہارے کھڑے ہونے کو چاہتا ہوں)

أنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کردیتا ہے۔ لہٰذا اریدُ ان تقوم کی اصل ہوگی اُریـدُ قیـامَكَ۔ اسی لئے اس کو اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ ترکیب ہوگی: اُریـدُ فعل انـا ضمیر فاعل، اَنْ مصدریہ، تـقـوم فعل، انـت ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کے معنی میں ہوکر مفعول بہ، اریدُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لن کی مثال جیسے: لـن یَـخْـرُجَ عـامِرٌ (عامر ہرگز نہیں نکلے گا) لَنْ زمانہ مستقبل میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ ترکیب ظاہر ہے۔

کَیْ کی مثال جیسے: أسْلَمْتُ کَیْ أدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوجاؤں) کَیْ کا ماقبل مابعد کی علت ہوتا ہے۔(۱)

ترکیب ہوگی: اَسْلَمْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مُعَلَّلہ ہوا، اور کی ادخل الجنةَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معَلِّلہ ہوا۔

---

(۱) درایۃ النحو: ص: ۲۱۵، حاشیہ فارسی بر شرح مأتہ عامل، ص: ۳۸

Scanned by CamScanner

اِذَنْ کی مثال جیسے: اِذن اُکرِمَكَ (اس وقت میں آپ کا اکرام کروں گا) اس شخص کے جواب میں جو کہے انا آتیك غدا (میں کل تمہارے پاس آؤں گا) اِذَنْ کا استعمال کسی جملہ کے جواب میں ہوتا ہے۔ ترکیب اِذَنْ اُکرِمَكَ، جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ملحوظہ

(۱) اس سبق میں بین القوسین ترکیبیں سبق کا جزنہیں ہیں، لہذا صرف مشق پر اکتفا کریں!

(۲) مصدر کے معنی میں ہونے کے بعد عبارت نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ میں فعل سے جو مصدر سمجھ میں آ رہا ہے اس کی اضافت فاعل کی طرف کر دی جائے جیسے: تقومُ سے قیامُكَ۔ اور جملہ اسمیہ میں اگر خبر مشتق ہے تو اس خبر سے جو مصدر سمجھ میں آ رہا ہے۔ اس کی اضافت مبتدا کی طرف کر دی جائے، جیسے: زیدٌ قائم سے قیام زید اور اگر جامد ہے تو اس کے آخر میں یا مصدریہ اور تا بڑھا کر اس کی اضافت مبتدا کی طرف کر دی جائے، جیسے: الجبل حَجَرٌ سے حَجَرِیَّۃُ الجبلِ (پہاڑ کا پتھر ہونا)

سبق (۵۵)

أَنْ چھ چیزوں کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حتیٰ (حرف جر) کے بعد، جیسے: مَرَرْتُ حتیٰ اَدْخُلَ البَلَدَ (چلا میں شہر میں داخل ہونے تک) ترکیب ہوگی: مَرَّ فعل تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل، حتی حرف جر ادخل البلد مصدر کے معنی میں ہو کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مرَّ فعل کے مرَّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لام جحد کے بعد جیسے: ماکان اللّٰہ لِیُعَذِّبَھُمْ (اللہ ہرگز نہ عذاب دیتا ان کو) لام جحد: وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر آتا ہے[1]

(ترکیب ہوگی = ما نافیہ کان فعل ناقص اللہ اس کا اسم، لام لام جحد، ان ناصبہ مقدر

(۱) غایۃ التحقیق: ص: ۲۵۴، درایۃ النحو: ص: ۲۱۶، الدروس النحویہ: جز ۲، ص: ۱۲

Scanned by CamScanner

یُعَذِّبُهُمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مصدر کے معنی میں ہوکر مجرور جا مجرور سے مل کر ثابتاً کے متعلق ہوکر کان کی خبر کان اپنے اسم اور خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا)

(۳) اس اَوْ کے بعد جو اِلیٰ یا اِلّا کے معنی میں ہو جیسے: ﴿لأَلزَمَنَّكَ أَوْتُعْطِيَنِي حَقِّي﴾ میں ضرور تم سے چمٹا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھ کو میرا حق دیدے ترکیب ہوگی = لالزمن فعل انا ضمیر فاعل ك ضمیر مفعول بہ او بمعنی الی حرف جر اَنْ ناصبہ مقدر، تُعْطی فعل انت ضمیر فاعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ اول، حقی مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر مصدر کے معنی میں ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا الالزمن فعل کے، لالزمن فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ملحوظہ﴾

نون وقایہ: وہ نون ہے جو فعل اور حرف کے آخر کو کسرہ سے بچانے کیلئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿ضَرَبَنِي يَضْرِبُنِي﴾ (۱) اِنَّنِي لَيْتَنِي

﴿سبق ۵۶﴾

(۴) واؤ صرف کے بعد جیسے: ﴿لاتأكُلِ السَّمَكَ وتَشْرَبَ اللَّبَنَ﴾ مچھلی نہ کھاؤ دودھ پینے کے ساتھ

واؤ صرف: ایسا واو عاطفہ ہے جس کے بعد فعل مضارع اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہو اور اس سے پہلے نفی محض یا طلب محض ہو، اس کو واو معیت بھی کہتے ہیں۔ (۲)

(۵) لام کَیْ کے بعد جیسے: ﴿أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ﴾ اسلام لایا میں تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں (ترکیب ہوگی = ادخل الجنة مصدر کے معنی میں ہوکر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق اَسْلَمَ کے الخ)

---

(۱) النحو الوافی، ج:۱، ص:۲۸۰، لسان نحو حصہ دوم، ص:۳۲ (۲) معجم المفصل فی النحو، ج:۲، ص:۱۲۶، مغنی اللبیب، ج:۲، ص:۳۶۱، شرح قطر الندی، ص:۶۱

Scanned by CamScanner

لام کَیْ: وہ حرف جر ہے جس کا ما قبل مابعد کے لئے علت ہو۔(۱)

(۶) اس فا کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو(۱) امر جیسے۔زُرْنِیْ فَأُکْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کا اکرام کروں گا)(ترکیب ہوگی: زر فعل امر انت ضمیر فاعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ فا عاطفہ اکرمك جواب امر، امر جواب امر سے مل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا)

(۲) نہی جیسے: لاتَشْتِمْنِی فَأُهِینَكَ (تم مجھے گالی نہ دو ورنہ میں تجھے ذلیل کروں گا)(ترکیب ہوگی: لاتشتمنی نہی، فاهینك جواب نہیں الخ)

(۳) نفی جیسے: مَاتَاتِینَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آئیں کہ ہم سے بات کریں)(ترکیب: نفی جواب نفی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا)

(۴) استفہام جیسے: أَیْنَ بَیْتُكَ فَأَزُوْرَكَ (کہاں ہے آپ کا گھر کہ میں آپ کی زیارت کروں)(ترکیب: این ثابت کاظرف ہو کر خبر مقدم بیتك مبتدا موخر، مبتدا موخر خبر مقدم سے مل کر استفہام فازورك جواب استفہام الخ)

(۵) تمنی جیسے: لَیْتَ لِیْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ (کاش کہ میرے لئے کچھ مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا)(ترکیب: لیت خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر تمنی فانفق منه جواب تمنی الخ)

(۶) عرض جیسے: أَلاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہونچتے) ترکیب ہوگی= تنزل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر عرض تصیب خیر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جواب عرض، عرض جواب عرض سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں نیز بعض افعال بظاہر حروف ناصبہ نہ

(۱) قطر الندی: ص:۶۶، غایۃ التحقیق: ص:۲۵۶، درایۃ النحو: ص:۲۱۵،

Scanned by CamScanner

ہونے کے باوجود منصوب ہیں اس کی وجہ بیان کریں اور مضارع کو نصب دینے والے عامل کو متعین کریں!

﴿حضرتُ لِاَعُودَ المریضَ﴾ میں حاضر ہوا تا کہ بیمار کی عیادت کروں ﴿اِذَنْ تَبلُغَ المجدَ﴾ تب تو بزرگی کو پہونچ جائے گا، اس شخص کے جواب میں جو کہ کہے نَکَرتُ اللّٰہَ ﴿یُرِیدُ اللّٰہُ اَنْ یُخَفِّفَ عَنْکُمْ﴾ اللہ تم لوگوں سے تخفیف کرنا چاہتا ہے ﴿جِئتُ لِاَتَعَلَّمَ﴾ میں علم حاصل کرنے کیلئے آیا ﴿رَدَدْنَاهُ الی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا﴾ ہم نے اس کو تمہاری ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے ﴿ماکان اللّٰہ لِیَظلِمَهُم﴾ اللہ ہرگز ان پر ظلم نہ کرتا ﴿لم یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغفِرَلَهُم﴾ اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہ کرتا ﴿اِجتَهِدْ اَوْ تَصِلَ الی المَقْصُوْدِ﴾ محنت کرو یہاں تک کہ مقصود تک پہونچ جاؤ ﴿یُحبَسُ المُتَّهَمُ اویظهربراَتُهُ﴾ متہم کو قید کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی براءت ظاہر ہو جائے ﴿لاتَنْهَ عن خُلُقٍ و تاتِیَ مِثْلَهُ﴾ نہ روک تو لوگوں کو برے کام سے اس کے ارتکاب کے ساتھ ﴿ماکُنتُ لِاُخْلِفَ العَهدَ﴾ میں ہرگز وعدہ خلافی نہ کرتا ﴿لَنْ اُسَافِرَ الی اُستُرالِیَا﴾ میں ہرگز آسٹریلیا کا سفر نہیں کروں گا ﴿لم یأمُروابالخَیرِ و ینسَوا اَنفُسَهُم﴾ نہیں حکم کیا انھوں نے بھلائی کا اپنے آپ کو فراموش کر کے ﴿سَافَرتُ الی الحِجازِ لِاَحُجَّ﴾ میں نے حجاز پاک کا سفر کیا تا کہ حج کروں ﴿لَمْ یَجُودُوا فَیَسُودُوا﴾ انہوں نے سخاوت نہیں کی کہ سردار ہوتے ﴿جُودُوا فَتَسُودُوا﴾ سخاوت کرو تو سردار ہو جاؤ گے ﴿هَلْ کَتَبتَ لِاَخِیكَ فَیَحضُرَ﴾ کیا آپ نے اپنے بھائی کو لکھا کہ وہ حاضر ہو جائے ﴿لیتَ اَخِی حَاضِرٌ فَاُنصَحَهُ﴾ کاش کہ میرا بھائی حاضر ہوتا کہ میں اس کو نصیحت کرتا ﴿لَعَلِّی اَمْلِكُ نِصَاباً فَاُزَکِّیَ﴾ شاید کہ میں نصاب کا مالک ہو جاؤں تو زکوۃ ادا کروں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں مثلاً:

(۱) لَنْ لفظ کی دونوں قسموں ..... حروف عاملہ در فعل کی دونوں قسموں حروف ناصبہ اور حروف جازمہ میں سے حروف ناصبہ میں سے ہے اس لئے کہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے

(۲) جو دو افتسو دوا میں تسودوا: لفظ کی دونوں قسموں...... فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چاروں قسموں مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ الخ میں سے مضارع صحیح با ضمیر بارز مرفوع ہے، اس لئے کہ اس کے آخر میں ضمیر بارز مرفوع واؤ ہے، اس کا اعراب حالت رفعی میں اثبات نون حالت نصبی اور جزمی میں حذفِ نون کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں پر حالتِ رفعی، حالت نصبی اور حالت جزمی میں سے حالت نصبی میں ہے اس لئے کہ اس سے پہلے اَنْ مقدر ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) امر، نہی، تمنی، نفی، استفہام اور عرض کے جواب میں جو فا اور واو آتا ہے وہ حرف عطف ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہاں عطف والی ترکیب مشکل ہونے کی بناء پر چھوڑ دی گئی ہے۔

(۲) لاتـأكل السمك وتشرب اللبن کی ترکیب ہوگی = لاتـاكل السمك مصدر کے معنی میں ہوکر معطوف علیہ اور تشــرب الـلبـن مصدر کے معنی میں ہوکر معطوف الخ اس کی اصل ہوگی لا یَجْتَمِعُ منك اكلُ السمك و شُرْبُ اللَّبَنِ۔(۱)

(۳) نفی محض: وہ نفی ہے جو ایسے حرف کے ذریعہ کی گئی ہو جو صرف نفی کے لئے آتا ہے۔ مثلاً لا، لن وغیرہ لہٰذا الا اور اس کے اخوات کے ذریعہ کی گئی نفی نفی محض نہیں ہوگی۔(۲)

(۴) طلبِ محض: وہ طلب ہے جو صراحۃً متکلم کے کلام سے سمجھ میں آتی ہو اور بصرف امر و نہی میں ہوتی ہے۔(۳)

سبق (۵۷)

حروفِ جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں (اور اگر آخر میں حرف علت یا نون اعرابی ہو تو اسے گرا دیتے ہیں)

(۱) شرح جامی، ص:۳۰۱ (۲) معجم المفصل، ج:۲، ص:۱۱۲۷، (۳) معجم المفصل، ج:۱، ص:۶۰۱

Scanned by CamScanner

وہ پانچ ہیں (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر (۴) لائے نہی (۵) اِن شرطیہ۔

لَمْ اور لَمَّا یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں جیسے

لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لَمَّا یَضْرِبْ (اس نے اب تک نہیں مارا)

لامِ امر: وہ لام مکسور ہے جو فعل میں طلب کے معنی پیدا کرنے کیلئے وضع

کیا گیا ہو(۱) جیسے: لِیَضْرِبْ زَیْدٌ (چاہئے کہ زید مارے)

لائے نہی: وہ لا ہے جو فعل کو نہ کرنے کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے

لاتَضْرِبْ (مت مار تو!)(۲)

اِن شرطیہ: دو جملوں پر داخل ہوتا ہے ترکیب میں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو

جزا کہتے ہیں۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) ترکیب

ہوگی: اِنْ حرف شرط، تَضْرِبْ فعل انت ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط

اَضْرِبْ فعل انا ضمیر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزاء شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ

جزائیہ ہوا۔

فائدہ (۱) اِنْ شرطیہ فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل

ہو جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) اس وقت جزم نہیں

ہوگا اس لئے کہ ماضی مبنی ہے معرب نہیں ہے۔

(۲) کبھی کبھی جزا پر فا لے آتے ہیں، اس کی چند صورتیں یہ ہیں

(۱) جزا جملہ اسمیہ ہو جیسے: ان تأتِنِیْ فانتَ مُکْرَمٌ (اگر آپ میرے پاس

آئیں گے تو آپ کا اکرام کیا جائے گا) (ترکیب خود کریں!)

(۲) جزا امر ہو جیسے: اِنْ رَأیْتَ زَیْداً فأکْرِمْهُ (اگر آپ زید کو دیکھیں تو

اس کا اکرام کریں) (ترکیب خود کریں)

(۳) جزا نہی ہو جیسے: ان أتاكَ عَمْروٌ فَلَاتُهِنْهُ (اگر آپ کے پاس

---

(۱) قطر الندی، ص: ۸۴، کافیہ، ص: ۱۰۱، (۲) الدروس النحویہ: ج: ۳، ص: ۲۱، کافیہ، ص: ۱۰۱،

ے تو اس کی توہین نہ کریں) (ترکیب خود کریں)

(۴) جزا جملہ دعائیہ ہو جیسے: اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً (اگر آپ میرا اکرام کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائیگا) (ترکیب خود کریں)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، عامل جازم کی شناخت کر کے وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل کی حالت کو بیان کریں!

﴿لا تَقْرَبا هٰذِهِ الشجرة﴾ تم دونوں اس درخت کے قریب مت جانا ﴿لاتَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ﴾ اللہ کی رحمت سے مایوس مت رہو ﴿اِنْ تُسَافِرْ بالقِطارِ السَّرِيعِ تَصِلْ بِسُرْعَةٍ﴾ اگر تو تیز رفتار ٹرین سے سفر کرے گا تو جلدی پہونچ جائے گا ﴿اِنْ فَشَلْتَ فِي الامتحانِ فانا أضْرِبُكَ﴾ اگر تو امتحان میں ناکام ہوا تو میں نہیں ماروں گا ﴿لَمَّا أَنْظُرْ فِيلْماً﴾ میں نے اب تک فلم نہیں دیکھی ﴿لِيَتَأَدَّبْ سعِيدٌ﴾ چاہئے کہ سعید ادب حاصل کرے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں، مثلاً: لفظ کی دونوں قسموں موضوع.....حروف عاملہ در فعل کی دونوں قسموں حروف ناصبہ حروف جازمہ میں سے حروف جازمہ میں سے ہے، اس لئے کہ فعل مضارع کو جزم دے رہا ہے۔

سبق (۵۸)

﴿فائدہ﴾ مرفوعات آٹھ ہیں: (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۶) افعال ناقصہ کا اسم (۷) ماولا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول

معہ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۹) ما ولا مشابہ بلیس کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعال ناقصہ کی خبر (۱۲) مستثنیٰ

مجرورات دو ہیں: (۱) مضاف الیہ (۲) وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو۔

فائدہ: فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل ناقص (۲) فعل تام۔

فعل ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو۔ جیسے: کان، صار وغیرہ(۱)

فعل تام وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے: خرج، نصر وغیرہ(۲)

تمام فعل عامل ہوتے ہیں عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) معروف (۲) مجہول۔

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو۔ (۳) جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا)

فعل معروف اگر لازم ہو تو وہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے: قَعَدَ عمروٌ (عمرو بیٹھا) اور سات اسموں مفعول مطلق، مفعول لہٗ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ نصب دیتا ہے اور اگر فعل معروف متعدی ہے تو اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ ۔ اور آٹھ اسموں مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہٗ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے (۴) جیسے: ذَهَبَ زَیْد۔

---

(۱) النحو الوافی، ج:۲،ص:۱۵۰ (۲) النحو الوافی، ج:۲،ص:۱۵۰ (۳) المعجم المفصل، ج:۲،ص ۷۷۹
(۴) المعجم المفصل، ج:۲،ص: ۷۶۷، النحو الوافی، ج:۲،ص ۱۵۱

Scanned by CamScanner

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو (۲)
جیسے: فَتَحَ سالِمٌ البابَ (سالم نے دروازہ کھولا)

ملحوظہ

طریقۂ اجرا کے پیش نظر مصلحتاً ہم نے مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی فہرست بیان کردی ہے۔

سبق (۵۹)

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف اس طور پر کی گئی ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے، اس پر واقع نہیں ہے۔ (۳) فعل کی مثال۔ جیسے: قامَ زیدٌ۔ شبہ فعل کی مثال جیسے: زیدٌ ضارِبٌ أبُوْهُ عَمْرواً (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو) اس مثال میں ابو ایک اسم ہے اس سے پہلے ضاربٌ شبہ فعل ہے، جس کی نسبت ابو کی طرف اس طور پر ہو رہی ہے کہ ضاربٌ شبہ فعل ابو کے ساتھ قائم ہے، اس پر واقع نہیں ہے لہٰذا ابو کو فاعل کہیں گے۔
مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے: ضَرَبَ عمروٌ زیداً اس مثال میں عمرو فاعل کا فعل ضَرَبَ زید پر واقع ہوا ہے لہٰذا زید کو مفعول بہ کہیں گے (ترکیب خود کریں!)

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل یا شبہ فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل یا شبہ فعل کے معنی میں ہو جیسے: قعدتُ قعوداً، جلستُ قعوداً (میں بیٹھ گیا) اس مثال میں قعوداً مصدر ہے، جو اپنے سے پہلے فعل کے معنی میں ہے لہٰذا قعوداً کو مفعول مطلق کہیں گے (ترکیب ہوگی = قعد فعل، تُ ضمیر فاعل، قعوداً مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱) النحو الوافی، ج: ۲، ص: ۱۵۰ (۲) ہدایۃ النحو ص: ۱۹

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے بعد مسند اور مسند الیہ کو متعین کریں!

﴿حفظ محمدٌ اَلکتابَ﴾﴿وَقفَ الجندُ﴾﴿لشکر کھڑا ہوا﴾﴿اِصبِر صَبراً جمیلاً﴾﴿کَلَّمَ اللّٰہُ موسی تکلیماً﴾﴿خلق اللّٰہ الأرضَ﴾﴿لاتعمَلُ عملَ السُّفھاءِ﴾﴿بے وقوفوں کا کام مت کرو﴾﴿اَرشَدَالانبیاءُ النا سَ اِرشَاداً﴾﴿انبیاء نے لوگوں کی مکمل رہنمائی کی﴾﴿قد أفلحَ المؤمنون﴾﴿سَمِعَ الأَولَادُ کلامَ اللّٰہِ﴾

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:

حَفِظَ ۔لفظ کی دونوں...... معرب او مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ فعل ماضی مبنی الاصل ہے، عامل معمول میں سے عامل ہے، اس لئے کہ عمل کر رہا ہے، عامل کی دونوں قسموں عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف، افعال اور اسماء میں سے فعل ہے ناقص اور تام میں سے تام ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا ہو رہا ہے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، معروف اور مجہول میں سے معروف ہے، اس لئے کہ اس کی نسبت فاعل کی طرف ہو رہی ہے یعنی اس کا فاعل معلوم ہے لازم اور متعدی میں سے متعدی ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہو رہا ہے بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ اپنے فاعل کو رفع اور آٹھ اسموں مفعول بہ الخ کو نصب دیتا ہے۔

محمدٌ :لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہیں ہے۔ اور اس کا آخری حرف حرفِ علت نہیں ہے اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ، حالت نصبی اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالتِ رفعی، حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت رفعی میں ہے، اس لئے کہ

مرفوعات میں سے ہے، مرفوعات کی آٹھ قسموں فاعل، نائب فاعل، مبتدا، خبر، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، افعال ناقصہ کا اسم، ما و لا مشابہ بلیس کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر میں سے فاعل ہے، اس لئے کہ اس کی طرف اس سے پہلے فعل کی نسبت اس طور پر ہو رہی ہے کہ وہ فعل اس کے ساتھ قائم ہے، اس پر واقع نہیں ہے۔

الکتابَ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع......اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہیں اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالت جری میں سے حالت نصبی میں ہے، اس لئے کہ منصوبات میں سے ہے، منصوبات کی بارہ قسموں مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ماولامشابہ بلیس کی خبر، لائے نفی جنس کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر اور مستثنیٰ میں سے مفعول بہ ہے، اس لئے کہ فاعل کا فعل اس پر واقع ہو رہا ہے۔

سبق ۶۰

مفعول فیہ: وہ اسم زمان ومکان ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہوا ہو(۱) جیسے: صُمْتُ یومَ الجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اس مثال میں یومَ الجمعة میں فاعل کا فعل صوم واقع ہوا ہے لہٰذا اس کو مفعول فیہ کہیں گے (ترکیب ہوگی = صام فعل، تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل، یوم الجمعة مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ مفعول فیہ کا دوسرا نام ظرف ہے۔

ظرف زماں کی دو قسمیں ہیں۔ مبہم، محدود

(۱) ظرف زمان: مبہم وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس کی حد معین نہ ہو جیسے: حِیْنٌ (وقت)

---

(۱) النحو الوافی، ج:۲، ص:۲۵۲، ہدایۃ النحو، ص:۳۶

Scanned by CamScanner

(۲) ظرف زماں محدود: وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس کی حد معین ہو جیسے: لَیْلٌ (رات)

ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں۔ مبہم، محدود

(۱) ظرف مکان مبہم: وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو جیسے: خَلْفٌ (پیچھے)

(۲) ظرف مکان محدود: وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی حد معین ہو جیسے: مسجدٌ۔(۱)

مفعول لہ: وہ اسم (مصدر) ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور واقع ہوا ہو(۲) جیسے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِّزَیْدٍ (میں زید کے اکرام کیلئے کھڑا ہوا) اس مثال میں اکرام کی وجہ سے فعل قیام واقع ہوا ہے لہٰذا اکراماً کو مفعول لہ کہیں گے (ترکیب ہوگی =: قام فعل، تُ ضمیر فاعل، اِکراماً مصدر، موصوف، لزیدٍ جار مجرور سے مل کر ثابتاً کے متعلق ہو کر صفت اِکراماً موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول لہ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو(۲) جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی) اس مثال میں الجبات واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہے، لہٰذا اس کو مفعول معہ کہیں گے اس کی اصل ہے جاءَ البردُ مع الجبات۔ ترکیب ہوگی =: جاء فعل البرد فاعل، واو بمعنی مع، الجباتِ مفعول معہٗ الخ

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور مفعول فیہ، مفعول لہ، اور مفعول معہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿اِسْتَرَحْتُ حِیْنًا﴾ میں نے کچھ دیر آرام کیا ﴿أَکَلَ الْوَالِدُ وَالْأَبْنَاءَ﴾ والد

(۱) ہدایۃ النحو ص:۳۷ (۲) ہدایۃ النحو ص:۳۷

نے اولاد کے ساتھ کھایا ﴿لاتقتلوا أولادکم خشیۃ إملاق﴾ نہ قتل کرواپنی اولاد کو فاقہ کے ڈر سے ﴿دخلت المسجد الحرام﴾ میں مسجد حرام میں داخل ہوا ﴿نزلت القریۃ﴾ میں اترا گاؤں میں ﴿جلس الأب والاسرۃ﴾ باپ خاندان کے ساتھ بیٹھا ﴿حج الناس طلبا لمرضاۃ اللہ﴾ حج کیا لوگوں نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ﴿سافرت شھرا﴾ میں نے ایک مہینہ سفر کیا ﴿أضاء القمر والنجوم﴾ روشن ہوا چاند ستاروں کے ساتھ ﴿وقف الجند اجلالا للامیر﴾ کھڑا ہوا لشکرا میر کی تعظیم کیلئے ﴿تصدقت ابتغاء مرضاۃ اللہ﴾ میں نے صدقہ کیا اللہ کی خوشنودی کیلئے ﴿قرأت القرآن رضا للہ﴾ میں نے پڑھا قرآن اللہ کی رضا کیلئے ﴿مکثت عندک ساعۃ﴾ ٹھہرا میں تمہارے پاس تھوڑی دیر ﴿سار الامیر والجند﴾ امیر لشکر کے ساتھ چلا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: شھرا۔ لفظ کی دونوں...... اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے، جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالت رفعی، حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت نصبی میں ہے، اس لئے کہ منصوبات میں سے ہے، منصوبات کی بارہ قسموں مفعول بہ الخ میں سے مفعول فیہ ہے، اس لئے کہ اس میں فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے اور مفعول فیہ کی چاروں قسموں ظرف زمان مبہم، ظرف زمان محدود ظرف مکان مبہم اور ظرف مکان محدود میں سے ظرف زماں محدود ہے، اس لئے کہ یہ ایسے وقت پر دلالت کر رہا ہے جس کی حد معین ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

ظرفِ زمان مبہم، ظرف زمان محدود اور ظرف مکان مبہم، ان تینوں کے

Scanned by CamScanner

منصوب ہونے کی شرط فی کا مقدر ہونا ہے، لہٰذا سافرتُ شہراً کی اصل سافرتُ فی شہر ہے۔ اور ظرف مکان محدود میں فی مذکور ہوتا ہے جیسے: قرأتُ فی الفصل۔ البتہ دخول، نزول اور سکون کے بعد ظرف مکان محدود میں بھی فی مقدر ہوتا ہے جیسے: دَخَلْتُ الدَّارَ، نَزَلْتُ الْقَرْیَۃَ، سَکَنْتُ الرِّوَاقَ۔ یا ظرف مکان محدود لفظ مکہ یا لفظ شام ہو جیسے: ذَہَبْتُ الشامَ توجہت مکۃَ۔(۱)

سبق ﴿۶۱﴾

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقتِ صدور فعل فاعل کی یا بوقتِ وقوعِ فعل مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت بیان کرے،(۲) فاعل کی مثال جیسے: جَاءَ زَیْدٌ راکباً (آیا زید سوار ہونے کی حالت میں) مفعول بہ کی مثال جیسے: ضَرَبْتُ زیداً مشدوداً (مارا میں نے زید کو بندھا ہوا ہونے کی حالت میں) دونوں کی مثال جیسے: لقیتُ عمرواً راکبین (ملاقات کی میں نے عمرو سے اس حال میں کہ دونوں سوار تھے) اس مثال میں راکبین نے فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت بیان کی ہے لہٰذا اس کو حال کہیں گے۔

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے جیسے: (جاء زیدٌ راکباً) اور (ضَرَبْتُ زَیداً مَشْدُوداً) میں زیدٌ، لقیتُ عمرواً راکبین کی ترکیب ہوگی = لَقِیَ فعل، تُ ضمیر ذوالحال اول، عمرواً ذوالحال ثانی راکبین دونوں سے حال، دونوں ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل اور مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اسی طرح دوسری مثالوں کی ترکیب کریں)

ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو ایسی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کر دیتے ہیں جیسے: جاءنی راکباً رَجُلٌ (آیا میرے پاس ایک آدمی سوار

(۱) النحو الوافی ج۲ص۲۵۳، رضی ج۱ص۱۸۶ (۲) النحو الوافی، ج:۲، ص:۳۶۳

Scanned by CamScanner

ہونے کی حالت میں) کبھی جملہ خبریہ بھی حال ہوتا ہے جیسے: رأیتُ الامیرَ وھو راکبٌ (دیکھا میں نے امیر کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا) ترکیب ہوگی = رأیتُ فعل وفاعل الامیر ذوالحال واؤ حالیہ ھُو راکبٌ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال الخ۔

سبق ۶۲

تمیز: وہ اسم نکرہ ہے جو ابہام (پوشیدگی) کو دور کرے عدد سے یا وزن سے یا پیمانہ سے یا پیمائش سے یا جملہ کی نسبت سے، عدد کی مثال جیسے: عِندِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَماً (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) وزن کی مثال جیسے: عندی رَطلٌ زیتاً (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے) پیمانہ کی مثال جیسے: عندی قفیزان بُراً (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں) پیمائش کی مثال جیسے: مافی السماء قدرُ رَاحَةٍ سَحَاباً (نہیں ہے آسمان میں ایک ہتھیلی کے بقدر بادل) جملہ کی نسبت کی مثال جیسے: طابَ زیدٌ نفساً (اچھا ہوگیا زید ذات کے اعتبار سے)

جس اسم سے پوشیدگی کو دور کیا جائے ترکیب میں اس کو ممیّز کہتے ہیں لہٰذا عندی رطلٌ زیتاً کی ترکیب ہوگی = عندی مضاف مضاف الیہ سے مل کر ثابتٌ کے متعلق ہوکر خبر مقدم، رطل ممیّز، زیتاً تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب حال وتمیز کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں! نیز تمیز عدد وزن پیمانہ پیمائش وغیرہ میں سے کس سے ابہام کو دور کر رہی ہے اس کی وضاحت کریں!

﴿قرأتُ القرآنَ ناظِراً﴾ ﴿دَخلتُمُ المَسجِدَ الحَرامَ آمِنِیْنَ﴾ داخل ہوئے تم لوگ مسجد حرام میں امن کی حالت میں ﴿وَھَبتُ کَیلاً قمحاً﴾ ہدیہ دیا میں

نے ایک کیل گیہوں ﴿اِشْتَرَیْتُ اُوْقِیَۃً ذَھَبًا﴾ خریدا میں نے ایک اوقیہ سونا ﴿رکبتُ الفرس مُسْرَجًا﴾ سوار ہوا میں گھوڑے پر زین کسا ہوا ہونے کی حالت میں ﴿حَضَرَ والدِی وَ اَنَا اُصَلّی﴾ ﴿صافَحَ زَیْدٌ خالِدً واقفَیْن﴾ مصافحہ کیا زید نے خالد سے اس حال میں کہ دونوں کھڑے تھے ﴿عندی مِتْرٌ ثوبًا﴾ میرے پاس ایک میٹر کپڑا ہے ﴿ماعندی قَدْرُ شِبرٍ اَرضًا﴾ نہیں ہے میرے پاس ایک بالشت زمین ﴿زادَالمتعلمُ اَدَبًا﴾ زیادہ ہوگیا طالب علم ادب کے اعتبار سے ﴿عندی خمس وخمسون قلمًا﴾ میرے پاس پچپن قلم ہیں ﴿عرفتُ خالدًا یدعوالی الفلاح﴾ پہچانا میں نے خالد کو کامیابی کی دعوت دیتے ہوئے ﴿طارت مسرعۃً عُصْفورَۃٌ﴾ اڑی ایک چڑیا تیزی کی حالت میں ﴿فَحَصَ الطَّبِیْبُ المریضَ جالِسَیْنِ﴾ جانچ کی ڈاکٹر نے بیمار کی اس حال میں کہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے ﴿اشتریتُ اِرْدَبًّا شَعِیْرًا﴾ خریدا میں نے ایک اِردب جو۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں، مثلاً قلماً: لفظ کی دونوں قسموں...... اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے، جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے، اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالت رفعی حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت نصبی میں ہے، اس لئے کہ منصوبات میں سے ہے، منصوبات کی بارہ قسموں مفعول بہ، مفعول مطلق الخ میں سے تمیز ہے، اس لئے کہ ایسا اسم نکرہ ہے جو عدد سے ابہام کو دور کر رہا ہے۔

مسرجاً: لفظ کی دونوں...... منصوبات کی بارہ قسموں مفعول بہ الخ میں سے حال ہے، اس لئے کہ بوقت وقوع فعل مفعول بہ کی حالت کو بیان کر رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

﴿ملحوظہ﴾

(۱) تمیز اور حال میں ایک فرق یہ ہے کہ اکثر تمیز جامد ہوتی ہے اور حال اسم مشتق ہوتا ہے۔(۱)

(۲) اِردَب ایک بڑا پیمانہ ہے اور اُوقیہ نصف رطل کے چھٹے حصہ کو کہتے ہیں جس میں چوبیس صاع غلہ آتا ہے۔(۲)

سبق ﴿۶۴﴾

ہر فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے، فاعل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسم ظاہر جیسے: سمع زیدٌ میں زیدٌ۔

(۲) اسم ضمیر، اسکی دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے: زیدٌ سَمِعَ میں ھُوَ

(۲) ضمیر بارز (ظاہر) جیسے: ضربتُ میں تُ۔

فاعل کا فعل کبھی مذکر ہوتا ہے، کبھی مؤنث ہوتا ہے، دو صورتوں میں فعل مؤنث ہوتا ہے۔

(۱) فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو جیسے: قامت ھندٌ

(۲) فاعل مؤنث کی ضمیر ہو (یعنی مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو) جیسے: ﴿ھندٌ قامَت﴾ ﴿الأتان قامت﴾ گدھی کھڑی ہوئی

اور دو صورتوں میں مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہوتا ہے۔

(۱) فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے: طَلَعَ الشمسُ، طلعت الشمسُ۔

(۲) فاعل اسم ظاہر جمع مکسر ہو جیسے: قال الرجال، قالت الرجال۔

فعل مجہول کا عمل: یہ فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے، اور مفعول مطلق،

---

(۱) مغنی اللبیب ج ۲ص ۴۶۳، النحو الوافی ج ۲ص ۴۳۰ (۲) مصباح اللغات،

Scanned by CamScanner

مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے اس کو فعل مالم یسم فاعلہ بھی کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو نائب فاعل کہتے ہیں۔ جیسے: ضُرِبَ زیدٌ یومَ الجمعةِ امامَ الامیرِ ضرباً شدیداً فی دارہ تادیباً والخشبةَ (مارا گیا زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت مار اس کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے لکڑی کے ساتھ) (ترکیب ہوگی = ضُرِبَ فعل مجہول، زیدٌ نائب فاعل یوم الجمعة مفعول فیہ اول امام الامیر مفعول فیہ ثانی، ضرباً شدیداً مفعول مطلق، فی دارہ ضُرِبَ کے متعلق، تادیباً مفعول لہ، الخشبة مفعول معہ، ضُرِبَ فعل مجہول اپنے نائب فاعل، دونوں مفعول فیہ، مفعول مطلق، متعلق، مفعول لہ، اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔)

نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو جیسے: نُصِرَ عابدٌ (مدد کیا گیا عابد) فعل کے مذکر اور مؤنث لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، فاعل اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی وجہ بیان کریں نیز فاعل و نائب فاعل اسم ظاہر ہے یا اسم ضمیر اس کی وضاحت کریں!

﴿قالتِ الملائکةُ﴾ کہا فرشتوں نے ﴿قالَ رُسُلُھُم﴾ ﴿کَرَّتْ عاطفةُ کالاَسَدِ﴾ حملہ کیا عاطفہ نے شیر کی طرح ﴿أُقِیمتِ الصلوٰةُ﴾ قائم کی گئی نماز ﴿طَلَعَ الھلالُ﴾ طلوع ہوا پہلی رات کا چاند ﴿قُتِلَ عدوُّکَ عِناداً﴾ قتل کیا گیا تمہارا دشمن بغض کی وجہ سے ﴿یُحَرَّکُ الغُصنُ﴾ حرکت دی جاتی ہے ٹہنی ﴿تسافر عائشةُ غداً﴾ سفر کرے گی عائشہ کل ﴿شُتِمَ الخلیفةُ ظلماً﴾ گالی دی گئی بادشاہ کو ظلم کی وجہ سے ﴿طارت الحمامةُ﴾ اڑی کبوتری۔ ان مثالوں کی تصحیح کیجئے۔

فَرِحتِ المُؤمِنُونَ بالزَّهرَةِ، الظُّلمَةُ کَثُرَ، یسافر آمنة، أُدخِلَتُ عَبدُ اللّٰهِ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً شُتِــمَ: لفظ کی دونوں قسموں...... معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے اس لئے کہ فعل ماضی مبنی الاصل ہے، عامل معمول میں سے عامل ہے، اس لئے کہ عمل کر رہا ہے، عامل کی دونوں قسموں، عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے، اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف، افعال اور اسماء میں سے فعل ہے، ناقص و تام میں سے تام ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا ہو رہا ہے یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے معروف اور مجہول میں سے مجہول ہے، اس لئے کہ اس کی نسبت مفعول کی طرف ہو رہی ہے یعنی اس کا فاعل معلوم نہیں ہے لازم اور متعدی میں سے متعدی ہے، اس لئے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہو رہا ہے بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہے یہ نائب فاعل کو رفع اور مفعول مطلق الخ کو نصب دیتا ہے۔

الغُصنُ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور...... اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالت رفعی، حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت رفعی میں ہے اس لئے کہ مرفوعات میں سے ہے، مرفوعات کی آٹھ قسموں فاعل الخ میں سے نائب فاعل ہے، اس لئے کہ ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہے، عامل اور معمول میں سے معمول ہے، اس لئے کہ یُحَرَّكَ فعل مجہول اس میں عمل کر رہا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

ماضی کے دو صیغوں ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ فاعل ضمیر مستتر ہوتی

Scanned by CamScanner

ہے، جب کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو اور مضارع کے دو صیغوں یضرب میں ھو اور تضرب (واحد مؤنث غائب) میں ھی جب کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو اور تضرب میں انت اور اضرب میں انا اور نضرب میں نحن (ہمیشہ) فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ اور صیغہ صفت اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے تمام صیغوں میں فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے، نیز صیغہ صفت میں الف اور واؤ ضمیر نہیں ہوتے (۱)

سبق ﴿۶۴﴾

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) فعل متعدی بیک مفعول (جس کو ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو)

(۲) وہ فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو۔ ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جن کا مفعول ثانی مفعول اول کا غیر ہو۔ مثلاً: اَعْطٰی اور اس کے ہم معنی سَئَلَ، مَنَحَ، کَسَا، اَلْبَسَ وغیرہ جیسے: اعطیتُ زیداً درھماً، یہاں اعطیت درھماً یا اعطیت زیداً بھی جائز ہے (ترکیب ہو گی = اعطی فعل تُ ضمیر فاعل زیداً مفعول بہ اول درھماً مفعول بہ ثانی الخ)

(۳) وہ فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول بہ پر اقتصار جائز نہ ہو (دونوں کا ذکر کرنا یا دونوں کا حذف کرنا ضروری ہو) ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جن کا مفعول ثانی مفعول اول کا عین ہو، مثلاً افعال قلوب: عَلِمَ اور رأی وغیرہ جیسے: علمتُ زیداً فاضلاً (میں نے جانا زید کو فاضل) (ترکیب خود کریں!)

سبق ﴿۶۵﴾

افعال قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو، (۲) یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں یہ

(۱) ہدایۃ النحو ص ۵۵ و ۵۶ (۲) غایۃ التحقیق ص: ۲۶۷، درایۃ النحو ص: ۲۲۹

Scanned by CamScanner

سات ہیں (۱) علمتُ (۲) رأیتُ (۳) وجدت برائے یقین (۴) خِلْتُ (۵) حَسِبْتُ (۶) ظننتُ برائے ظن (۷) زَعَمْتُ برائے ظن ویقین استعمال ہوتے ہیں۔

(۴) فعل متعدی بسہ مفعول (جس کو تین مفعول بہ کی ضرورت ہو) جیسے.

أَعْلَمَ، أریٰ، أنبأ، نَبَّأَ، أَخْبَرَ، جیسے: أَعْلَمَ اللّٰهُ زیداً عمرواً فاضِلاً (بتلایا اللہ نے زید کو عمرو کا فاضل ہونا) (ترکیب ہوگی = اعلم فعل، اللہ فاعل، زیداً مفعول اول، عمرواً مفعول ثانی، فاضلاً مفعول ثالث الخ)

فائدہ: فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز نہیں ہے کا دوسرا مفعول اور فعل متعدی بسہ مفعول کا تیسرا مفعول اور مفعول لہ اور مفعول معہ کو نائب فاعل نہیں بنایا جا سکتا ہے دیگر تمام مفاعیل کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں، اور فعل متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہے کے پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے بنسبت دوسرے مفعول کے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور فعل متعدی کی قسم متعین کریں! نیز فعل کے مجہول ہونے کی صورت میں نائب فاعل کا انتخاب صحیح ہے یا غلط اس کی وضاحت کریں!

﴿أَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا﴾ ﴿جَعَلْتُ بكراً مُثَقَّفاً﴾ میں نے بکر کو مہذب بنادیا ﴿ظَنَنْتُ المخبرَ صادقاً﴾ گمان کیا میں نے خبر دینے والے کو سچا ﴿خِلْتُ الفجرَ طالعاً﴾ خیال کیا میں نے فجر کے طلوع ہونے کا ﴿زَعَمْتُ الشمسَ مُنْكَشِفَةً﴾ یقین کیا میں نے سورج کو ظاہر ہونے والا ﴿أَسْئَلُ اللّٰهَ عِلْمًا نافِعاً﴾ سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا ﴿كَسَوْتُ حامداً ثوباً﴾ پہنایا میں نے حامد کو کپڑا ﴿مَنَحْتُ المجتهدَ جائزةً﴾ دیا میں نے محنت کرنے والے کو انعام ﴿أَعْطَيْتُ مَحْمُوداً زَمِيلاً في السفر﴾ دیا میں نے محمود کو ایک

رفیق سفر ﴿نَبَّأتُ عمروًا خالدًا أنائمًا﴾ خبر دی میں نے عمرو کو خالد کے سونے کی ﴿زُعِمَتِ الشَّمسُ مُنکَشِفَۃً﴾ یقین کیا گیا سورج ظاہر ہونے والا ﴿لایُحسَبُ نَیلُ العُلٰی سَهلًا﴾ نہیں گمان کیا جاتا ہے بلندی کو حاصل کرنا آسان ﴿عُلِمَتِ النساءُ مؤمناتٍ﴾

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں۔ مثلاً جَعَلْتُ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور...... عامل اور معمول میں سے عامل ہے، اس لئے کہ عمل کر رہا ہے، عامل کی دونوں قسموں عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے، اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف، افعال اور اسماء میں سے فعل ہے، ناقص اور تام میں سے تام ہے اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا ہو رہا ہے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ معروف اور مجہول میں سے معروف ہے، اس لئے کہ اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے یعنی اس کا فاعل معلوم ہے، لازم اور متعدی میں سے متعدی ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہو رہا ہے، بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہے، فعل متعدی کی چاروں قسموں فعل متعدی بیک مفعول الخ میں سے ایسا فعل متعدی بدو مفعول ہے جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہے، یہ فاعل کو رفع اور مفعول بہ الخ کو نصب دیتا ہے۔

سبق ﴿۶۶﴾

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو ایک مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔(۱) جیسے ﴿کانَ زیدٌ قائمًا﴾ زید کھڑا ہے اس مثال میں کان نے اپنی صفت کے علاوہ زید فاعل کو صفت قیام کے ساتھ ثابت کردیا ہے، افعال ناقصہ سترہ ہیں کان ☆ صار ☆ اصبح ☆ امسی ☆ اضحی

(۱) ہدایۃ النحو، ص:۹۵

Scanned by CamScanner

☆ظل ☆ بات

عاد☆آض☆غدا☆راح☆مازال☆ماانفك☆ما برح☆ما فتئ☆مادام☆ لیس

یہ افعال جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں۔ یہ افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے ﴿کان زیدٌ قائماً﴾ ترکیب ہوگی= کان فعل ناقص، زیدٌ کان کا اسم، قائماً کان کی خبر، کان فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: (۱) افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر فعل فاعل پر پورا ہو جاتا ہے، لیکن یہ افعال تنہا فاعل پر پورے نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

فائدہ: (۲) افعال ناقصہ میں سے بعض افعال کبھی صرف فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں خبر کے محتاج نہیں ہوتے ان کو افعال تامہ کہتے ہیں۔ جیسے ﴿کَانَ مَطَرٌ﴾ بارش ہوئی ﴿أصْبَحَ زیدٌ﴾ زید نے صبح کی ترکیب ہوگی=کان فعل تام، مطرٌ فاعل نیز کان زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس کے حذف کر دینے سے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے ﴿ماکان اصحَّ عِلْمَ المتقدمین﴾ کس قدر اچھا ہے متقدمین کا علم

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب افعال ناقصہ وتامہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿کان اللہ غفوراً رَّحیماً﴾ ﴿جَمَدَ الماءُ فکان ثلجاً﴾ جم گیا پانی پھر برف ہو گیا ﴿اشرقت الشمس فکان نورٌ﴾ چمکا سورج چنانچہ روشنی ہوگئی ﴿ظل الجوُّ معتدلاً﴾ موسم معتدل ہو گیا ﴿باتَ القائِدُ ساهراً﴾ رات گزاری راہنما نے جاگ کر ﴿صارت الشجرة باباً﴾ درخت دروازہ ہو گیا ﴿امسیٰ زیدٌ

نائما﴾ زید شام کے وقت سویا﴿صار الماء بخاراً﴾ پانی بھاپ ہوگیا﴿ما انفک الباطِلُ مَهْزُوماً﴾ باطل شکست خوردہ رہا﴿لیس العلماء متکبرین﴾ علماء متکبر نہیں ہیں﴿محمدٌ کان فاضلاً﴾﴿من کان ضَرَبَ زیداً﴾

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجراء کرائیں!

مثلاً کَـــانَ: لفظ کی دونوں قسموں......ناقص اور تام میں سے ناقص ہے، اس لئے کہ اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو ایک مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) معروف ومجہول ۔ لازم ومتعدی فعل تام کی قسمیں ہیں (۱) لہٰذا بوقت اجرا فعل ناقص کو ان میں نہ لے کر جائیں!

(۲) افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر ترکیب میں جملہ فعلیہ ہوتے ہیں نہ کہ جملہ اسمیہ۔(۲)

سبق ﴿۶۷﴾

افعال مُقارَبہ: وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لئے وضع کیے گئے ہوں (۳) جیسے: عَسی زیدٌ ان یخرجَ (امید ہے کہ زید نکلے) افعال مقاربہ چار ہیں۔(۱)﴿عسی﴾(۲)﴿کادَ﴾(۳)﴿کَرَبَ﴾(۴)﴿اوشکَ﴾

یہ ایسے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جس میں خبر فعل مضارع ہو، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ انکی خبر (فعل مضارع) پر کبھی اَنْ آتا ہے، جیسے ﴿عسی زید ان یخرج﴾ اور کبھی اَن نہیں آتا ہے جیسے ﴿عسی زیدٌ یخرج﴾ یہ تین معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں (۴) امید کے لئے یعنی اس بات کو بتلانے کے

(۱) النحو الوافی ج:۲ص: ۱۵۰ (۲) مغنی اللبیب، ج:۲،ص: ۳۷۶ (۳) ھدایۃ النحو ص: ۹۷ (۴) ہدایۃ النحو ص: ۹۸،۹۷

لئے کہ فاعل کے لئے خبر کے ثابت ہونے کی امید ہے اس معنی کے لئے عسی ہے۔

عسیٰ زِیدٌ اَنْ یَخْرُجَ (ترکیب ہوگی=عسی فعل مقاربہ، زید اس کا اسم ان مصدریہ، یَخْرُجَ فعل ھو ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر خبر، عسی فعل مقاربہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔)

(۲) یقین کیلئے یعنی اس بات کو بتلانے کیلئے کہ فاعل کیلئے خبر کا ثبوت یقینی ہے اس معنی کیلئے کاد ہے جیسے ﴿کاد القطار یتأخر﴾ قریب ہے کہ گاڑی موخر ہوجائے

(۳) شروع فی الفعل کے لئے یعنی اس بات کو بتلانے کے لئے کہ فاعل نے فعل شروع کردیا ہے اس معنی کے لئے کَرَبَ اور اَوْشَكَ ہیں(۱) جیسے ﴿کَرَبَ زیدٌ یَخْرُجُ﴾ زید نے نکلنا شروع کردیا۔ ﴿اوشك زیدٌ ان یجیٔی﴾ زید نے آنا شروع کردیا (ترکیب خود کریں!)

عسیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) ناقصہ (۲) تامہ۔ عسیٰ ناقصہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا بھی محتاج ہو، عسیٰ تامہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج نہ ہو۔ عسیٰ تامہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد فعل مضارع اَنْ کے ساتھ متصلاً واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنی میں ہوکر عسیٰ کا فاعل ہوتا ہے جیسے ﴿عسیٰ اَنْ یخرج زیدٌ﴾ ترکیب ہوگی= ان یخرج زیدٌ بتاویل مفرد ہوکر عسیٰ کا فاعل، عسی فعل مقاربہ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عسیٰ کی طرح اوشک بھی ناقصہ اور تامہ ہوتا ہے(۱)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، افعال مقاربہ کا عمل اور کون کس معنی کے لئے استعمال ہے اس کی وضاحت کریں! نیز عسی تامہ اور ناقصہ کی شناخت کریں!

﴿عسی اللّٰہُ ان یّاتی بالفتح﴾ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ لے آئے فتح کو ﴿عسیٰ أن تکرھوا شیئاً﴾ شاید کہ ناپسند کرو تم کسی چیز کو ﴿الرجل عسی ان

(۱) النحو الوافی ج ۱ ص ۶۱۷۔ رضی ج ۲ ص ۳۰۵ غایۃ التحقیق ص ۲۷۴۔ درایۃ النحو ص ۲۳۶

یقوم﴾شاید کہ مرد کھڑا ہو جائے ﴿کادَ الماءُ یَغلِیُ﴾ قریب ہے کہ پانی جوش مارے ﴿کاد الفقران یکون کفراً﴾ قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے ﴿یکادُ زَیتُہا یُضِیُٔ﴾ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے ﴿اوشك المطر ان ینقطع﴾ بارش رُکنے لگی ہے ﴿کرب الھواء ان یُطِیبُ﴾ ہوا خوشگوار ہونے لگی ﴿کَرَبَ اللیلُ یَنْقَضِی﴾ رات پوری ہونے لگی ﴿اوشك الرجل ان یَتْعَبَ﴾ آدمی تھکنے لگا۔

طریقۂ اجراء: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً عسیٰ اللّٰہُ ان یأتی الخ: میں عسیٰ لفظ کی دونوں قسموں موضوع...... ناقص اور تام میں سے ناقص ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہو رہا ہے بلکہ فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہے یہ افعال ناقصہ میں سے فعل مقاربہ ہے، اس لئے کہ خبر کو فاعل سے قریب کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) افعال ناقصہ کان، صار وغیرہ اور افعال مقاربہ ہوتے ہیں۔(۱)

(۲) افعال مقاربہ میں سے عسیٰ اپنے مابعد سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے اور باقی جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں، اس لئے کہ عسیٰ کو لعل سے معنیٰ ترجی میں مشابہت ہے۔(۲)

سبق ﴿۶۸﴾

افعال مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں(۳) جیسے: نِعْمَ الرجلُ زیدٌ (زید اچھا مرد ہے) یہ چار ہیں۔

(۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا: تعریف کیلئے (۳) بِئْسَ (۴) سَاءَ، برائی کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کو مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

فائدہ: ان چاروں میں سے نعم، بئس اور ساء کے فاعل کیلئے تین شرطوں

(۱) النحو الوافی ج ۱ ص ۶۱۵ (۲) رضی شرح کافیہ ج:۲ ص:۳۰۲۔ غایۃ التحقیق ص:۲۷۳۔ (۳) کافیہ ص:۱۱۱

میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) فاعل یا تو اسم جنس معرف باللام ہو جیسے: نعم الرجل زیدٌ

(۲) یا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے: بئس سَیّدُ القومِ زیدٌ (برا ہے قوم کا سردار زید)

(۳) یا فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو جیسے: نِعْمَ رجلاً زیدٌ۔ ترکیب ہوگی = نَعْمَ فعل مدح ھو ضمیر مستتر ممیّز، رجلاً نکرہ منصوبہ تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(۱)

حَبَّ کا فاعل ہمیشہ ذا ہوتا ہے جیسے: حبذا زیدٌ (اچھا مرد ہے زید) ترکیب ہوگی = حب فعل، ذا اس کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح متبداء مؤخر، مبتدا مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: کبھی کبھی قرینہ پائے جانے کے وقت مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ (اَیوبُ)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز افعالِ مدح وذم کے فاعل کی شرط پائی جا رہی ہے یا نہیں اس کی وضاحت کریں!

﴿نعم الوالدُ شفیقٌ﴾ اچھا باپ ہے، شفیق ﴿بئس غلام الرجل خالدٌ﴾ برا ہے مرد کا غلام خالد ﴿ساء سائق السیارۃِ نعمانُ﴾ برا ہے کار کا ڈرائیور نعمان ﴿نعم قوماً العربُ﴾ اچھی قوم ہے عرب ﴿حبذا ابوبکرٍ﴾ اچھے ہیں ابوبکر ﴿نعمَ العَبْدُ (ایوبُ)﴾ اچھے بندے ہیں ایوب ﴿بئس المصیر (جهنم)﴾ برا ٹھکانا ہے دوزخ ﴿نعم الماھدون (نحن)﴾ اچھا بچھانے والے ہیں ہم

(۱) محرم آفندی، ج:۲، ص:۴۹۷

﴿نعمت الجامعة دار العلوم﴾ ﴿ساءت الخادمة عاطلةً﴾ ﴿بئست المُوَظَّفَةُ سارة﴾

بری ملازمہ ہے سارہ

طریقۂ اجرا : مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً نِعْمَ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... ناقص اور تام میں سے تام ہے، اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا ہو رہا ہے یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے معروف اور مجہول میں سے معروف ہے، اس لئے کہ اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے یعنی اس کا فاعل معلوم ہے، لازم اور متعدی میں سے لازم ہے اس لئے کہ فاعل پر پورا ہو رہا ہے، افعال لازمہ میں سے فعل مدح ہے اس لئے کہ تعریف ثابت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے، یہ اسم جنس (فاعل) کو رفع دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) افعال مدح وذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم اور مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر ہوتے ہیں۔(۱)

(۲) جملہ انشائیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ انشائیہ طلبیہ: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں طلب ہو جیسے: جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں امر نہی وغیرہ۔

(۲) جملہ انشائیہ غیر طلبیہ: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں طلب نہ ہو صرف انشاء (کسی چیز کو ثابت کرنا) ہو جیسے افعالِ مدح وذم وغیرہ۔(۲)

سبق ﴿٦٩﴾

افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں(۳) اس کے ثلاثی مجرد سے دو صیغے آتے ہیں۔

(۱) مَا أَفْعَلَهٗ: اس کے بعد آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب

(۱) النحو الوافی ج:۳ ص:۳۶۹۔ رضی ج۲ ص۳۱۱ (۲) النحو الوافی ج۳ ص۳۶۹۔ رضی ج۲ ص۳۱۱، معجم المفصل، ج:۱ ص:۴۲۳

(۳) کافیہ ص:۱۰۹

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے۔ جیسے: ما احسن زیداً (کس قدر حسین ہے زید) (ترکیب ہوگی = ما استفہامیہ بمعنی ای شئ ، مبتدا، احسن فعل ماضی، ضمیر ھُوَ مستتر فاعل، زیداً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا)

(۲) أُفْعِلْ بِہٖ: اس کے بعد آنے والا اسم لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے اور باز ائدہ ہوتی ہے جیسے: اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کس قدر حسین ہے زید) (ترکیب ہوگی = اَحْسِنْ صیغۂ امر بمعنی خبر یعنی فعل ماضی اَحْسَنَ، اَحْسَنَ فعل، با زائدہ زید فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! اور فعل تعجب کا عمل بتلائیں۔

﴿ما احلی کلامہ﴾ کس قدر شیریں ہے اس کا کلام ﴿أَعْلِ بجبال الھند﴾ کس قدر بلند ہیں ہندوستان کے پہاڑ ﴿ماأظرفَ الأدیبَ﴾ کس قدر ظریف ہے ادیب ﴿أَسْمِعْ بھمْ﴾ کس قدر سننے والے ہیں وہ لوگ ﴿ما أصبرَھم علی النار﴾ کس قدر صبر کرنے والے ہیں وہ آگ پر ﴿ماأشھرَ دارَ العلوم﴾ کس قدر مشہور ہے دار العلوم ﴿ماأجملَ مظاھرَ العلوم﴾ کس قدر خوبصورت ہے مظاہر علوم ﴿أَقْدِمْ بجمعیۃِ العلماء﴾ کس قدر پرانی ہے جمعیۃ العلماء ﴿أَطْوِلْ بالنَخْلَۃِ﴾ کس قدر لمبا ہے کھجور کا درخت۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: ما أَحلی: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل......ناقص اور تام میں سے تام ہے اس لئے کہ صرف فاعل پر پورا ہو رہا ہے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، معروف اور مجہول میں سے معروف ہے، اس لئے کہ اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے یعنی اس کا فاعل معلوم ہے، لازم اور متعدی میں سے

متعدی ہے، اس لئے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہورہا ہے بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہے، فعل متعدی کی چاروں قسموں فعل متعدی بیک مفعول الخ میں سے فعل متعدی بیک مفعول ہے، اس لئے کہ ایک مفعول بہ کی ضرورت ہے یہ فعل متعدی برائے تعجب ہے، اس لئے کہ تعجب ثابت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ فعل تعجب کے دو صیغوں میں سے پہلا صیغہ ہے، یہ اپنے فاعل ضمیر کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) فعل تعجب کا دوسرا صیغہ أَفْعِلْ بِہ لازم ہوتا ہے، اسی لئے فعل ماضی کے معنی میں ہوتا ہے اور با زائد ہوتی ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم اگرچہ لفظاً با حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے لیکن حقیقتاً فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔ (۱)

(۲) افعال تعجب کی دیگر ترکیبیں بھی ہوسکتی ہیں جن کو انشاء اللہ ہدایۃ النحو کے طریقۂ تعلیم میں بیان کیا جائے گا۔

(۳) اَعْلِ بمعنی عَلا، اَسْمِعْ بمعنی سَمِعَ، اَطْوِلْ بمعنی طال، اَقْدِمْ بمعنی قَدُم۔ نیز اسمع بھم میں ھم گرچہ ضمیر مجرور ہے لیکن یہاں فاعل کیلئے استعمال ہورہی ہے (۲)

سبق (۷۰)

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں (۱) اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ (۲) اسماء افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسماء افعال بمعنی امر حاضر (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسماء کنایہ۔

اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ: وہ اسماء ہیں جو ان شرطیہ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں (۳) یہ نو ہیں۔

---

(۱) (النحو الوافی ج ۳ ص ۳۴۴۔ درایۃ النحو ص ۲۳۶ رضی ص ۳۰۷ (۲) النحو الوافی ج: ۳ ص: ۳۴۵، اعراب القرآن ج: ۴ ص: ۴۶۹ (۳) درایۃ النحو ص ۱۲۸

Scanned by CamScanner

مَنْ ،مـا ،أیـنَ ، مَتیٰ ،أیٌّ ،اَنیٰ ،اذما ،حیثُما ،مهما. جیسے: من تضرب أضرِبْ (جس کو تم مارو گے میں ماروں گا) ترکیب ہوگی: مَنْ اسم شرط مفعول بہ مقدم تضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر شرط ،اضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا ،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ مـا تـفـعَـل اَفـعَـل (جو تم کرو گے میں کروں گا) ترکیب ہوگی = ما اسم شرط مفعول بہ مقدم الخ۔

ایـن تجلس أجلِسْ (جہاں آپ بیٹھیں گے میں بیٹھوں گا) ترکیب ہوگی = این اسم شرط مفعول فیہ مقدم تـجلس کاالخ۔ متی تقُمْ أقُمْ (جب آپ کھڑے ہوں گے میں کھڑا ہوں گا) ترکیب ہوگی = متـی اسم شرط مفعول فیہ مقدم الـخ۔ أیَ شـیء تـأکلْ آکُلْ (جو چیز آپ کھائیں گے میں کھاؤں گا) ترکیب ہوگی = أیَ شَیٍّ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم الخ أنـیٰ تکتبْ اکتُبْ (جہاں آپ لکھیں گے میں لکھوں گا) ترکیب ہوگی = انـی اسم شرط مفعول فیہ مقدم الـخ۔ اِذْماتسافِرْ اُسافرْ (جس وقت آپ سفر کریں گے میں سفر کروں گا۔ ترکیب ہوگی = اذما اسم شرط مفعول فیہ مقدم الخ) حَیثُمـا تـقصِدْ أقصِدْ (جہاں کا آپ ارادہ کریں گے میں ارادہ کروں گا، ترکیب ہوگی = حَیثُمَا اسم شرط مفعول فیہ مقدم الخ) مهـما تقْعُدْ أقْعُدْ (جہاں آپ بیٹھیں گے میں بیٹھوں گا، ترکیب ہوگی = مهما اسم شرط مفعول فیہ مقدم الخ)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسماء شرطیہ بمعنی اِن کا عمل بیان کریں!

﴿مَن یُکرِمنِی أُکرِمْهُ ﴾ ﴿من یکثرْ کلامُهُ یکثرْ ملامُه﴾ جس شخص کی بات زیادہ ہوجائے گی اس کی ملامت زیادہ ہوجائے گی ﴿مـاتشتر أشتر﴾ جو آپ خریدو گے میں بھی خریدوں گا ﴿این یـکثرِ الظُّلمُ یَضعُفِ العُمرانُ﴾ جہاں زیادہ ہوگا ظلم کمزور ہوجائے گی آبادی ﴿متی أضعِ العمامَةَ یَعرِفونی﴾

Scanned by CamScanner

جب میں عمامہ رکھ دوں گا (اتار دوں گا) تو وہ لوگ مجھے پہچان لیں گے ﴿أَيَ بُقْعَةٍ جَمِيلَةٍ تَقْصِدْ أَقْصِدْ﴾ جس خوبصورت مقام کا تم قصد کرو گے میں بھی کروں گا ﴿حَيْثُمَا تَجِدْ صَدِيقاً وَفِيّاً تَجِدْ كَنْزاً نَفِيساً﴾ جہاں بھی آپ وفادار دوست پائیں گے (وہاں) عمدہ خزانہ پائیں گے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: اینَ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... معرب اور مبنی میں سے مبنی ہے، اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا ہے، اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم غیر متمکن ہے اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے حرف مبنی الاصل ہمزۂ استفہامیہ کے ساتھ معنیٰ میں، اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں ضمائر الخ میں سے اسم ظرف ہے، اس لئے کہ کام کی جگہ پر دلالت کر رہا ہے۔ معرفہ اور نکرہ میں سے نکرہ ہے، اس لئے کہ غیر معین یعنی عام چیز کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ عامل اور معمول میں سے عامل بھی ہے اور معمول بھی ہے، معمول اس لئے کہ اس میں مابعد فعل عمل کر رہا ہے اور عامل اس لئے کہ یہ عمل کر رہا ہے، عامل کی دونوں قسموں عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے، اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے، عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف، افعال اور اسماء میں سے اسم ہے، اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم شرط ہے، اس لئے کہ اِنْ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، اور فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

مَــنْ مَــا اور أَيٌّ کو ترکیب میں مبتدا بنایا جائے گا جب کہ اس کے بعد آنے والے جملے میں ان اسماء کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر ہو جیسے: من تضربه اضربه ترکیب ہوگی = مَنْ اسم شرط مبتدا، تضربه اضربه شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر خبر مَنْ، ما، أيٌّ کو مفعول بہ بنایا جائے گا جب کہ اس کے بعد آنے والے جملے میں ان اسماء کی طرف لوٹنے والی ضمیر نہ ہو: جیسے، مَنْ تضربْ أضربْ اور مجرور

بھی ہونگے جب کہ ان پر عامل جار داخل ہو جیسے: غلامَ مَنْ تضرِبْ آضْرِبْ (۱) ان کے علاوہ باقی اسماء شرطیہ مفعول فیہ واقع ہوں گے۔

سبق ۱۷

اسمائے افعال کی تعریف گذر چکی ہے

(۲) اسماء افعال بمعنی امر حاضر، یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جیسے: رُوَیْدَ زیداً (چھوڑ زید کو) ترکیب ہوگی = رُوید اسم فعل بمعنی أمْهِلْ امر حاضر، ضمیر انت فاعل، زیداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) اسماء افعال بمعنی فعل ماضی، یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں جیسے: هَیْهَاتَ زیدٌ (دور ہوا زید) ترکیب ہوگی = هیهاتَ اسم فعل بمعنی بَعُدَ فعل ماضی، زیدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہوں (۲) جیسے: ضاربٌ (مارنے والا) یہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری (مارنا) بطور حدوث قائم ہیں، لہذا ضاربٌ کو اسم فاعل کہیں گے۔ اسم فاعل فعل معروف کا عمل کرتا ہے یعنی لازم ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسماء افعال کا عمل بیان کریں!

(۱) شرح جامی، ص ۲۳۶ء (۲) ہدایۃ النحو ص: ۶۷، النحو الوافی، ج: ۳، ص: ۲۳۸، کشاف اصطلاحات الفنون، ج: ۲، ص: ۲۰۷

Scanned by CamScanner

﴿بَلْهَ التَّفَكُّرَ﴾ چھوڑ دیجئے آپ سوچنے کو ﴿رُوَيْدَكَ اللَّبَنَ﴾ لے لیجئے آپ دودھ کو ﴿هيهات يَوْمُ العيد﴾ عید کا دن دور ہو گیا ﴿عَلَيْكَ الرِّفْقَ﴾ لازم پکڑ لیجئے آپ نرمی کو ﴿سَرْعَانَ السَّائِقُ﴾ جلدی کی ڈرائیور نے ﴿حَيَّهَلَ الْمَائِدَةَ﴾ دستر خوان لایئے ﴿شتان الزميلان﴾ دو ساتھی جدا ہو گئے ﴿هَلُمَّ شُهَدَائَكُمْ﴾ اپنے گواہوں کو لاؤ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں۔ مثلاً: بَلْهَ = لفظ کی دونوں قسموں...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے، اس لئے کہ امر حاضر کے معنی میں ہے، یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو نصب دیتا ہے۔

سبق ﴿۷۲﴾

اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

(۲) اس سے پہلے چھ لفظوں میں سے کوئی ایک لفظ ہو۔

(۱) مبتدا ہو، لازم میں جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کھڑا ہونے والا ہے اس کا باپ) متعدی میں جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرواً (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو) ترکیب ہوگی = زیدٌ مبتدا، ضاربٌ اسم فاعل، ابوہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اس کا فاعل، عمرواً مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یا موصوف ہو جیسے: مررتُ برجلٍ ضاربٍ أَبُوْهُ عمرواً (گزرا میں ایسے آدمی کے پاس سے کہ مارنے والا ہے جس کا باپ عمرو کو) ترکیب ہوگی = رجلٍ موصوف، ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت الخ)

(۳) یا اسم موصول ہو جیسے: جاءنی القائم ابوہ (آیا میرے پاس وہ شخص

کہ کھڑا ہونے والا ہے اس کا باپ)(ترکیب ہوگی = ال بمعنی الذی اسم موصول قائم ابوہ شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ الخ) جاءنی الضارب ابوہ عمروا (آیا میرے پاس وہ شخص کہ مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو) (ترکیب خود کریں !)

(۴) یا ذوالحال ہو جیسے: جاءنی زیدٌ راکباً غلامُهٗ فرساً (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ سوار ہے اس کا غلام گھوڑے پر، ترکیب ہوگی زیدٌ ذوالحال راکباً اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال الخ)

(۵) یا حرف استفہام ہو جیسے: أضاربٌ أبوہ عمروا (ہمزہ برائے استفہام، ضاربٌ اسم فاعل ابوہ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر فاعل، عمروا مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا) (۱)

(٦) یا حرف نفی ہو جیسے: ماقائم ابوہ (ترکیب ہوگی = ماقائم اسم فاعل منفی اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، جو عمل قام اور ضرب کرتا ہے وہی عمل قائم اور ضاربٌ نے کیا۔

فائدہ: اگر اسم فاعل سے پہلے الف لام بمعنی الذی ہے تو اسم فاعل ہر زمانہ میں عامل ہوگا۔ (حال یا استقبال کی شرط نہ ہوگی) (۲)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز اسم فاعل کے عمل کی دونوں شرطیں پائی جا رہی ہیں یا نہیں اس کی وضاحت کریں!

﴿انا عالِمٌ فائدةَ التعاوُن﴾ میں جاننے والا ہوں تعاون کے فائدہ کو ﴿أقائمٌ صديقنا الآنَ﴾ ﴿ماقاتِحٌ قومُكَ﴾ نہیں فاتح ہے تمہاری قوم ﴿رأيتُ وَلَداً ملتحِقاً با الجامعة﴾ میں نے ایسے لڑکے کو دیکھا جو داخلہ لینے والا ہے یونیورسٹی میں ﴿خالِدٌ مُنفِقٌ مالِهٖ فی سبیل الله امسِ﴾ خالد اپنے مال کو خرچ کرنے والا ہے

(۱) (البشر الکامل ص ۲۰۰) (۲) ہدایۃ النحو ص ۷۷، کافیہ ص ۸۸

Scanned by CamScanner

اللہ کے راستہ میں گزشتہ کل ﴿رأيت الناظمَ قصيدةً رائعةً﴾ دیکھا میں نے اس شخص کو جو بنانے والا ہے ایک خوشگوار قصیدے کو ﴿مُدَرِّسُ الحديثِ صالحٌ﴾ حدیث پڑھانے والا نیک ہے ﴿جاءَ ني خالِدٌ سائقاً سيَّارةً﴾ آیا میرے پاس خالد اس حال میں کہ چلانے والا ہے گاڑی کو ﴿عندي خادمُ الملك﴾ میرے پاس بادشاہ کا خادم ہے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: عــالمٌ = لفظ کی دونوں قسموں......اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم فاعل ہے، اس لئے کہ یہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث قائم ہیں، اور اس کے عمل کرنے کی دونوں شرطیں حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور چھ الفاظ یعنی مبتدا موصوف، موصول، ذوالحال، حرف استفہام اور حرف نفی میں سے کسی ایک کا اس سے پہلے ہونا پائی جارہی ہیں، یہاں اسم فاعل سے پہلے مبتدا ہے۔ یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے، فاعل کو رفع اور مفعول بہ الخ کو نصب دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) استفہام اور نفی کی صورت میں مبتدا کی قسم ثانی والی ترکیب بھی ہوسکتی ہے جو ہدایۃ النحو میں آئے گی۔

(۲) اسم فاعل کے عمل کرنے کیلئے حال یا استقبال کے معنی میں ہونا فاعل اسم ظاہر اور منصوبات میں سے صرف مفعول بہ میں عمل کرنے کے لئے شرط ہے، دیگر منصوبات مفعول مطلق، مفعول فیہ وغیرہ میں عمل کرنے کیلئے شرط نہیں ہے، لہٰذا زید ضاربٌ عمروٍ اَمسِ جیسی مثالوں میں امس اسم فاعل ہی کا مفعول فیہ ہوگا(۱)۔

(۳) اسم فاعل اور اسم مفعول میں اگر کسی خاص زمانہ پر دلالت کرنے والا کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو اس کی دلالت حال یا استقبال پر ہی ہوگی۔

(۴) اسم فاعل کے عامل نہ ہونے کی صورت میں اس کی مابعد کی طرف

(۱) النحو الوافی: ج:۳، ص:۲۴۸، رضی شرح کافیہ، ج:۲، ص:۲۰۰

Scanned by CamScanner

اضافت معنوی ہو جاتی ہے۔(۲)

(۵) شبہ فعل اپنے معمولات سے مل کر ترکیب میں شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوتا ہے(۳)

سبق (۴۷)

(۵) اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے(۴) جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک شخص) یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔ اسم مفعول کے عمل کرنے کی بھی وہی دو شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے عمل کرنے کی ہیں۔ جیسے: عَمْرٌو مُعْطًى غلامُهُ دِرْهَماً (عمرو دیا ہوا ہے اس کا غلام ایک درہم) ترکیب ہوگی = عمرٌو مبتدا، مُعطیً اسم مفعول، غلامـه مضاف مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل درهماً مفعول بہ (ثانی) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ (زید مارا جاتا ہے اس کا باپ) بكرٌ معلوم ابنه فاضلاً (بکر جانا ہوا ہے اس کا بیٹا فاضل) خالدٌ مُخبَرٌ ابنه عمرواً فاضلاً (خالد خبر دیا ہوا ہے اس کا بیٹا عمرو کے فاضل ہونے کی) وہی عمل جو ضُربَ، أُعْطِيَ اور أُخبِرَ کرتا مضروب، معطي، معلوم اور مخبرٌ نے کیا ہے۔

صفت مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں (۵) جیسے: حَسَنٌ (اچھا، خوبصورت) یہ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہوں، صفت مشبہ فعل لازم کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، صفت مشبہ کے عمل کرنے کی ایک شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ صفت مشبہ سے پہلے الف

---

(۱) النحو الوافی ج:۳ص:۲۴۸، رضی شرح کافیہ ج:۳ص:۲۰۰، (۲) ہدایۃ النحو ص:۷۶، کافیہ ص:۸۸، رضی شرح کافیہ ج:۳ص:۲۰۰

(۳) التشیر الکامل ص ۴۷-۵۹ (۴) ہدایۃ النحو ص:۷۷، کشاف اصطلاح الفنون، ج:۲، ص:۲۱۷، النحو الوافی، ج:۳، ص:۲۷۱

(۵) ہدایۃ النحو ص:۷۷، النحو الوافی، ج:۳، ص:۲۸۱/۸۲

Scanned by CamScanner

لام بمعنی الذی اسم موصول کے علاوہ پانچ الفاظ مبتدا، موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی ایک لفظ ہو، جیسے: زیدٌ حَسَنٌ غلامہ (زید خوبصورت ہے اس کا غلام) ترکیب ہوگی = زید مبتدا، حسن صفت مشبہ، غلامہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر حسن کا فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اسم مفعول اور صفت مشبہ کا عمل بیان کریں اور اس بات کی وضاحت کریں کہ اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کرنے کی شرطیں پائی جارہی ہیں یا نہیں!

﴿الحجرةُ مفتوحةٌ نوافِذُها﴾ کمرہ کھلی ہوئی ہیں اس کی کھڑکیاں ﴿رأیتُ رجلاً طَلِقاً لسانُہ﴾ دیکھا میں نے ایسے آدمی کو کہ تیز طرار ہے اس کی زبان ﴿رأیت خالداً ممدوحاً ابنُہ﴾ دیکھا میں نے خالد کو اس حال میں کہ تعریف کیا جاتا ہے اس کا بیٹا ﴿مَرَرْتُ بمدرسةٍ مفتوحٍ بابُها﴾ گزرا میں ایسے مدرسے سے کھلا ہوا ہے جس کا دروازہ ﴿السُّلَحفاةُ بطیئٌ سَیرُها﴾ کچھوا سست ہے اس کی چال ﴿مامفتوحٌ سلطانُ الإقلیم﴾ ملک کا بادشاہ مغلوب نہیں ہے ﴿مُخرَجُ المدرسةِ خائبٌ﴾ مدرسہ کا نکالا ہوا نامراد ہے ﴿حَسَنُ الوجهِ زیدٌ﴾ ﴿جاء نی المسموعُ تلاوتُہُ﴾ آیا میرے پاس وہ شخص کہ سنی ہوئی ہے جس کی تلاوت ﴿أخالِدٌ بَلِزٌ جِسمُہُ﴾ کیا خالد فربہ ہے اس کا جسم ﴿ماناۂلۃٌ شجاعٌ أبُوها﴾ نائلہ اس کا باپ بہادر نہیں ہے ﴿اِشتَرَیتُ الجَوَادَ الأشهَبَ لونُہُ﴾ خریدا میں نے ایسا گھوڑا کہ چتکبرا ہے جس کا رنگ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلا: مفتوح = لفظ کی دونوں قسموں......اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ

میں سے اسم مفعول ہے اس لئے کہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہوا ہے اور اسم مفعول کے عمل کرنے کی دونوں شرطیں حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور اس سے پہلے چھ الفاظ مبتدا الخ میں سے کسی ایک کا ہونا پائی جارہی ہیں، یہاں اس سے پہلے حرف نفی ہے، یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے۔

بَطِیْئٌ = لفظ کی دونوں قسموں......اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے صفت مشبہ ہے، اس لئے کہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہیں، اور اس کے عمل کرنے کی شرط اس سے پہلے پانچ الفاظ الف لام بمعنی الذی کے علاوہ مبتدا الخ میں سے کسی ایک کا ہونا پائی جارہی ہے، یہاں اس سے پہلے مبتدا ہے، یہ فعل لازم کا عمل کرتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) صفت مشبہ پر الف لام بمعنی الذی اسم موصول نہیں آتا ہے (۱)

(۲) صفت مشبہ، مشابہ بالمفعول، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، حال، تمیز کو نصب دیتا ہے۔ صفت مشبہ کے مشابہ بالمفعول کے علاوہ باقی مفعولات میں عمل کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ (۲)

(۳) صفت مشبہ چونکہ فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے اسی لئے اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا ہے۔

سبق ﴿۷﴾

(۷) اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں! (۳) جیسے: أَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں) یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول فیہ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اس کا فاعل (اکثر)

(۱) درایۃ النحو ص: ۲۰۳ (۲) النحو الوافی، ج: ۳، ص: ۳۰۱، (۳) النحو الوافی، ج: ۳، ص: ۳۹۵، ہدایۃ النحو ص: ۷۵

ضمیر مستتر ہوتی ہے۔(۱)

اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ کے ساتھ جیسے: زیدٌ افضل من عمروٍ (زید زیادہ افضل ہے عمر سے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد اور مذکر ہوتا ہے۔

(۲) الف لام کے ساتھ جیسے: زیدُ الافضل عالم (افضل زید عالم ہے) اس وقت اسم تفضیل واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث میں اپنے سے پہلے اسم کے موافق ہوتا ہے۔

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے: زیدٌ افضل القوم (زید قوم کا افضل ہے) اس وقت اسم تفضیل کو اپنے سے پہلے اسم کے موافق لانا اور مفرد مذکر لانا دونوں طریقے جائز ہیں۔ ترکیب ہوگی = زیدٌ مبتدا، افضل اسم تفضیل مضاف، ھو ضمیر اس میں فاعل، القوم مضاف الیہ، اسم تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) مصدر: وہ اسم ہے جو معنی حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں جیسے: ضَرْبٌ (مارنا) یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ مصدر کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ مفعول مطلق نہ ہو جیسے: أعجبني ضربُ زيدٍ عمرواً (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو زید کے عمرو کو مارنے نے) أعجبني قيامُ زيدٍ (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے) جو عمل قامَ اور ضربَ کرتا ہے وہی عمل ضَربٌ اور قیامٌ نے کیا۔ ترکیب ہوگی = اعجب فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر مفعول بہ قیامُ مصدر، زیدٌ اس کا فاعل، مصدر اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اعجب کا فاعل، اعجب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسم تفضیل کا استعمال تینوں طریقوں میں

(۱) غایۃ التحقیق ص: ۲۴۴، درایۃ النحو ص: ۲۰۹

ہے کس طریقہ سے ہورہا ہے اس کی وضاحت کریں نیز مصدر کے عمل کرنے کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں اس کو بیان کرنے کے بعد اس کا عمل متعین کریں!

﴿الشَّمسُ اکبَرُ مِنَ الارْضِ﴾ سورج زمین سے بڑا ہے ﴿کان استقبالُ خالدٍ الضیوفَ حسناً﴾ خالد کا مہمانوں کا استقبال کرنا اچھا تھا ﴿انَّ اکرامَ خالدٍ الوفودَ حمیدٌ﴾ بلاشبہ خالد کا وفود کا اکرام کرنا قابل تعریف ہے ﴿مکة المکرمةُ والمدینةُ المنوَّرةُ اشرفُ المُدُنِ﴾ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ شہروں میں سب سے زیادہ باعزت ہیں ﴿الدار الکبری جمیلة﴾ بڑا گھر خوبصورت ہے ﴿الطیارةُ اسْرَعُ مِنَ القطارِ﴾ ہوائی جہاز زیادہ تیز رفتار ہے ٹرین سے ﴿رحمةُ ماجدٍ الضعفاءَ دلیلُ نُبْلِهِ﴾ ماجد کا کمزوروں پر رحم کرنا اس کی شرافت کی دلیل ہے ﴿اُذکُرِ اللّٰهَ ذِکراً﴾ ﴿العلماء العاملون افاضل الناس﴾ عمل کرنے والے علماء لوگوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں ﴿رجال العلم اَنفَعُ الرجال﴾ علم کے لوگ لوگوں میں زیادہ نفع بخش ہیں ﴿أعجبنی مُساعَدَةُ راشدٍ المریضَ﴾ تعجب میں ڈالدیا مجھ کو راشد کے بیمار کا تعاون کرنے نے ﴿زیدٌ احسنُ منك الیوم راکباً﴾ زید زیادہ خوبصورت ہے تجھ سے آج سوار ہونے کی حالت میں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: أَسْرَعُ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم تفضیل ہے، اس لئے کہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کر رہا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جا رہے ہیں، یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول معہ، مفعول لہ کو نصب دیتا ہے، اسم تفضیل کے تینوں طریقۂ استعمال میں سے مِنْ کے ساتھ مستعمل ہے۔

اِسْتِقْبَالُ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے مصدر ہے، اس لئے کہ ایسا اسم ہے جو معنی حدثی پر دلالت کر رہا ہے اور اس سے افعال نکلتے ہیں، یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، اس کے

عمل کرنے کی شرط مفعول مطلق نہ ہونا پائی جارہی ہے۔

ملحوظہ

مصدر کا استعمال اضافت کے ساتھ اور بغیر اضافت دونوں طریقوں سے ہوتا ہے البتہ اکثر اضافت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہی فصیح ہے(۱)

سبق ۷۵

(۹) اسمِ مضاف: (اس کی تعریف گزر گئی ہے) یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے: جاء غلامُ زَیْدٍ اس مثال میں غلامُ مضاف نے زید مضاف الیہ کو جر دیا ہے۔

فائدہ: مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مقدر ہوتا ہے، کبھی وہ حرفِ جر مِنْ ہوتا ہے، جب کہ مضاف الیہ، مضاف کی جنس سے ہو جیسے: خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) اسکی اصل خـــاتـمٌ مِنْ فِضَّة ہے اس کو اضافت بیانیہ کہتے ہیں(۲)۔ اور کبھی وہ حرف جر فی ہوتا ہے جب کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو جیسے: صلاۃ اللیل (رات کی نماز) اس کی اصل صلاۃٌ فی اللیلِ ہے اس کو اضافتِ ظرفیہ کہتے ہیں(۳)۔ اور کبھی وہ حرف جر لام ہوتا ہے جب کہ مضاف الیہ نہ مضاف کی جنس سے ہو اور نہ ظرف ہو جیسے: غلامُ زیدٍ اس کی اصل غلامٌ لِزَیْدٍ ہے، اس کو اضافت لامیہ کہتے ہیں(۴)

سبق ۷۶

(۱۰) اسمِ تام: وہ اسم ہے جو ایسی حالت میں ہو کہ اس حالت میں باقی رہتے ہوئے، اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو(۵) یہ تمیز کو نصب دیتا ہے اسم تام ہوتا ہے چھ چیزوں سے۔

(۱) تنوین سے جیسے: ﴿مافی السَّماءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحاباً﴾ نہیں ہے آسمان میں ہتھیلی کے بقدر بادل) یہاں راحۃٍ اسم تام ہے، یہ تام ہو رہا ہے تنوین سے

(۱) النحو الوافی ج:۳ ص:۲۱۸، درایۃ النحو ص:۱۹۸، کافیہ ص:۸۷ (۲) المعجم المفصل فی النحو، ج:۱ ص:۱۸۸
(۳) ایضاً، ج:۱ ص:۱۸۹ (۴) ایضاً، ج:۱ ص:۱۹۰ (۵) درایۃ النحو ص:۱۲۴

Scanned by CamScanner

(۲) تنوینِ مقدرہ سے جیسے: عندی احدعشر رجلاً ، یہاں احد عشر اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے تنوین مقدرہ سے کیوں کہ اس کی اصل احدٌ وّعشرٌ ہے، ﴿زیدٌاکثر منك مالاً﴾ زید زیادہ ہے آپ سے مال کے اعتبار سے یہاں اکثر اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے تنوین مقدرہ سے، اس لئے کہ اس کی اصل اکثرٌ ہے (تنوین غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مقدر ہوگئی) (۳) نون تثنیہ سے جیسے ﴿عندی قفیزانِ بُرًّا﴾ میرے پاس دوقفیز گیہوں ہے یہاں قفیزان اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے نونِ تثنیہ سے (۴) نونِ جمع سے جیسے ﴿هَلْ نُنَبِّئُكُم بالأ خسرین أعمالاً﴾ کیا بتائیں ہم تمہیں ان لوگوں کو جو خسارہ میں ہیں اعمال کے اعتبار سے یہاں اخسرین اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے نونِ جمع سے۔ (۵) مشابہ نونِ جمع سے جیسے ﴿عندی عشرون درهماً﴾ یہاں عشرون اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے مشابہ نون جمع سے (۶) اضافت سے جیسے ﴿عندی مِلؤُه عسلاً﴾ میرے پاس برتن بھر شہد ہے یہاں مِلؤُ اسم تام ہے، یہ تام ہورہا ہے اضافت سے۔

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! مضاف اوراسم تام کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں اوران کے عمل کو متعین کریں!

﴿تَوَاضُعُ المرء کرامةٌ﴾ مرد کی تواضع شرافت ہے ﴿فی العُلْبَةِ رطل عَسلاً﴾ ڈبہ میں ایک رطل شہد ہے ﴿الکعبةُ بَیتُ اللّٰهِ﴾ ﴿مافی الإناءِ قَدْرُ راحةٍ دقیقاً﴾ نہیں ہے برتن میں ہتھیلی کے بقدر آٹا ﴿صَلَّتْ خَوْلَةُ عشرین رکعةً﴾ خولہ نے بیس رکعت نماز پڑھی ﴿کُتُبُ المَکْتَبَةِ کثیرةٌ﴾ لائبریری کی کتابیں بہت ہیں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: بَیتُ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم مضاف ہے، اس لئے کہ اس کی دوسرے کلمہ کی طرف

Scanned by CamScanner

نسبت کی جارہی ہے، یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔

راحۃٍ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مُہمل...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم تام ہے، اس لئے کہ یہ ایسی حالت میں ہے کہ اس حالت میں باقی رہتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہیں ہے، یہ تام ہورہا ہے تنوین سے، یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔

سبق ﴿۷۷﴾

(۱۱) اسم کنایہ: (اس کی تعریف گزر چکی) اسماء کنایہ میں سے کم اور کذا مبہم عدد کے لئے استعمال ہوتے ہیں کم اور کذا تمیز کو نصب دیتے ہیں جیسے: کم دِرْهَماً عِنْدَكَ (کتنے درہم تمہارے پاس ہیں) کذا درهماً عندی (اتنے درہم میرے پاس ہیں) کم اور کذا کو ترکیب میں ممیز اور مابعد کو تمیز کہتے ہیں۔ کم درهما عندك کی ترکیب ہوگی = کم ممیّز، درهماً تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مبتدا عندك مضاف مضاف الیہ سے مل کر ثابت کا مفعول فیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (اسی طرح کذا درهما عندی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوجائے گا)

فائدہ: کم کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔ کم استفہامیہ! کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ ”کتنے“ ہوتا ہے جیسے: کم رجلاً عندكَ؟ (کتنے مرد ہیں تیرے پاس) اور کم خبریہ کی تمیز مجموع اور مکسور ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ ”بہت سے، کتنے ہی“ ہوتا ہے جیسے کم رجالٍ عندی (بہت سے مرد میرے پاس ہیں) یا مفرد اور مجرور ہوتی ہے جیسے: کم مالٍ انفقتُ (کتنا ہی مال میں نے خرچ کیا) کبھی کم خبریہ اور استفہامیہ کی تمیز پر مِنْ حرفِ جر زائد آجاتا ہے خبریہ کی مثال جیسے: کم مِن مَلَكٍ فی السَّمٰوٰتِ (کتنے ہی فرشتے آسمان میں ہیں) ترکیب ہوگی = کم خبریہ ممیّز مِنْ زائدہ، ملَكٍ تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مبتدا فی السمٰوٰتِ جار مجرور سے مل کر ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

ہوا۔ استفہامیہ کی مثال کَمْ آتَینٰاھُمْ من آیۃٍ بیّنۃٍ (کتنی عنایت کی ہم نے ان کو کھلی ہوئی نشانیاں)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں! کم و کذا کا عمل بیان کریں! اور استفہامیہ و خبریہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿کَمْ افراسٍ ملکتھا﴾ بہت سے گھوڑوں کا میں مالک ہوا ﴿کم رجلٍ فی داری﴾ کتنے ہی مرد میرے گھر میں ہیں ﴿کم مدرسۃً فی قریتِکَ﴾ کتنے مدرسے تمہارے گاؤں میں ہیں ﴿کم مَدَارِسَ نَظَرْتُھا﴾ بہت سے مدرسے ہیں جن کو میں نے دیکھا ہے ﴿کم کُتُبٍ اشتریتھا﴾ کتنی ہی کتابیں ہیں جن کو میں نے خریدا ہے ﴿کم من قریۃٍ اھلکناھا﴾ کتنے ہی گاؤں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کردیا ﴿کذا قلمًا فی الدکان﴾ دکان میں اتنے قلم ہیں ﴿فی المصنع کذا عاملاً﴾ کارخانہ میں اتنے کام کرنے والے ہیں ﴿قبضتُ کذا وکذا درھمًا﴾ میں نے قبضہ کیا اتنے اتنے درہم پر۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: کَمْ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے اسم کنایہ ہے، اس لئے کہ مبہم عدد پر دلالت کرنے کیلئے بولا جاتا ہے، کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں سے کم استفہامیہ ہے، یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) تمیز میں اصل منصوب ہونا ہے لیکن کم خبریہ کے مضاف ہونے کی وجہ سے اس کی تمیز لفظاً مجرور ہوتی ہے۔

(۲) کذا (کم) خبریہ کی طرح خبر کیلئے استعمال ہوتا ہے لیکن کذا کی تمیز وجوباً منصوب ہوتی ہے البتہ کوفیین کے نزدیک کذا کی تمیز کم خبریہ کی تمیز کی طرح مجموع مکسور اور واحد مکسور بھی ہوتی ہے جیسے: کذا ثوبٍ، کذا اثوابٍ فی المتجر۔(۱)

(۱) مغنی اللبیب ج:۱ص:۱۸۷، النحو الوافی ج:۴ص:۵۷۰

Scanned by CamScanner

(۳) حرفِ جر زائد کو مُتَعَلَّق کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔(۱)

﴿سبق ۷۸﴾

عامل معنوی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ابتداء: اسم کا عامل لفظی سے اس طرح خالی ہونا کہ وہ مسند یا مسند الیہ واقع ہو رہا ہو۔ یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: زیدٌ عالمٌ ، اس مثال میں زیدٌ مبتدا اور عالمٌ خبر کو ابتداء عامل معنوی نے رفع دیا۔ یہاں دو مذہب اور ہیں۔

(۱) ابتداء عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا عامل ہے خبر میں۔

(۲) مبتدا اور خبر دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں۔

فائدہ: مبتدا: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو۔

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو،(۲) جیسے: زیدٌ عالمٌ

(۲) فعل مضارع کا عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہونا۔ یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: یَضرِبُ

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور عامل لفظی و معنوی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں!

﴿لا نُکَذِّبُ بآیاتِ رَبِّنا﴾ نہیں جھٹلائیں گے ہم اپنے رب کی نشانیوں کو ﴿حَمُوْدٌ خِرِّیجُ الاَزْهَرِ﴾ حمود جامعہ ازہر کا فارغ ہے ﴿عَمَلِیَّةُ البَطنِ صَعْبَةٌ﴾ پیٹ کا آپریشن مشکل ہے ﴿الخِبْرَةُ نافِعَةٌ﴾ تجربہ نفع بخش ہے ﴿سیقول السفهاءُ﴾ عنقریب کہیں گے بیوقوف لوگ ﴿أعُوذُ بِرَبِّ النّاسِ﴾ پناہ لیتا ہوں

(۱) النحو الوافی ج:۱ص:۴۴۱ (۲) کافیہ ص:۱۸، ہدایۃ النحو ص:۲۷

میں لوگوں کے پروردگار کی ﴿الصلوٰۃُ عمادُ الدین﴾ نماز دین کا ستون ہے ﴿جَدَّۃُ مدینۃٌ جمیلۃٌ﴾ جدہ ایک خوبصورت شہر ہے ﴿عند کم ملءٌ﴾ ﴿فی الفصلِ تلمیذٌ﴾ ﴿امامَ المدرسۃِ حدیقۃٌ﴾

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا مذکورہ طریقوں کے مطابق طلبہ سے اجرا کرائیں! اور اسم فاعل، صفت مشبہ اور مضاف وغیرہ کو شرائطِ عمل میں غور کرنے کے بعد دوران اجرا عوامل میں لے جائیں۔

﴿ملحوظہ﴾

بوقتِ ترکیب اس بات کا لحاظ رکھیں کہ جہاں بھی جار مجرور یا ظرف جملہ کے شروع میں آئے تو اس کو ثابت وغیرہ کے متعلق بنا کر خبر مقدم بنائیں اور مابعد کو مبتدا مؤخر، اس لئے کہ شبہ جملہ مبتدا نہیں ہوتا ہے۔(۱)

سبق ﴿۷۹﴾

توابع کا بیان: تابع، ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہو۔ متبوع: وہ لفظ ہے اعراب میں تابع جس کے موافق ہو۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

صفت ☆ تاکید ☆ بدل ☆ عطف بحرف ☆ عطف بیان۔

صفت: ایسا تابع ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت کو بیان کرے(۲) صفت کے متبوع کو ترکیب میں موصوف کہتے ہیں۔ صفت کی دو قسمیں ہیں

(۱) صفت بحالِ موصوف (۲) صفت بحالِ متعلق موصوف۔

صفت بحالِ موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو

---

(۱) النحو الوافی ج:۱ص:۵۴۴ (۲) النحو الوافی ج۳ ص ۴۴۷

موصوف میں ہوں جیسے: جاء رَجُلٌ عالمٌ اس مثال میں عالم ایسے معنی پر دلالت کررہا ہے جو رجلٌ موصوف میں ہیں لہٰذا عالمٌ کو صفت بحال موصوف کہیں گے۔
(ترکیب خود کیجئے!)

صفت بحال موصوف کا دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ (تعریف) معرفہ ہونا، یعنی اگر موصوف معرفہ ہوگا تو صفت بھی معرفہ ہوگی۔ (تنکیر) نکرہ ہونا (تذکیر) مذکر ہونا (تانیث) مؤنث ہونا۔ (افراد) واحد ہونا۔ (تثنیہ) مثنیٰ ہونا (جمع) مجموع ہونا (رفع) مرفوع ہونا (نصب) منصوب ہونا (جر) مجرور ہونا۔

سبق ۸۰

فائدہ: صفت بحال موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے۔ جیسے: عندی رجلٌ عالمٌ، رجلانِ عالمان، رجالٌ عالمون، امرأة عالمة، اَلْاِمْرأتان العالمتان، النسوة العالمات (النسوة العالماتُ، میں العالمات صفت بحالِ موصوف اپنے موصوف کے ان دس چیزوں میں سے چار چیزوں تعریف، تانیث، جمع اور رفع میں مطابق ہے)

صفت بحالِ متعلق موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں (۱)۔ جیسے: جَاءَنِی رَجُلٌ حَسَنٌ غلامُہٗ (آیا میرے پاس ایسا مرد کہ خوبصورت ہے اس کا غلام) اس مثال میں حسنٌ ایسے معنی پر دلالت کر رہا ہے جو رَجُلٌ موصوف کے متعلق غلام میں ہیں۔ لہٰذا حَسَنٌ کو صفت بحال متعلق موصوف کہیں گے۔ (ترکیب = جاء فعل، نونِ وقایہ، ی ضمیر مفعول بہ، رجل موصوف، حسن صفت مشبہ اپنے فاعل غلامہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت بحال متعلق

(۱) النحو الوافی: ج ۳، ۴۵۲

موصوف الخ)

سبق ۸۱

صفت بحال متعلق موصوف کا ان پانچ چیزں میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔(۱) تعریف (۲) تنکیر (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر۔

فائدہ: (۱) صفت بحال متعلق موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے۔جیسے: جاء نی رجل عالم ابوہ (آیا میرے پاس ایسا مرد کہ عالم ہے جس کا باپ) اس مثال میں عالمٌ صفت بحال متعلق موصوف اپنے موصوف رجلٌ کے پانچ چیزوں میں سے دو چیزوں تنکیر اور رفع میں مطابق ہے۔

فائدہ: (۲) نکرہ کی صفت جملہ خبریہ آسکتی ہے، اس وقت جملہ میں نکرۂ موصوفہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر وغیرہ کا ہونا ضروری ہے جیسے: جاء نی رجُلٌ ابوہ عالم۔
(ترکیب جاء فعل نون وقایہ ی مفعول بہ رجلٌ موصوف، ابوہ مرکب اضافی ہوکر مبتدا، عالم اسم فاعل ضمیر ھو مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور صفت بحال موصوف وصفت بحال متعلق موصوف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، نیز صفت کا موصوف کے جن چیزوں میں مطابق ہونا ضروری ہے ان کو بیان کریں!

﴿یَسْلُکْهُ عذاباً صَعَداً﴾ داخل کردے گا اس کو چڑھتے عذاب میں ﴿ جاؤوا علی قمیصہ بدم کَذِبٍ﴾ لائے وہ لوگ ان کی قمیص پر جھوٹے خون کو ﴿ اھدنا

الصراط المستقیم ﴾ ہدایت دے ہم کو سیدھے راستہ کی ﴿ ھذا رجلٌ عاقِلَۃٌ اُختُہ ﴾ یہ ایسا مرد ہے کہ عقلمند ہے جس کی بہن ﴿ اتقوا یوماً لاتجزی نفس عن نفس شیئاً ﴾ اس دن سے ڈرو کہ نہیں کام آئے گا جس میں کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی ﴿ ھذا حقلٌ نضرتْ زُرُوعُھا ﴾ یہ ایسا کھیت ہے کہ تروتازہ ہوگئیں جس کی کھیتیاں ﴿ جاء نی طالبٌ عطوفٌ اساتذتُہ ﴾ آیا میرے پاس ایسا طالب علم کہ مہربان ہیں جس کے اساتذہ ﴿ جاء نی الوَلَدَانِ العالمُ ابوھما ﴾ آئے میرے پاس ایسے دولڑکے کہ عالم ہے ان کا باپ ﴿ جاء تنی الطفلات القائمُ ابوھن ﴾ آئے میرے پاس ایسی بچیاں کہ کھڑا ہے جن کا باپ ﴿ تلک الدار البدیعۃ فُرُشُھا ﴾ وہ ایسا گھر ہے کہ عمدہ ہیں جس کے بستر۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں۔
مثلاً: صَعَداً = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل .... اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف حرفِ علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے یہاں حالتِ رفعی، حالت نصبی اور حالتِ جری میں سے حالت نصبی میں ہے اس لئے کہ عذاباً مفعول فیہ سے تابع واقع ہو رہا ہے اور تابع اس لئے ہے کہ یہ ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہے اور تابع کی پانچوں قسموں صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف اور عطف بیان میں سے صفت ہے، اس لئے کہ اپنے سے پہلے اسم کی حالت بیان کر رہا ہے صفت کی دونوں قسموں صفت بحال موصوف اور صفت بحال متعلق موصوف میں سے صفت بحال موصوف ہے، اس لئے کہ یہ ایسے معنیٰ پر دلالت کر رہی ہے جو موصوف میں ہیں۔ صفت بحالِ موصوف کا جن دس چیزوں تعریف، تنکیر، تذکیر، افراد، تثنیہ، جمع، رفع،

نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ ان میں سے چار چیزوں تنکیر، تذکیر، افراد اور نصب میں مطابقت پائی جارہی ہے عامل اور معمول میں سے عامل بھی ہے اور معمول بھی ہے، معمول اس لئے کہ یَسْئَلُ فعل اس میں عمل کررہا ہے اور عامل اس لئے کہ یہ عمل کررہا ہے عامل کی دونوں قسموں عامل لفظی اور عامل معنوی میں سے عامل لفظی ہے، اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے عامل لفظی کی تینوں قسموں حروف، افعال اور اسماء میں سے اسم ہے، اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں اسماء شرطیہ الخ میں سے صفت مشبہ ہے، اس لئے کہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کررہا ہے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہیں، اس کے عمل کرنے کی شرط الف لام بمعنیٰ الذی کے علاوہ پانچ چیزوں مبتدا الخ میں سے کسی ایک کا اس سے پہلے ہونا پائی جارہی ہے، یہاں صفت مشبہ سے پہلے موصوف ہے، یہ فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے

سبق ۸۲

تاکید: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمول حکم میں اپنے متبوع کے حال کو اچھی طرح ثابت کردے کہ سامع کو کوئی شک باقی نہ رہے،(۱) نسبت کی مثال جیسے: جاء زیدٌ نفسه (زید خود آیا) اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہورہی ہے اس میں شک ہے کہ زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو نفسه نے آکر اس شک کو ختم کردیا، شمول حکم کی مثال۔ جیسے: جاء القوم کلھم (پوری ہی قوم آئی) اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جارہا ہے اس میں شک ہے کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو، کلھم نے اس شک کو ختم کردیا۔ ترکیب میں متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں لہٰذا جاء زید نفسه کی ترکیب ہوگی = جاء فعل، زید مؤکد، نفسه مضاف مضاف الیہ سے مل کر تاکید، مؤکد تاکید سے مل کر

(۱) ہدایۃ النحو ص:۵۱، کافیہ ص:۶۰

Scanned by CamScanner

فاعل ہوا، جاء کا الخ۔ (اسی طرح جاء القوم کلھم کی ترکیب ہوگی)

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظِ اول یعنی مؤکد کو مکرر لایا جائے (۱) خواہ لفظ اول اسم ہو جیسے جاء زیدٌ زیدٌ (زید ہی آیا) یا فعل ہو جیسے: جاء جاء زید، یا حرف ہو جیسے اِنَّ اِنَّ زیداً قائم (بلاشبہ زید ہی کھڑا ہے)۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ سے تاکید لائی جائے، وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں۔ (۲)

نَفسٌ، عَینٌ، کِلاَ، کِلتاَ، کُلٌّ، اَجمَعُ، أکتَعُ، أبتَعُ - ابصع۔

سبق ۸۳

تاکید معنوی کے مخصوص الفاظ میں سے نفسٌ اور عینٌ واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں مؤکد کے مطابق صیغوں اور ضمیروں کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: جاءنی زیدٌ نفسہ/ الزیدان نفساھما/ الزیدون انفسھم، جاءنی زید عینہ الخ

اور کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے: جاء الرجلان کلاھما و جاءت امرأتان کلتاھما (دونوں ہی عورتیں آئیں)

اور کلٌّ، اجمع، اکتع، ابتع، اور ابصع واحد اور جمع کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں لفظ کلٌّ میں مؤکد کے مطابق ضمیر کی تبدیلی اور اجمع اکتع ابتع اور ابصع میں صیغہ کی تبدیلی کے ساتھ جیسے: جاء القوم کلھم اجمعون اکتعون ابتعون ابصعون۔ (میرے پاس پوری ہی قوم آئی) قرأت الجریدۃَ کُلَّھا جَمُعاء کُتُعاء بُتُعاء بُصُعاء (میں نے پورا ہی اخبار پڑھا) (ترکیب ہوگی = قرأ فعل، تُ ضمیر فاعل، الجریدۃ مؤکد، کلھا مرکب اضافی ہوکر تاکید اول جمعاء

(۱) ہدایۃ النحو ص:۵۱، کافیہ ص:۶۱ (۲) ایضاً

تاکید ثانی کتعاء تاکید ثالث، بتعاء تاکید رابع، بصعاء تاکید خامس، مؤکد اپنی تمام تاکیدوں سے مل کر الخ)

فائدہ (۱) تثنیہ کی تثنیہ کی طرف اضافت کی صورت میں پہلے تثنیہ کو جمع سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں چنانچہ جاء الزیدان نفساھما میں انفسھما بھی کہا جا سکتا ہے۔(۱)

فائدہ (۲) اکتع، ابتع اور ابصع یہ اجمع کے تابع ہوتے ہیں لہٰذا اجمع کے بغیر ان کو استعمال کرنا اور اجمع پر ان کو مقدم کرنا جائز نہ ہوگا۔(۲)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں نیز تاکید کی دونوں قسموں میں سے کسی ایک کو متعین کریں!

﴿دُكَّتِ الأرضُ دَكًّا دَكًّا﴾ زمین خوب کوٹ دی جائے گی ﴿انت صادق صادق﴾ تم سچے ہی ہو ﴿حَضَرَ الأميرُ نفسُه﴾ امیر خود تشریف لائے ﴿طلع طلع الهلال﴾ چاند نکل آیا ﴿سَجَدَ الملائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾ تمام ہی فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿حضرت الوفود كلها جمعاء كتعاء بصعاء﴾ تمام وفود آئے ﴿طالعتُ الكتابَينِ كِلَيهما﴾ میں نے دونوں ہی کتابوں کا مطالعہ کیا ﴿جاء العَبْدُ كُلُّهُمْ﴾ تمام غلام آئے ﴿لأغوِيَنَّهُمْ اجمعين﴾ ضرور بالضرور گمراہ کردوں گا میں ان تمام کو ﴿اِشْتَرَيْتُ الْجَوَارِيَ كُلَّهُنَّ﴾ میں نے تمام ہی باندیوں کو خرید لیا۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: دَكًّا= لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل.......... اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے، جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف، حرفِ علت نہیں ہے، اس کا اعراب

(۱) ہدایۃ النحو ص ۷۲ (۲) ہدایۃ النحو ص ۵۲، کافیہ ۶۲

Scanned by CamScanner

حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالت جری میں سے حالت نصبی میں ہے، اس لئے کہ مفعول مطلق سے تابع واقع ہورہا ہے اور تابع اس لئے ہے کہ یہ ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہے اور تابع کی پانچوں قسموں صفت الخ میں سے تاکید ہے، اس لئے کہ نسبت میں اپنے متبوع کے حال کو ثابت کر رہا ہے۔ تاکید کی دونوں قسموں تاکید لفظی اور تاکید معنوی میں سے تاکید لفظی ہے، اس لئے کہ لفظ اول کو مکرر لایا گیا ہے۔ عامل معمول میں سے معمول ہے اس لئے کہ فعل اس میں عمل کر رہا ہے۔

﴿ملحوظہ﴾

یہاں اس تاکید کی تعریف کی گئی ہے جو اسم سے کی جائے۔ لہٰذا فعل اور حرف سے جو تاکید لائی جائے گی اس کو یہ تعریف شامل نہیں ہوگی۔ (۱)

لہٰذا فعل اور حرف سے جو تاکید لائی جائے بوقت اجرا اس کو تاکید اصطلاحی میں نہ لے جائیں بلکہ اس طرح کہیں مثلاً طَلَعَ تابع کی پانچوں قسموں میں سے تاکید لفظی ہے، اس لئے کہ پہلے لفظ کو مکرر لایا گیا ہے۔

سبق ﴿۸۴﴾

بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو۔ (۲) جیسے: سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ (چھینا گیا زید یعنی اس کا کپڑا) اس مثال میں سُلِبَ کی نسبت زیدٌ اور ثوبُہٗ کی طرف ہورہی ہے لیکن ثوبُہٗ کی طرف جو نسبت ہے یہ مقصود ہے زیدٌ کی طرف جو نسبت ہے وہ مقصود نہیں ہے۔ ترکیب میں متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔ لہٰذا سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ کی ترکیب ہوگی=سُلِبَ فعل مجہول، زیدٌ مبدل منہ، ثوبُہٗ مرکب اضافی ہو کر بدل، مبدل منہ بدل سے مل کر نائب فاعل الخ

(۱) درایۃ النحو ص: ۱۵۳، غایۃ التحقیق ص: ۱۶۳، النحو الوافی ج: ۳ ص: ۵۰۱ (۲) کافیہ ص: ۶۲، ہدایۃ النحو ص: ۵۲

Scanned by CamScanner

بدل کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الکل: ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا عین ہو (یعنی دونوں کا مدلول ایک ہو) (۱)

جیسے: جَاءَ زَيْدٌ أَخُوكَ (آیا زید تمہارا بھائی)

بدل البعض: ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا جز ہو (۲) جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ رأسُهُ (مارا گیا زید یعنی اس کا سر) (ترکیب خود کیجئے)

بدل الاشتمال ایسا بدل ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہو اور نہ اس کا جز ہو بلکہ مبدل منہ کا متعلق ہو (۳) جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ غلامُهُ (مارا گیا زید یعنی اس کا غلام)

بدل الغلط: ایسا بدل ہے جو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے (۴)

جیسے: جاء زیدٌ بکرٌ (آیا میرے پاس زید نہیں بلکہ بکر)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، بدل کی چاروں قسموں کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿بَنَى الرَّجُلُ البيتَ أساسَهُ﴾ بنایا آدمی نے گھر یعنی اس کی بنیاد کو ﴿أطرَبَنِي البُلبُلُ صوتُهُ﴾ مست کر دیا مجھ کو بلبل نے یعنی اس کی آواز نے ﴿نفعني الاستاذ نصيحتُه﴾ نفع پہونچایا مجھے استاد نے یعنی ان کی نصیحت نے ﴿خَسَفَ القمرُ جزئُهُ﴾ گہن ہوا چاند یعنی اس کا جز ﴿خُذْ دِرهماً ديناراً﴾ لے تو درہم نہیں، بلکہ دینار ﴿ضربتُ اللصَّ بِعَصاً سَيفٍ﴾ مارا میں نے چور کو لاٹھی سے نہیں بلکہ تلوار سے ﴿أعجبني الطفلُ كلامُهُ﴾ تعجب میں ڈال دیا مجھ کو بچے نے یعنی اس کی بات نے ﴿هَبَطَ ابونا آدمُ الهندَ﴾ اترے ہمارے والد آدم ہندوستان میں ﴿نجا من النار الخليلُ ابراهيمُ﴾ نجات پائی آگ سے

(۱) کافیہ ص:۶۲، (۲) ایضاً ۶۳ (۳) ایضاً (۴) ہدایۃ النحو ص:۵۳

Scanned by CamScanner

دوست ابراہیم نے ﴿طالعتُ الکتابَ نِصفَہٗ﴾ مطالعہ کیا میں نے کتاب کا یعنی اسکے نصف کا ﴿اَعْطِ السائلَ شعیراً قمحاً﴾ دے دو فقیر کو جو نہیں، بلکہ گیہوں۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: سیفٍ=لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ......اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالت رفعی، حالت نصبی اور حالتِ جری میں سے حالت جری میں ہے اس لئے کہ عصاً مجرور سے تابع واقع ہو رہا ہے، اور تابع اس لئے ہے کہ اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہے، تابع کی پانچوں قسموں صفت الخ میں سے بدل ہے اس لئے کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہے متبوع مقصود نہیں ہے، بدل کی چاروں قسموں بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال اور بدل الغلط میں سے بدل الغلط ہے، اس لئے کہ غلطی کے بعد دوسرے لفظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، عامل معمول میں سے معمول ہے، اس لئے کہ باحرف جر اس میں عمل کر رہا ہے۔

سبق ﴿۸۵﴾

عطف بحرف: ایسا تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو(۱)۔ جیسے: جاء زیدٌ و عمروٌ (آیا زید اور عمرو) اس مثال میں آنے کی نسبت زید اور عمر دونوں کی طرف ہو رہی ہے اور اس نسبت میں عمرو تابع اپنے متبوع زید کے ساتھ مقصود ہے، اس کو عطفِ نسق بھی کہتے ہیں۔۔ ترکیب میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جاء زیدٌ و عمروٌ کی ترکیب ہوگی=جاء فعل، زید معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، عمرو معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر فاعل الخ۔

(۱) ہدایۃ النحو، ص:۴۹، کافیہ، ص:۵۹

Scanned by CamScanner

عطف بیان: ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے(۱)
جیسے: اَقْسَمَ بِاللّٰہِ ابو حفص عُمَرُ (قسم کھائی اللہ کی ابو حفص عمر نے) اس مثال میں عُمَر صفت نہیں ہے اور اپنے متبوع ابو حفص کی وضاحت کر رہا۔ ترکیب میں متبوع کو مُبَیَّن اور تابع کو عطفِ بیان کہتے ہیں۔ اَقسَمَ بِاللّٰہِ ابو حفص عُمَرُ کی ترکیب ہوگی = اقسم فعل، بِاللّٰہِ جار مجرور سے مل کر اَقْسَمَ کے متعلق ابو حفص مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مبینَ، عُمَر عطف بیان، مبین عطف بیان سے مل کر فاعل الخ۔

فائدہ: کسی چیز کے دو ناموں میں سے مشہور کو عطف بیان بنایا جاتا ہے۔(۲)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور عطف بحرف و عطفِ بیان کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿فاز الرجل بالعلم وا لأدبِ﴾ کامیاب ہو گیا آدمی علم اور ادب کی وجہ سے ﴿دخل عندَ السلطانِ علماءُ ثم امراءُ﴾ داخل ہوئے بادشاہ کے پاس بعض علماء پھر امراء ﴿جَلَسَ ابنُ عَلِيٍّ حَسَنٌ﴾ بیٹھے حسن ابن علی ﴿خَطَبَ خالِدٌ وعامرٌ﴾ تقریر کی خالد نے اور عامر نے ﴿اکرم الصالِحَ لاالطالحَ﴾ اکرام کیا نیک نے نہ کہ برے نے ﴿ماسافر محمودٌ بل يُوسُف﴾ نہیں سفر کیا محمود نے بلکہ یوسف نے ﴿خرج المعلمون ثم المتعلمون﴾ نکلے اساتذہ پھر طلبہ ﴿قال نعمانُ ابو حنیفةَ﴾ کہا نعمان ابو حنیفہ نے ﴿سافر اخوكَ و ابی﴾ سفر کیا تمہارے بھائی اور میرے والد نے ﴿رَوَى عبدُاللهِ ابنُ عُمَرَ﴾ روایت کیا عبد اللہ ابن عمر نے ﴿جاهَدَ عَبدُ اللهِ ابنُ عباس﴾ جہاد کیا عبد اللہ ابن عباس نے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: اُمَراءُ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل ...... اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے

(۱) ہدایۃ النحو، ص:۵۳، کافیہ، ص:۶۳ (۲) ہدایۃ النحو، ص:۵۳

اعتبار سے سولہ قسموں میں سے غیر منصرف ہے،اس لئے کہ اسباب منع صرف میں سے تانیث بالف ممدودہ ایک ہی سبب دو سببوں کے قائم مقام پایا جارہا ہے،اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی اور حالت جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں حالت رفعی، حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت رفعی میں ہے،اس لئے کہ عاملہ فاعل سے تابع واقع ہو رہا ہے،اور تابع اس لئے ہے کہ یہ ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہے،تابع کی پانچوں قسموں صفت الخ میں سے عطفِ بحرف ہے اس لئے کہ حرفِ عطف کے بعد واقع ہے اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہے، عامل اور معمول میں سے معمول ہے اس لئے کہ دَخَلَ فعل اس میں عمل کر رہا ہے۔

حَسَنٌ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل...... تابع کی پانچوں قسموں صفت الخ میں سے عطف بیان ہے،اس لئے کہ صفت نہیں ہے اور اپنے متبوع کی وضاحت کر رہا ہے، عامل اور معمول الخ۔

سبق (۸۶)

حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے ،ان کی سولہ قسمیں ہیں۔

(۱) حروف تنبیہ: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں (۱) یہ تین ہیں (الا ،اما ،ھا) جیسے: الا زیدٌ قائمٌ (خبردار زید کھڑا ہے، ترکیب ہوگی = الا حرف تنبیہ غیر عامل زیدٌ قائمٌ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا)

(۲) حروف ایجاب: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق کو ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں (یہ کسی سوال کے جواب میں آتے ہیں) (۲) یہ چھ ہیں۔ نعم، بلیٰ، أجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ ۔ مثلاً = نعم (جی ہاں) اس شخص کے جواب میں

(۱) غایۃ التحقیق ص ۲۹۰ ،ہدایۃ النحو ص ۱۱۲ (۲) غایۃ التحقیق ص ۲۹۰، معجم المفصل ج ۱ ص ۲۶۵

جس نے کہا أجاءَ زیدٌ؟ (کیا زید آ گیا)

(۳) حروف تفسیر: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق سے پوشیدگی دور کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ یہ دو ہیں۔ أیْ، أَنْ جیسے: نَادَیْنٰهُ ان یاابراهیم (ہم نے ان کو آواز دی، اے ابرہیم) ترکیب میں حروف تفسیر کے ما قبل کو مُفَسَّر اور مابعد کو مُفَسِّر کہتے ہیں۔ لہٰذا ترکیب میں نادَینٰہُ کو مفسَّر اور یاابراہیم کو مفسِّر کہیں گے مُفسَّر مفسِّر سے مل کر جملہ تفسیر یہ ہوگا۔

(۴) حروفِ مصدریہ: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو جملے کو مصدر کے معنی میں کردیتے ہیں، یہ تین ہیں۔ ما، أنْ، أَنَّ۔ ان میں سے ما اور أنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوکر اس کو مصدر کے معنی میں کردیتے ہیں اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کو مصدر کے معنی میں کردیتا ہے۔(۱) جیسے: بَلَغَنِیْ أَنَّكَ قَائِمٌ مطلب ہوگا بَلَغَنِیْ قِیامُكَ (خبر پہونچی مجھے تمہارے کھڑے ہونے کی) (ترکیب سبق نمبر ۵۴ میں ملاحظہ فرمائیں)

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور مذکورہ حروفِ غیر عاملہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿هَا زَیْدٌ قائِمٌ﴾ ﴿ألا لاتَنْصُرْ﴾ خبردار! مدد نہ کر! ﴿إِسْئَلِ القَرْیَةَ ای اَهْلَ القَرْیَةِ﴾ ﴿قُطِعَ رِزْقُ اللِّصِ ای ماتَ اللِّصُّ﴾ منقطع کردیا گیا چور کا رزق یعنی مرگیا چور ﴿أَنْ تَصُوْمُوا خیرٌ لکم﴾ مطلب ہوگا صِیَامُکم خَیرٌ لکم، تمہارے روزے بہتر ہیں تمہارے لئے ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلیٰ﴾ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ﴿أمَا الأستاذُ یَقْدِمُ﴾ خبردار! استاد آرہے ہیں ﴿ضاقت علیهم الارض بِمارَحُبَتْ﴾ مطلب ہوگا بِرُحْبِها، تنگ ہوگئی ان پر زمین اپنے کشادہ ہونے کے باوجود ﴿أَوْحَیْنَا إِلیٰ اُمِّ مُوسیٰ أَنْ

(۱) درایۃ النحو ص ۲۶۶، غایۃ التحقیق ص ۲۹۳)

أَرْضِعِیْهِ﴾ہم نے موسی کی ماں کو وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

مثلاً: ھا=لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں.......... مفرد کی تینوں قسموں اسم، فعل اور حرف میں سے حرف ہے، اس لئے کہ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کے معنی معلوم نہیں ہورہے ہیں، معرب او مبنی میں سے مبنی ہے، اسلئے کہ حرف مبنی الاصل ہے حرف کی دونوں قسموں عامل اور غیر عامل میں سے غیر عامل ہے، اس لئے کہ عمل نہیں کررہا ہے، اور حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسموں میں سے حرف تنبیہ ہے، اس لئے کہ مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لئے وضع کیا گیا۔

﴿ملحوظہ﴾

(۱) حروف مصدریہ میں سے غیر عاملہ صرف ما ہے، اَنْ اور اَنَّ کو ما کے ساتھ جملہ کو مصدر کے معنی میں کرنے کی مناسبت کی وجہ سے یہاں ذکر کردیا گیا۔

(۲) مُفَسِّر اعراب میں مُفَسَّر کے مطابق ہوتا ہے۔(۱)

سبق ﴿۸۷﴾

حروفِ تحضیض: وہ حروف ہیں جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں (۲)۔ جیسے: هَلاَّ تـأْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا) یہ چار ہیں۔ اَلَاَّ، هَلاَّ، لو لا، لو ما۔ ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔

حرفِ توقع: وہ حرفِ غیر عامل ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو۔(۳) وہ حرفِ قد ہے۔ یہ تحقیق یا تقریب (ماضی کو حال سے قریب کرنے کیلئے ماضی میں) تقلیل (کمی کو ظاہر کرنے) کے لئے مضارع میں استعمال ہوتا ہے۔ تحقیق تقریب کی مثال جیسے: قدجاءَ زَیْدٌ (زید آگیا ہے) تقلیل کی مثال جیسے: ان الکذوبَ قد یَصْدُقُ (بے شک جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے)

---

(۱) النحو الوافی ج:۳ص ۱۴۰، درایۃ النحو ص: ۲۶۵ (۲) غایۃ التحقیق ص: ۲۹۳، النحو الوافی ج:۴ص ۱۷۳

(۳) درایۃ النحو ص: ۲۶۷

Scanned by CamScanner

حروفِ استفہام: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو سوال کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں(۱)۔ یہ دو ہیں۔ ہمزہ، ھَلْ۔ جیسے: ھل جاءَ زیدٌ؟ (کیا زید آیا؟)

حرفِ رَدَع: وہ حرفِ غیر عامل ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے وضع کیا گیا ہو(۲)۔ اور یہ حرف کَلَّا ہے۔ جیسے: کَلَّا جو اضرِبْ زیداً کے جواب میں کہا جائے۔ یہ حقاً بیشک کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: کلاسوف تعلمون (یقیناً تم لوگ جان لوگے)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور سبق میں مذکور حروفِ غیر عاملہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿أزیدٌ قائمٌ﴾ کیا زید کھڑا ہے ﴿ھَلَّا رحِمْتَ الطَّیرَ﴾ تم رحم کیوں نہیں کرتے پرندہ پر ﴿کَلَّا﴾ جو ﴿زیدٌ یُبْغِضُکَ﴾ "زید تم سے بغض رکھتا ہے" کے جواب میں بولا جائے ﴿اِنَّ الجوادَ قد یَبْخَلُ﴾ بے شک سخی کبھی کنجوسی کر دیتا ہے ﴿ھَلَّا صَافَحْتَ الضُیُوْفَ﴾ تم مہمانوں سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے ﴿أطفلةُ حَمودٍ باکیةٌ﴾ کیا حمود کی بچی رو رہی ہے ﴿ان المُصَلِّی قد یَکْسَلُ﴾ بے شک نمازی کبھی سستی کر دیتا ہے ﴿قد انزلنا إلیکُم الکتابَ﴾ نازل کر چکے ہم تمہاری طرف کتاب۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً: أ= لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل.........حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسموں میں سے حرفِ استفہام ہے، اس لئے کہ سوال کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

سبق ﴿۸۸﴾

تنوین: وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل

(۱) المعجم المفصل فی النحو ج:۲ ص:۹۰۲ (۲) غایۃ التحقیق ص:۲۹۶، ہدایۃ النحو ص:۱۲۴

Scanned by CamScanner

کی تاکید کے لئے نہ ہو(۱) جیسے: رَجُلٌ، عامِرٌ۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوینِ تمکن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنم۔

تنوین تمکن: وہ تنوین ہے جو اسم کے متمکن یعنی منصرف ہونے کو بتلائے (۲)۔ جیسے: زیدٌ، رجلٌ

تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے (۳)۔ جیسے: صَهٍ (تنوین کے ساتھ) اس کا مطلب ہے: اُسْکُتْ سُکوتاماً فی وقتٍ مّا (کسی وقت خاموش رہو) اور صَہْ (بغیر تنوین کے اس کا مطلب ہے: اُسْکُتْ السکوتَ الآنَ (اس وقت خاموش رہو)

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلہ میں لائی جائے (۴) جیسے ﴿یَوْمَئِذٍ﴾ اس کی اصل ''یوم إذکانَ کذا'' ہے کان کذا مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض مضاف کے آخر میں تنوین لے آئے۔

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے۔(۵) جسے ﴿مسلماتٌ﴾

تنوین کی یہ چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ یہ اسم فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے (۳) جیسے:

أَقِلِّی اللَّوْمَ عاذِلُ وَّ العِتَابَنْ ☆ وَقُولی إنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصابَنْ

ترجمہ: کم کر ملامت اے ملامت کرنے والی عورت اور عتاب کو اور کہہ تو اگر میں صحیح

---

(۱) ہدایۃ النحو ص:۱۲۵، کافیہ ص:۱۲۵ مغنی اللبیب ج:۲ ص ۳۴۰ (۲) رضی ج:۱ ص ۱۳، درایۃ النحو ص:۲۷۵، مغنی اللبیب ج ۲ ص:۳۴۰ (۳) رضی ص:۱۳، درایۃ النحو ص:۲۷۶، مغنی اللبیب ج ۲ ص ۳۴۱، (۴) رضی ج:۱ ص:۱۳، درایۃ النحو ص:۲۷۶، مغنی اللبیب ج ۲ ص ۳۴۰ (۵) رضی ج:۱ ص:۱۴، درایۃ النحو ص:۲۷۶، مغنی اللبیب ج:۲ ص ۳۴۲

Scanned by CamScanner

کام کروں کہ اس نے تصحیح کیا۔
اس شعر کے اندر العتابنْ اسم کے آخر میں اور أصابنْ فعل کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔

اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَیرَ اَنَّ رِکَابَنَا ☆ لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَکَانَ قَدِنْ

ترجمہ: کوچ (کا وقت) قریب آ گیا مگر تحقیق کہ ہماری سواری کے اونٹ اب تک ہمارے کجاؤں کے ساتھ رہے حالاں کہ شان یہ ہے کہ وہ سواریاں عنقریب زائل ہو جائیں گی۔ اس شعر میں (قد) حرف کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور تنوین کی قسم کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!
﴿قُلْتُ لِسِیْبَوَیْہِ﴾ میں نے کہا سیبویہ سے ﴿تَبَحَّرَ رَاشِدٌ﴾ ماہر ہو گیا راشد ﴿اِنَّهُنَّ مُؤْمِنَاتٌ﴾ ﴿سَافَرْتُ حِیْنَئِذٍ إلیٰ دهلی﴾ سفر کیا میں نے اس وقت دہلی کا۔

سَلَامٌ عَلیٰ خَیْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعٌ ☆ سَلَامٌ عَلیٰ خَیرِ الْأَنَامِ یُشَفَّعَنْ

(شوق بلند شہر)

سلامتی ہو مخلوقات کے سب سے بہتر شخص پر وہ سفارش فرمانے والے ہیں، سلامتی ہو مخلوق کے سب سے بہتر شخص پر ان کی شفارش قبول کی جائے گی۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!
مثلاً: حِیْنَئِذٍ میں اِذٍ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل.......... حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسموں میں سے تنوین ہے، اس لئے کہ یہ ایسا نونِ ساکن ہے جو کلمہ کے آخری حرف کے تابع ہے۔ تنوین کی پانچوں قسموں تنوینِ تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض، تنوین مقابلہ اور تنوین ترنم میں سے تنوین عوض ہے، اس لئے کہ مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے عوض میں لائی گئی ہے۔

Scanned by CamScanner

﴿ملحوظہ﴾

(۱) تنوین تنکیر اسماء افعال اور اسماء اصوات کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا رَجلٌ وغیرہ میں تنوینِ تنکیر نہیں ہے، بلکہ تنوین تمکن ہے۔ (۱)

(۲) اقلی الخ کی ترکیب ہوگی = عاذلُ منادی (مُرَخَّمُ) یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل محذوف کے ادعو فعل ضمیر انا فاعل عاذل منادی مرخم مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

اقلی فعل امر واحد مؤنث حاضر، ی ضمیر فاعل، اللوم، معطوف علیہ، واؤ حرف عطف العتابن معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا، واؤ حرف عطف، انْ حرف شرط اصَبتُ فعل فاعل سے مل کر شرط، قُولِی فعل امر واحد مؤنث حاضر فاعل سے مل کر قول، لقد اصابن فعل ضمیر ھو مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف علیہ سے مل کر جواب ندا۔

(۳) اَفِدَ التَّرَحُّل الخ کی ترکیب ہوگی اَفِدَ فعل التَّرَحُّل فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ، غیر بمعنیٰ الا برائے حصر، اَنّ حرف مشبہ بالفعل، رکابنا مرکب اضافی ہوکر اَنّ کا اسم لما حرف جازم تزل فعل مضارع مجزوم، ضمیر ھی ذوالحال، با حرف جر رحالنا مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تزل فعل کے، واؤ حالیہ کَاَنْ مخففہ من المُثقَلَةِ "ھا" ضمیر شان مقدر اس کا اسم، قدزالت فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر کَاَنْ مخففہ من المُثقَلَة کی خبر کَاَنْ مخففہ من المُثقَلَة اپنے اسم وخبر سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر تزل کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر اَنّ کی خبر الخ

---

(۱) رضی، ج:۱، ص:۱۳، درایۃ النحو، ص:۲۷۵، مغنی اللبیب، ج:۲، ص:۳۴۰

Scanned by CamScanner

سبق ۸۹

نون تاکید: وہ غیر عامل نون مشدد اور نون ساکن ہے جو فعل مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لئے آتے ہوں(۱) جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ

حروفِ زیادۃ: وہ حروف ہیں جن کے حذف کردینے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ ہو(۲) یہ آٹھ حروف ہیں۔ اِن، ما، اَنْ، لا، مِن، کاف، با، لام۔ جیسے لااقسم بھذاالبَلَدَ (میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی) ان میں سے آخر کے چار عمل کرتے ہیں۔

حروفِ شرط: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر ایک جملہ کے شرط اور دوسرے جملہ کے جزا ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ دو ہیں، اما اور لو۔ جیسے: اما الذین شقواففی النار (بہر حال وہ لوگ جو بد بخت ہوئے وہ دوزخ میں ہیں) اَمّاَ اجمال کی تفصیل کے لئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فا کا آنا ضروری ہے جیسے: فمنهم شقی وسعید فاما الذین شقواففی النار واماالذین سُعِدُوا ففی الجنۃِ (لوگوں میں بد بخت اور نیک بخت ہیں بہر حال جو لوگ بد بخت ہوئے تو وہ دوزخ میں ہیں اور بہر حال وہ لوگ جو نیک بخت ہوئے تو وہ جنت میں ہیں) ترکیب ہوگی = فا تفریعیہ، منهم ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم، شقی وسعید معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتداء مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، فا تفریعیہ، اما حرف شرط برائے تفصیل، الذین اسم موصول، شَقُوا فعل فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا قائم مقام شرط، فا جزائیہ فی النار ثابتون کے متعلق ہو کر خبر قائم مقام جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ، واما الذین سُعِدُوا ففی الجنۃ معطوف معطوف علیہ، معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

---

(۱) رضی ج:۲ص:۴۰۲، درایۃ النحو ص:۲۷۷، مغنی اللبیب ج:۲ص۳۴۰ (۲) درایۃ النحو ص:۲۶۴

سبق ﴿۹۰﴾

لَـوْ دو جملے فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے۔(۱) جیسے ﴿لوكانَ فيهما آلِهَةٌ الا الله لَفَسَدَتَا﴾ اگر ان میں، (زمین وآسمان میں) اللہ کے علاوہ چند معبود ہوتے تو البتہ زمین وآسمان تباہ ہو جاتے) مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے علاوہ زمین وآسمان میں کئی معبود نہیں ہیں لہذا زمین و آسمان تباہ نہیں ہیں۔(ترکیب ہوگی = لـو حرفِ شرط، فیہـمـا ثـابـتةٌ کے متعلق ہو کر خبر مقدم آلِهَةٌ موصوف، الا بمعنی غیر مضاف، اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، لفسدتا فعل فاعل سے مل کر جزا شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔(۲)

لولا: وہ حرفِ غیر عامل ہے جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے(۳) جیسے: لـولَا عَـلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) مطلب ہوا کہ علی موجود ہیں لہذا عمر ہلاک نہیں ہوا۔ (ترکیب ہوگی = لـولا امتناعیہ، عـلـی مبتدا موجـودٌ خبر محذوف، مبتدا خبر سے مل کر شرط، لهلك عمر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا)

سبق ﴿۹۱﴾

لام مفتوحہ: وہ حرف غیر عامل ہے جو فعل اور اسم کے شروع میں تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے آتا ہو(۴) جیسے ﴿لَـزَيْدٌ أَفْضَلُ من عمروٍ﴾ واقعی زید افضل ہے عمرو سے ﴿زَيْدٌ لَيَعْلَمُ﴾ زید واقعی جانتا ہے۔

ما بمعنی مادام: وہ ما (مصدریہ) ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کے معنی میں کردے

---

(۱) ہدایۃ النحو ص: ۱۲۱ (۲) حل ترکیب کافیہ ص: ۵۲، إعراب القرآن الكريم ج: ۵، ص: ۲۱

(۳) ہدایۃ النحو ص: ۱۱۹، النحو الوافی ج: ۴، ص: ۵۱۲ (۴) معجم المفصل فی النحو، ج: ۲، ص: ۲ تا ۸

اوراس سے پہلے مدت یاوقت وغیرظرف محذوف ہو(۱)۔جیسے: اقوم ماجلس الأمیر (میں کھڑارہوں گاجب تک امیر بیٹھے رہیں گے) ترکیب ہوگی=اقوم فعل،ضمیرانا مرفوع متصل فاعل،مدۃ مضاف محذوف ما(مصدریہ) جلس فعل الامیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر۔بتاویل مصدرہوکر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا اقومُ فعل کا اقوم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا،اصل عبارت ہوگی(اقوم مُدَّۃَ جُلُوسِ الْاَمِیْرِ

حروفِ عطف: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جواپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں(۲) یہ دس ہیں۔واؤ،فا، ثُمَّ،حَتّٰی، اِمَّا،اَوْ، اَمْ،لَا، بَلْ، لٰکِنْ۔جیسے: أَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ وعمروٌ (اکرام کیا میرازید اور عمرو نے)(ترکیب سبق ۸۵ میں گذرچکی)

تمرین

مندرجہ جملوں کی ترکیب اور حروفِ غیر عاملہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں!

﴿لَاُصَلِّبَنَّکُمْ أَجْمَعِیْنَ﴾ضرور بالضرور میں تم سب لوگوں کو سولی دوں گا ﴿ماان قرأتُ درساً﴾میں نے کوئی سبق نہیں پڑھا﴿لواجتھدتَ لَفُزْتَ فی الامتحان﴾اگر تو محنت کرتا تو امتحان میں کامیاب ہوجاتا﴿لولا فضلُ اللّٰہِ علیکم لھلکتم﴾اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم ہلاک ہوجاتے﴿مِنَ الطُّلَّابِ مُجْتَھِدٌ ومُھْمِلٌ اَمَّا المُجْتَھِدُ ففائِزٌ وَاَمَّا المُھْمِلُ ففاشِلٌ﴾طلبہ میں سے محنتی ہیں اور لاپرواہیں بہرحال محنتی تو وہ کامیاب ہیں اور بہرحال لاپروا تو وہ ناکام ہے) ﴿اتلو القرآن الکریم ماصلیتَ﴾میں قرآن شریف کی تلاوت کرتا رہوں گا جب تک کہ آپ نماز پڑھتے رہیں گے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں!

---

(۱)المعجم المفصل فی النحو، ج:۲،ص:۹۱۳،النحو الوافی، ج:۱،ص:۳۵۴ (۲) حاشیہ ہدایۃ النحو ص:۱۱۱،آسان نحو حصہ دوم ص:۹۳

مثلاً اَلَوْ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل.......حروفِ غیر عاملہ میں سے حرفِ شرط ہے، اس لئے کہ دو جملوں پر داخل ہو کر ایک جملہ کے شرط اور دوسرے جملہ کے جزا ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

اِضْرِبَنَّ میں نون = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل......حروفِ غیر عاملہ میں سے نون تاکید ہے اس لئے کہ ایسا نون مشدد ہے جو امر کے آخر میں تاکید کیلئے آیا ہے۔

اِنْ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل......حروفِ غیر عاملہ میں سے حرف زیادت ہے، اسلئے کہ اس کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہیں ہو رہا ہے۔

سبق ۹۲

مستثنیٰ وہ اسم ہے جو کلماتِ استثناء یعنی الا وغیرہ کے بعد مذکور ہو، تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے۔

جیسے: جاء القومُ الا زیداً (آئی قوم سوائے زید کے)(۱) جس چیز کی طرف نسبت ہو رہی ہو، اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، ترکیب ہوگی = جاء فعل، القوم مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء، زیداً مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کلمات استثناء دس ہیں۔ اِلا، غیرَ، سِوَی، سَوَاءٓ، حاشا، خلا، ماخلا، ماعدا، لیس، لا یکون، ان میں سے الا حرف ہے اور غیرَ، سوی، سوا اسم ہیں، اور ماخلا، ماعدا، لیس اور لا یکون فعل ہیں، اور حاشا، خلا اور عدا حرف بھی ہوتے ہیں اور فعل بھی۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع۔

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور کلمہ استثناء کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے نکالا گیا ہو جیسے: جاءنی القومُ الا زیداً۔

---

(۱) ہدایۃ النحو، ص: ۴۰

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو جیسے: جاء القوم إلاحماراً (آئی قوم سوائے گدھے کے)

مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ مفرغ (۲) مستثنیٰ غیر مفرغ۔

مستثنیٰ مفرغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو(۱) جیسے: ماجاء نی إلازیدٌ (نہیں آیا میرے پاس مگر زید)

مستثنیٰ غیر مفرغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو(۲) جیسے: ماجاءَ القومُ اِلَّازیداً (نہیں آئی قوم مگر زید)

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری جو نفی کے معنیٰ کو شامل ہو نہ ہو(۳) جیسے: قامَ زیدٌ

کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو(۴) جیسے: ماضَرَبَ زیدٌ، لَاتَضْرِبْ زیداً، هل جزاء الاحسان اِلا الا حسانُ (کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ ہو سکتا ہے)

سبق ﴿۹۳﴾

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں (۱) وجوبِ نصب (۲) نصب اور ماقبل سے بدل (۳) اعراب بحسب عوامل (۴) جر۔

وجوب نصب کی چار صورتیں ہیں۔(۵) مستثنیٰ متصل الا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے: جاءنی القومُ الازیدا

(۲) مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: جاءنی القومُ الا حماراً

(۳) مستثنیٰ خلا اور عدا کے بعد ہو، اکثر علماء کے نزدیک، اور بعض کے نزدیک

---

(۱) النحو الوافی ج ۲ ص ۳۱۷، المعجم المفصل، ج:۱ ص:۸۲ (۲) النحو الوافی ج ۲ ص ۳۱۶، المعجم المفصل، ج:۱ ص:۸۲

(۳) النحو الوافی ج ۲ ص ۳۱۷، (۵) ہدایۃ النحو ص:۴۱

مجرور ہوتا ہے یہ ان کو حرف جر مانتے ہیں۔اور ماخلا،ماعدا،لیس اور لایکون کے بعد ہو تمام علماء کے نزدیک۔جیسے:جاء القوم ماخلا زیداً۔

(ترکیب ہوگی=جاء فعل،القومُ ذوالحال،ما مصدریہ،خلا فعل،ضمیر ہو مستتر فاعل جو(لوٹ رہی ہے فعل مذکور کے مصدر مجیئ کی طرف)زیداً مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر حال،ذوالحال حال سے مل کر فاعل الخ)(۱)

(۴) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے:ماجاء نی الا زیداً احد (نہیں آیا میرے پاس زید کے علاوہ کوئی)

(۲)نصب اور ماقبل سے بدل،اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ غیر مفرغ کلام غیر موجب میں واقع ہو جیسے:ماجاء احدٌ الا زیداً/الا زیدٌ بدل کی صورت میں ترکیب ہوگی=احدٌ مبدل منہ،الا حرف استثناء،زیدٌ بدل،مبدل منہ بدل سے مل کر فاعل الخ۔

(۳)اعراب بحسب عوامل اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں واقع ہو جیسے:ماجاء الا زیدٌ،ما رأیتُ الا زیداً،مامررتُ الا بزیدٍ ماجاء نی الا زیدٌ کی ترکیب ہوگی=ماجاء فعل،الا حرف استثنا زیدٌ فاعل الخ۔

(۴)جر اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ لفظ غیر،سوی،سَوی،سواءَ کے بعد واقع ہو جیسے: جاء القوم غیر زیدٍ/سوی زیدٍ/سواء زیدٍ۔قوم آئی زید کے سوا(ترکیب ہوگی= جاء فعل،القومُ فاعل،سوی زیدٍ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہو الخ)سوی اور سواء اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مکان یعنی مفعول فیہ ہوتے ہیں۔(۲)

یا حاشا کے بعد واقع ہو اکثر علماء کے نزدیک۔جیسے:جاء نی القوم حاشا زیدٍ۔(اور بعض کے نزدیک مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے)

ملحوظہ

مصدر کے حال ہونے کی صورت میں،مصدر کو اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل

---

(۱)التبشیر الکامل ص:۴۰،شرح جامی ص:۱۵۲(۲)(شرح جامی ص:۱۶۰،المعجم المفصل ج:۱ص:۵۵۷)

Scanned by CamScanner

میں کرلیا جاتا ہے۔(۱)

سبق (۹۴)

لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ بالا کا اعراب ہوتا ہے یعنی الا کی صورت میں مستثنیٰ کا جو اعراب ہے وہ لفظ غیر کو دیدیا جاتا ہے، اور مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: جاء نی القوم غیرَ زیدٍ، غیرَ حمارٍ، ماجاء نی غیرَ زیدٍ القومُ، ماجاء نی احَدٌ غیرُ زیدٍ، مارأیتُ غیرَ زیدٍ، مامررتُ بغیرِ زیدٍ

ترکیب ہوگی = جاء فعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ القوم مستثنیٰ منہ غیر زید مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ: غیر زید کو القوم سے حال بھی بنا سکتے ہیں (۲)

فائدہ: (۱) لفظ غیر کو صفت کے لئے اور الا کو استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی غیر کو استثناء کے لئے، اور الا کو صفت کے لئے استعمال کرلیا جاتا ہے۔

الا صفت کے لئے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ منہ جمع ہو، نکرہ ہو اور اس کے افراد متعین نہ ہو جیسے: لوکان فیھما آلھۃ الا اللّٰہ لفسدتا (ترکیب گزر چکی)، لا إلٰہَ إلا اللّٰہُ (کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے) ترکیب ہوگی = "لا" لائے نفی جنس، اِلٰہَ اس کا اسم، موجودٌ محذوف، ضمیر اس میں ھُوَ مبدل منہ، الا اللّٰہ غیر اللہ کے معنی میں ہوکر بدل، مبدل منہ بدل سے مل کر نائب فاعل، موجودٌ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر الخ۔(۳)

فائدہ: (۲) لفظ غیر میں اتنی نکارت اور ابہام ہے کہ یہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود نکرہ ہی رہتا ہے معرفہ نہیں ہوتا لہٰذا مضاف الی المعرفہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا نکرہ کی صفت بن کر واقع ہونا درست ہے، جیسے: أقبلتُ علی رجلٍ غیرِ عليٍ (متوجہ ہوا میں علی کے علاوہ ایک آدمی پر)(۴)

(۱) المعجم المفصل، ج:۱ص:۵۵۷ (۲) المعجم المفصل فی النحو، ج:۲ص:۷۲۵ (۳) اعراب القرآن، ج:۱ص:۲۰۶

(۴) مغنی اللبیب: ج:۱ص:۱۵۸، النحو الوافی، ج:۲ص:۳۴۶

Scanned by CamScanner

﴿تمرین﴾

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے مستثنٰی کی قسم متعین کریں نیز اس بات کی وضاحت کریں کہ الا غیر کے معنی میں ہے یا استثناء کیلئے ہے۔

﴿رکبت الطائرة عشرين ساعةً الا خمسةً﴾ ﴿لو حضر الضيوف الا واحداً لأكرمتهم﴾ ﴿ماشاهدتُ الا واحداً﴾ نہیں دیکھا میں نے مگر ایک کو ﴿لا يكتُمُ الناسُ السِرَّ الا كلّ ذي شرفٍ﴾ نہیں چھپاتے ہیں لوگ راز کو مگر ہر شرافت والا ﴿لا يَسمَعُونَ فِيهَا لَغواً إلا سَلاماً﴾ نہیں سنیں گے وہ لوگ اس میں لغو بات مگر سلامتی کی بات ﴿فَحَصَ الطبيبُ الجسمَ الا اليَدَ﴾ ڈاکٹر نے چیک کیا جسم کو سوائے ہاتھ کے ﴿ما أخطأ الا عبدالقادِرِ﴾ نہیں غلطی کی مگر عبدالقادر نے ﴿نامَ أصحابُ البَيتِ غيرَ عصفورٍ مُغَرِّدٍ﴾ سو گئے گھر والے سوائے چہچہانے والی چڑیا کے ﴿فازَ الطلابُ في الأمتحانِ سِوى أُسَيدٍ، سَوَاء أسَيدٍ﴾ طلبہ امتحان میں کامیاب ہو گئے سوائے اسید کے ﴿سيهزم الأعْدَاءُ فقد خَرَجَ لملاقاتهم جَيْشٌ كبيرٌ الا القُوَّادُ الرُماةُ﴾ عنقریب شکست خوردہ ہوں گے دشمن تو نکلے گا ان سے ملاقات کے لئے ایک بڑا لشکر سوائے قائدین اور تیر اندازوں کے۔

طریقۂ اجرا: مذکورہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا طلبہ سے اجرا کرائیں! مثلاً:
اَليَدَ = لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل......... اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، اس لئے کہ یہ ایسا اسم ہے جو تثنیہ جمع اور غیر منصرف نہیں ہے اور اس کا آخری حرف حرف علت نہیں ہے، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، یہاں حالت رفعی، حالت نصبی اور حالت جری میں سے حالت نصبی میں ہے، اس لئے

کہ منصوبات میں سے ہے اور منصوبات کی بارہ قسموں مفعول مطلق الخ میں سے مستثنیٰ ہے، اس لئے کہ الا کلمہ استثناء کے بعد مذکور ہے اور یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ مستثنیٰ منہ کی طرف جس چیز کی نسبت ہے مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے، مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع میں سے مستثنیٰ متصل ہے، اس لئے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہے۔

تَمَّ هٰذا الكتاب بِعَونِهٖ تعالیٰ شانهٗ

هٰذا ما تَيَسَّر لی من الله سبحانه و تعالیٰ ان كان صواباً فمن عندالله وان كان خطأً فمن تلقاء نفسی وما ابرِّئُ نفسی

محمد علی بجنوری

استاذ دار العلوم دیوبند

۲۶؍ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner

مآخذ ومراجع

(۱) النحو الوافی　عباس حسن　"عضو مجمع اللغة العربیہ بالقاہرہ
(۲) اعراب القرآن الکریم وبیانہ محی الدین درویش　دار ابن کثیر، دمشق
(۳) المعجم المفصل فی النحو العربی، الدکتور عزیزہ فوال　دار الکتب العلمیہ، بیروت
(۴) الاشباہ والنظائر فی النحو جلال الدین السیوطی　دار الکتاب العربی، بیروت
(۵) مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب عبد اللہ ابن ہشام انصاری دار احیاء التراث العربی
(۶) الصرف التعلیمی　الدکتور محمد سلیمان یاقوت　مکتبہ منار الاسلامیہ، کویت
(۷) الکواکب الدریہ　محمد ابن احمد اہوال　مکتبہ اشاعۃ الاسلام، دہلی
(۸) کتاب سیبویہ　الامام سیبویہ　نشر الادب الحوزہ، طہران
(۹) محرم آفندی　عبد اللہ بن صالح بن اسمٰعیل　مطبع سندھ، قسطنطنیہ
(۱۰) رضی شرح الکافیہ فی النحو　الامام رضی الدین الاسترآبادی　مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، پاکستان
(۱۱) حاشیہ شرح مائۃ عامل فارسی　مطبع یوسفی لکھنؤ
(۱۲) ہدایۃ النحو　سراج الدین عثمان　حبیب اینڈ کمپنی، دیوبند
(۱۳) غایۃ التحقیق شرح کافیہ (عربی) مولانا صفی بن نصیر، میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
(۱۴) درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو (عربی)　ادارہ مرکز ادب، دیوبند
(۱۵) الفوائد الضیائیہ المعروف بشرح جامی شیخ عبد الرحمٰن جامی امین کمپنی اردو بازار، دہلی
(۱۶) حل ترکیب کافیہ (عربی)　مطبع مجتبائی، دہلی
(۱۷) قطر الندی وبل الصدی عبد اللہ ابن ہشام الانصاری　مکتبہ الفیروز آبادی
(۱۸) آسان نحو　محدث کبیر حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری
استاذ دار العلوم دیوبند　مکتبہ وحیدیہ، دیوبند

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner